فہرست مضامین بھگت مال اصلی

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	بھگت مال کا مہاتم ...	۳	۲۹	شری دھرم راج اور اجامیل جی	۲۹	۵۷	دروپدی جی کی کتھا	۶۰
۲	حالات نابھا جی و پریہ داس جی	۴	۳۰	چھپے چھند ۸- بھگوان کے پارشد	۳۱	۵۸	چھپے چھند ۱۰	۶۲
۳	پریہ داس جی کا منگلا چرن -	۹	۳۱	بھگوان کے پیارے بھگت ..	۳۲	۵۹	شری شرتی دیو جی کی کتھا	۶۳
۴	بھگتی کا سروپ ...	۱۰	۳۲	شری لکشمی جی کی کتھا ...	״	۶۰	״ رکمانگد ״	״
۵	بھگتی کے پانچ رس ..	۱۱	۳۳	شری پارشد بھگت ..	״	۶۱	״ راجہ مچکند ״	״
۶	بھگتی روپ مالا ..	۱۲	۳۴	گروڑ جی کی کتھا ..	۳۳	۶۲	״ راجہ پریہ برت ״	״
۷	ست سنگ کی مہما ..	״	۳۵	شری ہنومان جی کی کتھا ..	۳۳	۶۳	״ ״ پرتھو جی ״	۶۴
۸	شری نابھا جی کی کتھا ..	۱۳	۳۶	״ جامونت ״ ...	۳۴	۶۴	״ راجہ پریکھشت جی	״
۹	بھگت مال کی مہما ..	۱۴	۳۷	״ سگریو جی ״ ...	״	۶۵	״ شیش جی ״	״
۱۰	نابھا جی کا منگل آچرن -	۱۵	۳۸	״ وبھیشن ״ ..	۳۴	۶۶	״ دس پرچیتا ״	״
۱۱	بھگت کیسے بنا؟ ...	۱۶	۳۹	״ شری شبری جی کی کتھا	۳۶	۶۷	״ سوت جی کی کتھا	״
۱۲	نابھا جی کا جیون چرتر ...	۱۷	۴۰	״ جٹایو جی کی کتھا ..	۴۰	۶۸	״ شونک جی کی کتھا	۶۵
۱۳	سنتوں کی سیوا کا پھل ...	۱۹	۴۱	״ مہاراج امبریش جی کی کتھا	۴۱	۶۹	״ کوشلیا جی کی کتھا	״
۱۴	دس اوتاروں کی مہما ...	۲۰	۴۲	״ مہاراج ״ کی رانی ״	״	۷۰	״ [illegible] پرسوتی دیوہوتی	״
۱۵	شری رگھوناتھ جی کے چرن چنہہ	۲۱	۴۳	״ بدر جی کی کتھا ..	۴۶	۷۱	״ رشی پتنی جی کی کتھا	״
۱۶	״ ״ چرن چنہوں کا مہاتم	۲۲	۴۴	״ بدر پتنی جی کی کتھا	״	۷۲	״ مدالسا جی کی کتھا	״
۱۷	چھپے چھند ۷- بارہ پردھان بھگت	۲۵	۴۵	״ سداما جی کی کتھا	۴۷	۷۳	״ ستی جی کی کتھا	۶۶
۱۸	شری برہما جی کی کتھا ...	״	۴۶	״ چندر ہاس جی کی کتھا	[illegible]	۷۴	״ [illegible] پتنی جی ״	״
۱۹	״ نارد جی کی کتھا ...	״	۴۷	״ اکرور جی کی ״	״	۷۵	״ برج کی گوپیاں	۶۷
۲۰	״ شو جی ״ ״ ...	۲۶	۴۸	״ میترے رشی کی کتھا	۵۶	۷۶	چھپے چھند ۱۱	״
۲۱	״ سنک سنندن جی کی کتھا	״	۴۹	״ چتر کیتو جی کی کتھا	۵۷	۷۷	مہرشی بالمیکی جی کی کتھا	۶۸
	״ کپل دیو جی کی کتھا ...	״	۵۰	״ ادھو جی کی کتھا	״	۷۸	دوسرے بالمیکی ״	۶۹
	״ منو و شتروپا جی کی کتھا	״	۵۱	״ دھرو جی کی کتھا	۵۸	۷۹	راجہ پراچین برہی	۷۳
	״ پرہلاد جی کی کتھا ..	۲۷	۵۲	״ ارجن جی کی کتھا	״	۸۰	״ ستیہ برت ״	״
	״ راجہ رشی جنک جی کی کتھا	۲۸	۵۳	״ راجہ یدھشٹر وغیرہ کی کتھا	۵۹	۸۱	״ نیل دھوج ״	״
	״ بھیشم پتامہ جی کی کتھا ..	״	۵۴	״ گجیندر جی کی کتھا	״	۸۲	״ رہوگن کی کتھا	۷۴
	״ راجہ بلی جی کی کتھا ..	״	۵۵	״ گراہ جی کی کتھا	״	۸۳	״ سگر کی کتھا	״
	״ شکدیو جی کی کتھا ...	״	۵۶	״ کنتی دیوی جی کی کتھا	۶۰	۸۴	״ راجہ بھگیرتھ ״	۷۵

نمبر	مضمون	صفحہ
۸۵	راجہ رُکم انگد جی کی کتھا	۷۶
۸۶	" رُکم انگد کی تنیہ	"
۸۷	مہاراج ہرشچندر جی کی کتھا	۷۷
۸۸	شری سُدھنّو سُودھنوا "	۷۸
۸۹	" راجہ شیوی کی کتھا	"
۹۰	" جڑ بھرت جی کی کتھا	۷۹
۹۱	" دَدھیچی جی کی کتھا	"
۹۲	دیوی وِندھیاولی "	۸۰
۹۳	راجہ موردھوج جی "	۸۰
۹۴	شری الرک جی کی کتھا	۸۳
۹۵	راجہ رنتی دیو " "	۸۴
۹۶	نشادراج گوہ کی کتھا	۸۵
۹۷	شری ربھو جی کی کتھا	۸۹
۹۸	اشواکو جی کی "	"
۹۹	شری ایل اُپر وا "	۹۰
۱۰۰	راجہ گادھی جی کی کتھا	"
۱۰۱	" رگھو جی "	"
۱۰۲	" نِسے اونگے "	"
۱۰۳	" شت دھنوا "	"
۱۰۳	" نہش جی "	۹۱
۱۰۴	" یِیاتی جی کی "	"
۱۰۵	" دلیپ جی کی "	"
۱۰۶	" پُرو جی کی "	۹۲
۱۰۷	" ماندھاتا جی کی کتھا	"
۱۰۸	" پریہ برت جی "	"
۱۰۹	" بھردواج جی کی "	"
۱۱۰	پرابی رکھش جی کی کتھا	۹۳
۱۱۱	راجہ پرتھو جی کی کتھا	"
۱۱۲	دیوہوت منو جی کی کتھا	"
۱۱۳	منو اور شتروپا ..	"
۱۱۴	رشی شرنگ جی کی کتھا	۹۴
۱۱۵	[illegible] جی کی کتھا ..	"
۱۱۶	راجہ [illegible] جی کی کتھا	۹۵

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۱۷	مہرشی یاگیہ ولکیہ جی کی کتھا	۹۵
۱۱۸	" شمیک جی کی کتھا	"
۱۱۹	" پپلاد جی "	"
۱۲۰	" پپلاین "	"
۱۲۱	چھٹے چھند ۱۳- نو یوگیشور	۹۶
۱۲۲	دیوی جینتی جی ..	"
۱۲۳	نو دھا بھگتی کے بھگت	"
۱۲۴	راجہ پریکشت جی ..	۹۷
۱۲۵	شری شکدیو جی ...	"
۱۲۶	پرہلاد جی ...	۹۹
۱۲۷	مہابیر ہنومان جی ...	۱۰۰
۱۲۸	ارجن جی و پرتھو جی ..	۱۰۱
۱۲۹	شری اکرور جی ..	۱۰۱
۱۳۰	راجہ بلی جی ..	۱۰۲
۱۳۱	پرشاد پریمی بھگت ..	۱۰۳
۱۳۲	دھیان پریمی بھگت ..	۱۰۴
۱۳۳	مہرشی اگستیہ جی ...	"
۱۳۴	" پُلستیہ جی	"
۱۳۵	" پُلہ جی	"
۱۳۶	" چیون جی کی کتھا ..	۱۰۵
۱۳۷	گورو وششٹھ جی ...	۱۰۶
۱۳۸	سوبھری رشی جی ...	"
۱۳۹	کردم رشی کی کتھا ..	"
۱۴۰	شری اتری انسویا ..	۱۰۷
۱۴۱	شری گوتم رشی جی ..	"
۱۴۲	پرم ہنس شکدیو جی ..	"
۱۴۳	مہرشی لومش جی ..	"
۱۱۴	مہرشی رشپک جی ..	۱۰۸
۱۱۵	" بھرگو جی ...	۱۰۹
۱۱۶	" دالبھیہ " ...	"
۱۱۷	" انگرہ " ...	"
۱۱۸	" بشرنگی " ...	"
۱۱۹	" مانڈوے " ...	۱۱۰

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲۰	مہرشی وشوامتر جی کی کتھا	۱۱۰
۱۲۱	مہرشی دُرباسا جی "	۱۱۱
۱۲۲	" یاگیہ ولکیہ "	"
۱۲۳	" جاباجالی جی "	"
۱۲۴	" جمدگنی "	"
۱۲۵	" کشیپ جی "	"
۱۲۶	" مارکنڈے جی	۱۱۲
۱۲۷	" پربت وپراشر جی	"
۱۲۸	چھٹے چھند ۱۷- اٹھارہ پُران	"
۱۲۹	" " ۱۸- اسمرتیاں	۱۱۳
۱۳۰	رام جی کے سات منتری	۱۱۴
۱۳۱	رام جی کے سکھا ..	۱۱۵
۱۳۲	شری ہنومان جی کی کتھا	"
۱۳۳	" انگد جی "	۱۱۸
۱۳۴	" جامبوان "	"
۱۳۵	نوشنددوں کے نام ..	۱۱۹
۱۳۶	برج کے گوپوں کے نام ..	"
۱۳۷	یشودا جی کی کتھا ..	۱۲۰
۱۳۸	شری کیرتی اور ورش بھانو جی	"
۱۳۹	شری رادھا جی کی سکھیاں	۱۲۰
۱۴۰	شری کرشن جی کے سکھا ..	"
۱۴۱	سپت دیپ کے بھگت ..	۱۲۱
۱۴۲	جمبو دیپ کے بھگت ..	"
۱۴۳	شویت دیپ کے بھگت .	۱۲۳
۱۴۴	اشٹ کُل ناگ	۱۲۴
۱۴۵	بھگت مال اُپدیش گرودھ سنایتے	۱۲۷
۱۴۶	بھگتی کی مہما	۱۲۶
۱۴۷	بھگتی پریو مادھوا	۱۲۷
۱۴۸	سمرن کا مہاتم ...	۱۲۸
۱۴۹	فہرست دھارمک کتب ..	۱۲۹

بولو شری بھگتی مہارانی کی جے

بھگت مال کا ماہاتمیہ

دوہا

بھو سنساگر بھو رتن ہیں - بھگت سو رتن کی مال
ہری بھگتن ہیہ بسی دھرے مالا انتھ امول

نابھا جو آدیا بھری ارپے ہری ہیں وشال
وھنیہ سوجن جے پریم تے پانچین سنیں امول

جس طرح سمندر میں بے شمار رتن ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اس سنسار سمندر میں بھی بھگوت بھگت روپی انیک بیش قیمت رتن پیدا ہوتے ہیں۔ پھر جیسے سمندر سے رتنوں کو نکال کر ان کو جلا دے کر ان کی مالا بنائی جاتی ہے۔ ایسے ہی سنسار ساگر کے سبھی بھگت روپی رتنوں کو اکٹھا کرکے شری نابھا جی مہاراج نے ان کو جلا دے کر ان کے سندر منوہر چرتروں کا بیان کرکے ایک بہت ہی من بھاونی ادتم مالا بھگت مال بنائی ہے۔ اور یہ وشال مالا آپ نے بھگوان کے ارپن کی۔ جب بھگوان نے یہ مالا اپنے گلے میں دھارن کی۔ ادتھات سویکار کر لی۔ تب یہ ہری بھگتوں کے ہردے میں بھی بس گئی۔ ارتھات ہری بھگتوں کو یہ بہت ہی پسند آئی۔ اور وہ اسے انمول موتیوں کی مالا ہی جاننے لگے۔ وہ سجن دھنیہ ہونگے جو پریم سہت اس کا پاٹھ کریں گے۔ یا اس کی کتھا شرون کریں گے۔

مارتنڈ کے پیارے پریمی سجنو! لیجئے۔ یہ شری نابھا جی کی اصلی بھگت مال کا پوربہ آردھ (پرتھم کھنڈ) پریم سہت آپ کی سیوا میں ارپن کیا جاتا ہے۔ مارتنڈ کے پریمیوں کی طرف سے عرصہ سے یہ اصرار چلا آتا تھا۔ کہ مارتنڈ میں بھگت مال شائع کی جاوے۔ لیکن ہم ناظرین کی اس فرمائش کو ہمیشہ معرض التوا میں ہی ڈالتے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہمیں نابھا جی کی بھگت مال دستیاب ہی نہ ہوئی تھی۔ جو نقلی بھگت مال ملتے تھے۔ ان سے ہمارا اپنا اطمینان ہی نہیں ہوتا تھا۔ تاہم ہم اصلی بھگت مال کی جستجو میں رہے۔ جویندہ یابندہ۔ آخر ہمیں اصلی بھگت مال مل گئی اور ہم اس یوگیہ ہو گئے۔ کہ اپنے خریداروں کی فرمائش کے مطابق اس کو اپنے پیارے ناظرین کے سامنے رکھ سکیں۔

نابھا جی کی اصلی بھگت مال ملنے پر ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اصل بھگت مال چھندوں میں ہے۔ اور اس پر شری پریہ داس جی مہاراج کی ٹیکا کبتوں میں ہے۔ اور یہ دونو اتنے کٹھن ہیں کہ ان کی ٹیکا کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے پہلے ہم نے اصلی بھگت مال کو خود پڑھ کر غور سے پریہ داس جی کی ٹیکا سمیت پڑھا۔ پہلے تو کچھ زیادہ سمجھ نہیں آئی۔ مگر بار بار پڑھنے سے مطلب سمجھ میں آنے لگا۔ اور بے حد آنند پراپت ہونے لگا۔ اس وقت معلوم ہوا۔ کہ شری نابھا جی کی بھگت مال بھگتی و شبہ پر چھوٹی کا گرنتھ ہے۔ اور اس پر شری پریہ داس جی کی ٹیکا نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ آج تک اس نادر گرنتھ کا ترجمہ اردو یا ہندی میں کسی نے کیوں نہیں کیا؟ گرنتھ چھندوں اور کبتوں میں ہونے کے باعث اس کو اردو کا جامہ پہنانے کی کسی کو جرأت ہی نہ ہوئی۔ نقلی بھگت مال کے مصنفوں نے یہی کیا۔ کہ سو دو سو بھگتوں کے جیون چرتر شائع کر دئے اور بھگت مال نام رکھ دیا۔ اس سے بھلا دھارمک جنتا کی کیا سنتشٹی ہو سکتی تھی؟ عام لوگ یہی سمجھنے لگ گئے۔ کہ بھگت مال سو دو سو بھگتوں کے مختصر حالات کا ہی نام ہے۔

یہ نابھا جی کی اصلی بھگت مال ناظرین کے سامنے رکھی جا رہی ہے۔ یہ ناظرین کو پہلے کچھ کٹھن معلوم ہوگی۔ کیونکہ یہ بھگتی شاستر ہے۔ اس کے ایک بار بھی وچار پوروک پڑھ لینے سے بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ اس گرنتھ رتن کو بنا کر نابھا جی نے اور اس کی ٹیکا کر کے شری پریہ داس جی نے سنسار پر بہت اپکار کیا ہے۔ اس میں جو چھند ہیں۔ وہ اصلی بھگت کے مصنف شری نابھا سوامی جی کے ہیں اور جو کبت ہیں۔ وہ شری پریہ داس جی کی ٹیکا ہے۔ اور جو نثر میں ترجمہ ہے۔ وہ داس پرمارتھی کا ہے۔

جن سجنوں کو چھند اور کبت کٹھن معلوم ہوں۔ انہیں چاہئے کہ وہ پہلے نثر میں ترجمہ پڑھ جائیں اور آہستہ آہستہ کبتوں اور چھندوں کے

پڑھنے میں چوٹ لگا دیں۔ جب یہ رواں ہو جائیں گے تو اُن کے پڑھنے اور گانے سے بڑا آنند پراپت ہوگا۔

نابھاجی کی اصلی بھگت مال دو کھنڈوں میں ہے۔ پہلے کھنڈ میں چار دوہے اور ۲۰۴ چھپّے چھند ہیں۔ جن کی ٹیکا شری سوامی پریہ داس جی نے ۵۰۱ کبتوں میں کی ہے۔ اسی پرتھم کھنڈ کی ٹیکا یہ داس پریارتھی آپ بھگتوں کی سیوا میں پیش کر رہا ہے۔ اس کھنڈ میں ست یگ، تریتا اور دواپر کے بھگتوں کے نام گنائے ہیں۔ چونکہ ان سب بھگتوں کے چرتر اٹھارہ پرانوں، راماین، مہابھارت اور شریمد بھاگوت وغیرہ میں تفصیل سے گائے گئے ہیں۔ اس لئے ٹیکا میں ان بھگتوں کے حالات مختصراً ہی بیان کئے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا۔ تو گرنتھ کا حجم بہت بڑھ جاتا۔ جس سے کچھ خاص لابھ نہ ہوتا۔

اس پرتھم کھنڈ میں کل ۱۷۲ بھگتوں کے نام اور ان کا پیش لگایا گیا ہے۔ آگے دوسرا کھنڈ جس میں کلیگ کے بھگتوں کے چرتر ہیں ارتشد میں مسلسل چھپتا رہے گا۔ یہ دوسرا کھنڈ بہت بڑا ہے۔ اور اس میں کلیگ کے بھگتوں کے چرتر بھی بالتفصیل گائے ہیں۔ جو کہ بہت ہی دلکش اور دلچسپ ہیں۔ ان کے پاٹھ سے پریم اور بھگتی بھاؤ ضرور بڑھے گا۔

بھگت مال گرنتھ ہمیں اتنا پسند آیا ہے۔ کہ ہم اس کے چھند اور کبت گاتے گاتے نہیں تھکتے۔ ایک بار پڑھنے سے ہی ہمارا چِت گدگد پرسن ہو گیا۔ پھر ہم نے اس بھگت مال کی اپنے ست سنگ میں کتھا بھی شروع کر دی۔ مدرسہ قریب آٹھ ماہ سے برابر ہر اتوار کو بھگت مال کی کتھا ہوتی ہے۔ پریمی شروتا سن کر گدگد پرسن ہوتے ہیں۔ اب یہ پریم کی نہایت ہی قیمتی بھینٹ کے طور پر ناظرین ارتشد کی سیوا میں ارپن کی جاتی ہے۔ آشا ہے۔ کہ سب بھگت وچار کر اپنے منش جنم سپھل کریں گے۔

داس پریارتھی

شری پریہ داس جی مہاراج لکھتے ہیں کہ میرے گرو دیو شری منوہر داس جی مہاراج بڑے کوی اور بھاری رسک اُپدیشی تھے۔ انہیں گرو دیو کی کرپا سے مجھے یہ دونوں چیزیں (کوِتا اور پریم) ورثے میں ملیں۔ شری گرو دیو کے ہردے کے دلی بھون میں شری رادھا رمن جی اس طرح براجتے تھے۔ کہ جیسے آئینہ میں روپ کا عکس پڑا رہتا ہے۔ آپ رسک منڈلی کے درمیان جب رس راج (شری کرشن) کا شرنگار گاتے تھے۔ تب سب بھگت سن سن کر آپ کے منہ کی طرف دیکھ کر خوشی سے پھول جاتے تھے۔ شری لال جی نے تو اپنے بھگتوں کا من ہر لینے سے منوہر نام پایا۔ مگر میرے گرو دیو جی نے شری منوہر لال (کرشن جی) کا بھی من ہر لیا۔ اس لئے آپ سچے منوہر رائے تھے۔

انہیں شری منوہر رائے کے داسوں کا داس یہ پریہ داس ہے۔ کہ جس نے بھگت مال کی سکھ دینے والی ٹیکا رچی ہے۔ اور جب کام شری گوبردھن ناتھ کے ہاتھ میں پڑ گیا۔ اسی سے شری برندابن میں نواس کر کے یہ بھگوان اور بھگتوں کی ملی جلی کتھا کچھ داس نے گائی ہے۔ سو میں نے جس طرح سنتوں کے منہ سے سنا ہے۔ ویسا ہی اپنی بدھی کے انوسار بھگوان اور بھگتوں کا یش گایا ہے۔ بھگتوں اور سنتوں کے چرتر کا انت بھلا کون پا سکتا ہے؟ کہ سارا گان کرے؟ جتنی ہردے میں آئی۔ اتنی کتھا میں نے گائی ہے۔ اس میں جو کچھ فروگذاشت ہوئی ہو۔ سو میرا اپرادھ جان کر آپ بھگت کشما کریں۔ کیونکہ سادھو لوگ صرف گنوں کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ اوگنوں کی طرف دھیان نہیں دیتے۔

شری نابھا سوامی رچت یہ بہت ہی سندر بھگت مال جو بھگت جنوں کے من میں شوبھ جاتی ہے۔ اور جس کے پڑھنے سننے سے انیک جن سنسار ساگر کو پار کر گئے ہیں اور آگے بھی کریں گے۔ اسی بھگت مال کی یہ میری بھگتی رس بودھنی ٹیکا سب کے ہردے کو شدھ کرنے والی ہے۔ اگر کوئی بھی بھگوان کا پریمی اس کو پڑھے اور وچارے۔ تو یقیناً اس کے ہردے میں پریا بھگتی پیدا ہو جاوے۔ اس کو پریم سہت سننے سے ٹیکا اور مول کی تمیز بھول جاتی ہے۔ اور یہ بھید نہیں معلوم ہوتا۔ کہ ہم مول (اصل) سُن رہے ہیں یا ٹیکا اور اگر کوئی

سچا پریمی اپنا بھگت) اس کو اننیہ بھاو سے سُناوے۔ تب تو یہ کتھا وشو موہنی ہی بن جاتی ہے۔

شری پریہ داس جی کہتے ہیں کہ شری نابھا سوامی جی کی ابھلاشا میں نے پُورن کی۔ اب میرا نویدن یہ ہے، کہ جس کو بھگوت بھگتی میں وشواس ہو وہ اسی کو یہ گرنتھ بھگت مال سُنانا چاہیئے، جو بھگوان کا بھگت نہ ہو اور جس کو بھگتوں کی کتھا سننے میں شردھا نہ ہو وہ اس کو نہیں سنانا چاہیئے، جس کے دل میں بھگتی ہے۔ اگر اس کو یہ کتھا سنائی جائے گی، تو اس کا ہر دہ پریم رنگ سے بھیگ جائے گا، تب وہ بھی پریم سہت سنتوں کی سیوا کرے گا، اور اس کا جنم سپھل ہو جاوے گا۔

بکرمی سمت ۱۷۶۹ میں پھاگن کرشن سپتمی کو یہ بھگت مال کی بھگتی رس بودھنی ٹیکا سمپورن ہوئی۔

اخیر میں شری پریہ داس جی پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہے پربھو! میرے جنم جنم کے پاپ کرموں کے بدلے اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے خواہ آگ میں جلا دیجئے، خواہ پانی میں ڈبو دیجئے، خواہ سُولی پر چڑھا دیجئے، خواہ زہر ہلاہل پلا دیجئے اور خواہ بہت سے بچھوؤں سے کٹوا دیجئے، وغیرہ وغیرہ۔ مگر کرُونا ندھے! آپ کی بھگتی سے جو بے مکھ ہو۔ اس کا مکھ مجھے کبھی مت دکھائیے۔ ہے پران ناتھ! یہ پرارتھنا سویکار کیجئے۔

حالات شری نابھا جی

بھگت مال آچاریہ ورنا شری نابھا پد کنج
شری نابھا نجھ اُدت سی بھگت مال سو جان

بھو ساگر درڈھ ناؤ بڑہ۔ بندوں منگل پنج
رسک اننیہ چکور ہیں پان کریں رس کھان

شری بھگت مال جی کے مُصنف شری نابھا جی کے چرن کمل بھو ساگر ترنے کے لئے مضبوط جہاز ہیں۔ ایسے پرم منگل کے دینے والے چرن کملوں کو میرا نمسکار ہے۔ شری نابھا رُوپی آسمان پر بھگت مال رُوپی پُورا چاند طلوع ہوا ہے۔ بھگوان کے اننیہ رسک (بھگت جن) چکور ہو کر اس رس کھان کا رس پان کرتے ہیں۔

شری ۱۰۸ شری اگر داس جی اور شری کیلہ دونو مہا پُرش ایک دن کسی بن میں جا رہے تھے کہ ایک پانچ برس کے اندھے بالک کو دیکھا، جس کے ماتا پتا کون تھے، اس کا خود اس بالک کو بھی پتہ نہ تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ بہت ہی کٹھور ہردے والے اس کے ماں باپ اس کو بن میں اناتھ چھوڑ گئے ہونگے۔

اس اناتھ بالک کو دیکھ کر وہ دونو مہاتما وہیں رک گئے۔ سنتوں کا دل کومل ہوتا ہے۔ اس اسہائے بالک کو دیکھ کر پگھل گیا دونو مہاتماؤں نے پُوچھا۔ بالک! تم کون ہو؟ جواب ملا۔ مہاراج! آپ اس پنچ بھوتوں سے بنے فانی شریر کو پُوچھتے ہیں یا پرماتما کے کرُونا پاتر آتما کو؟

ہونہار بروان کے ہوت چکنے پات۔ دونو مہاتما بالک کے جواب کو سُن کر بہت پرسن ہوئے۔ ہونہار بالک جان کر انہوں نے اپنے کمنڈل سے بالک کی آنکھوں پر جل کے چھینٹے مارے، جس سے اس بالک کی آنکھیں کھل گئیں۔ تب وہ اس بالک کو اپنی گلتا نامی گدی میں لائے۔ اور وہاں سنتوں کی سیوا ان کے سُپرد کی۔ نابھا جی وہاں رہ کر بڑی خوشی سے سنتوں کا سیتھ پرساد پاتے۔ سنتوں کا چرنامرت پان کرتے اور بھجن کے وقت سنتوں کو پنکھا کرتے تھے۔ اس وقت آپ نارائن داس نابھا کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

سنتوں کی سیوا اور گورو کرپا سے آپ کے انتر چکشو کھل گئے، اور آپ کو غیب کی باتیں معلوم ہونے لگیں۔ ایک وقت کی بات ہے کہ آپ کے گورو دیو شری سوامی اگر داس جی مانسی دھیان میں مگن تھے آپ حسب الدستور پنکھا کر رہے تھے۔ اتنے میں

سوامی جی کے ایک چیلے نے (جو سمندر پر ایک جہاز سے جا رہا تھا) جہاز کے رُک جانے سے دُکھی ہو کر آرت بانی سے پکارتے ہوئے شری اگر دیو مہاراج کا دھیان کیا۔ انتریامی شری نابھا جی اس بات کو جان گئے۔ اور اُنہوں نے پنکھے کی ہوا سے جہاز کو چلا دیا۔ اور گورو مہاراج جی سے پرارتھنا کی۔ کہ پربھو! دین بندھو! وہ جہاز تو آپ کی کرپا سے مصیبت سے بچ کر کہیں کا کہیں نکل گیا۔ اب آپ اپنے شری چت کو اُدھر نہ لے جا کر شانتی پُوروک ہری دھیان میں ہی لگائے رکھیں"

یہ سن کر آنکھیں کھول کر اُن کی طرف دیکھ شری سوامی جی نے پوچھا۔ کون بولا؟

تب آپ نے دست بستہ پرارتھنا کی۔ ناتھ! آپ کا وہی شرناگت بالک جسے آپ نے سیتھ پرساد دے دے کر پالا ہے۔" اتنا سنتے ہی شری اگر دیو جی تعجب میں آ کر سوچنے لگے۔ کہ بھگونت کرپا سے اس کی یہاں تک پہنچ ہو گئی؟ ساتھ ہی شری سوامی جی کا من آنند سے بھر گیا۔ کہ ان کا لگایا ہوا درخت دُوں پھلنے پھولنے لگا۔

شری اگر دیو جی نے آپ کے ہاتھ سے پنکھا لے لیا۔ اور آگیا دی۔ کہ بیٹا! تجھ پر بھگتوں سنتوں کی کرپا درشٹی ہوئی ہے۔ اب تو شری ہری بھگتوں کا چرتر گان کر

آپ نے بڑے ادب سے نویدن کیا۔ پربھو! بھگوان کے گُن تو اپنے سیدھے گا لینا مشکل نہیں ہے۔ مگر بھگتوں کا لیش گانا تو بہت ہی مشکل ہے۔ تب گورو مہاراج نے سمجھایا۔ بیٹا! جس پربھو نے تجھے سمندر میں جہاز اور میرے ہردے میں شری سوروپ کو دکھا دیا۔ وہی تجھے اپنا نیز دوسرے مہاتماؤں کا الوکک اور پوتر چرتر بھی دکھا دیں گے۔ سو تو اب بھگتوں کا یش ضرور ہی گان کر۔

ایسا سدگورو کا وردان اور آشیرباد پا کر آپ تیار ہو گئے۔ اور آپ نے بھگت مال کو ۲۱۴ چھندوں میں اس طرح رچ ڈالا۔ گویا سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا۔ ارتھات اس میں چاروں یگوں کے بھگتوں کا پوتر لیش آپ نے گایا۔

شری کاہنر جی کے بھنڈارے مہا اُتسو میں سمت ۱۶۵۲ میں بہت سے مہاتما لوگ اکٹھے ہوئے۔ وہیں سب نے مل کر آپ کو گوسوامی جی کا خطاب دیا۔" شری بھگت مال جی میں کل ۱۷ دوہے۔ ایک کنڈلیا۔ ۱۹۶ چھپے۔ سب ملا کر ۲۱۴ چھند ہیں اور شری نابھا جی نے اسے سمت ۱۶۴۹ بکرمی میں مکمل کیا تھا۔ اور سمت ۱۷۱۹ تب تو آپ (نابھا جی) پرم دھام کو سدھارے۔ اور شری پریہ داس جی نے شری نابھا سوامی جی کی آگیا سے سمت ۱۷۶۹ میں ٹیکا بنائی ہے۔ یہ آگیا (پچاس سال بعد) دھیان کے وقت ہوئی تھی۔

شری بھگت مال کی تعریف کس سے ہو سکتی ہے۔ اس کے بارے میں جو کچھ کہا جائے، تھوڑا ہی ہے۔ سچ تو یہ کہ

رہا بھگت مال۔ بھگتی روپ اتی دور ہے

ارتھات بھگت مال کو پڑھے اور وچارے بغیر بھگتی بہت دور ہے۔ بھگت مال وہ روشنی کا مینار ہے۔ کہ جس کے بغیر بھگتی روپی منزل کی تھاہ نہیں مل سکتی۔ اسے جو سجن بھگتی تتو کو جان کر اس کو اپنے جیون میں لانا چاہیں اُن کے لئے بھگت مال کا جاننا بہت ضروری ہے۔ شری نابھا جی نے شروع میں ہی صاف کر دیا ہے۔ کہ دوہا

سب سنتن نرنے کیو، شرتی پران اتہاس
بھجبے کو دوؤ سُگھر ہیں کے ہری کے ہری داس

وید، پران اور اتہاس کے مطابق سب سنتوں نے مل کر متفق فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ منش جنم کو سپھل کرنے کے لئے دو ہی سادھن سب سے سرل اور سب سے اُتم ہیں۔ کہ یا تو انسان ہری کی بھگتی کرے یا ہری کے بھگتوں کی سیوا کرے۔ یہ دونو کلیان کے اچوک سادھن ہیں۔ جس مہا بھاگیہ وان پُرش کو یہ دونو ہی پراپت ہو جائیں، اُن کی خوش قسمتی کا کیا کہنا؟ پس جو سجن اپنا کلیان کرنا چاہیں۔ وہ ان دونو سادھنوں کو ہی اختیار کریں۔ ہری اور ہری بھگت ان دونو کی سیوا سے ہی جنم سپھل ہوتا ہے۔

شری نابھا جی مہاراج خود بھی بھگوان کے پرم بھگت تھے۔ آپ نے سنتوں کی سیوا اچھی خوب کی۔ بھگوان اور سنتوں کی کرپا سے ہی آپ ایسے پرم اُتم گرنتھ کو رچ سکے۔ جو کام بڑے بڑے وِدوانوں اور رشی منیوں سے نہ ہو سکا۔ وہ آپ نے کر دکھایا۔ اس بھگت مال گرنتھ کے باعث آپ کا نام نامی ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا۔ آپ رامانندی ویشنو تھے۔ اور بھگتی مارگ کے پرچارک۔ جس کسی میں ذرا سی بھی بھگوت بھگتی دیکھتے تھے۔ اُسی کا آپ سچے دل سے آدر کرتے تھے۔ بھگتی کے بارے میں آپ اونچ نیچ جاتی کا وِچار نہیں کرتے تھے۔ اگر کسی شودر میں بھگتی کے لکشن پاتے تھے۔ تو اُس کو بھی پوجنیہ مان کر اس کی سیوا کرنا اپنا فرض منصبی مانتے تھے۔ آپ کا سدھانت تھا کہ

ذات پات پوچھے نہ کوئے ۔ ہری کو بھجے سو ہری کا ہوئے ۱

کہہ رگھوپتی سُن بھامنی باتا ۔ مانوں ایک بھگتی کر ناتا ۲

"اگر کہے تینوں لوک میں ہری اُردھرے سو جی بڑو"

بھگوان کے دربار میں ذات پات کوئی نہیں پوچھتا۔ وہاں صرف بھگتی کی قدر ہوتی ہے۔ جو بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ وُہی بھگوان کا منظورِ نظر بن جاتا ہے۔ خواہ وہ نیچ ذات کا ہی کیوں نہ ہو۔ رگھوناتھ جی شبری کی بھیلنی سے کہتے ہیں۔ ہے دیوی! میری بات سُن۔ میں صرف بھگتی کا ہی ناتا مانتا ہوں۔" ایسے ہی شری نابھا جی کے گورو شری سوامی اگر دیو جی بھی کہتے ہیں۔ کہ تینوں لوگوں میں وہی بڑا ہے۔ جو کہ ہری جی کو اپنے ہردے میں بساوے۔ پھر خواہ وہ کسی ادنےٰ ذات کا ہی کیوں نہ ہو اور جو ہری کی بھگتی نہ کرے۔ وہ براہمن ہی کیوں نہ ہو۔ میں اُس کو بڑا نہیں مانتا۔" اس طرح پرانی اتر کو ہری بھگت بنانا ہی شری نابھا جی کے جیون کا آدرش تھا۔ اسی پوتر آدرش کی تکمیل کے لئے آپ نے شری بھگت مال رچی تھی۔ ایسے پوتر آدرش والے شری نابھا جی مہاراج دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے جیون میں کیول بھگتی کا ہی پرچار کیا۔ اور بے شمار جیووں کو بھگتی رُوپی جہاز کے ذریعے بھو ساگر سے پار اُتار دیا۔ آپ کے شری چرنوں میں ہمارا بار بار پرنام۔ بولو بھگت مال کے رچتا شری سوامی نابھا مہاراج کی جے جے جے

ماہ فروری کا مارتنڈ

بدستور سابق بند رہے گا۔ جیسا کہ ہمیشہ سے دستور چلا آتا ہے کہ ماہ جنوری کے خاص نمبر کے بعد فروری میں ہم ہمیشہ چھٹی منایا کرتے۔ سو اس سال بھی فروری کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ ناظرین اسی نمبر کو جنوری و فروری کا پرچہ سمجھیں۔ اور نوٹ کر لیں کہ مارتنڈ کا اگلا پرچہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۵ء کو شائع ہوگا۔ جس میں ہم بہت عمدہ تحفے کر آپ کی سیوا میں حاضر ہونگے۔ "مینیجر"

پرارتھنا

ہے دیا مئے! ہم سبھوں کو شُدھتائی دیجئے	دُور کر کے ہر بُرائی کو بھلائی دیجئے
ایسی کرپا اور انوگرہ ہم پہ ہو پرماتما	اس سبھا کے ہوں سبھاسد سب کے سب دھرماتما
ہو اُجالا سب کے من میں گیان کے پرکاش سے	اور اندھیرا دُور سارا ہو اُودیا ناش سے
کھوٹے کرموں سے بچیں سب تیرے گُن گاویں سبھی	چھُوٹ جاویں دکھ سارے سُکھ سدا پاویں سبھی
ستیا کے پرچار میں ہوویں سبھی پرشار تھی	ہووے آپس میں پریتی اور بنیں پرمارتھی
وبھی اور کامی کرودھی کوئی بھی ہم میں نہ ہو	سارے جلیبوں سے بچیں اور چھوڑ دیویں موہ کو
اچھی سنگت میں رہیں اور ستیا مارگ پر چلیں	تیرے ہی ہوویں اُپاسک اور کُوکرموں سے بچیں
کیجئے! ہم سب کا ہردہ شُدھ ستیا گیان سے	مان بھگتوں میں بڑھاؤ۔ سب کا بھگتی دان سے

پرارتھنا

آیا ہوں میں تیرے دوارے چھوڑ کے سبھی سہارے۔ تار پربھو تار پڑا بھو سندھو دھار میں
انیک جونی میں بھرمایو۔ مہاں کشٹ دکھ پائیو۔ کام نے ستایو۔ لینو شرن تہار میں
جگ میں نہ کوئی میت جھوٹی ہے سکل پریت۔ لیا ہیں چتار چت دیکھیو سنسار میں

۲

پاپی ہوں میں بھاری دن رین پھروں مارا مارا۔ کرو نستار نج چرن لگا لیجئے
تجھ ہی سے ہو پریت چھوڑ دیووں میں کریت۔ سدا ہی شبھ ریت میرے من بھا دیجئے
مایا کا جو جال ہری! کرپا سے توڑ ڈال۔ کیجے خوش حال نج بھگتی ہی ودڑھا دیجئے
ہوں تیرا داس میں جگت سے رہوں اداس۔ سواس سواس سمر سمر سکھ پا لیجئے

۳

کاٹیئے اگیان پھندا۔ چھوٹ جاوے سب دھندا۔ ہوں تیرا بندہ، یہی میرے من آ بیئے
دور ہووے اندھکار۔ گیان کا چمتکار دکھ دیجے ٹار پربھو شرن تیری آ لیجئے
تیری ہوں شرن۔ دور ترا اس ہو مرن میرا۔ کارن کرن کلا اپنی دکھا دیجئے
اندریوں کو مار اور من کو سدھار کر۔ چت میں چتار بار بار تجھے دھیا لیجئے

ترجمہ۔ ہے پربھو! میں سنسار کے سبھی سہارے چھوڑ کر سب کے سہارے آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ مجھ سنسار ساگر میں ڈوبتے ہوئے کو تار دیجئے۔ پار لگا دیجئے۔ انیک جونیوں میں بھٹک بھٹک کر میں نے بہت دکھ پایا ہے کام وا سنسار کی خواہشات نے مجھے بہت ستایا ہے اس لئے میں نے آپ کی شرن لی ہے۔ سنسار میں کوئی اپنا نہیں ہے۔ سنسار کی پریت سب جھوٹی ہے یہ بات میں نے سنسار کو دیکھ کر اچھی طرح سے جان لی ہے (۲) میں بھاری پاپی دن رات مارا مارا پھرتا ہوں۔ کرپا کر کے اپنے چرنوں میں لگا کر میری سنسار کی بیڑی کاٹ دیجئے۔ میں سب کریت کا ترک کر کے صرف تم سے ہی پریت کروں۔ لبس یہی شبھ ریت سدا میرے من میں بٹھا دے۔ ہے پربھو! اس مایا کے جال کو اپنی کرپا سے توڑ ڈال اور اپنی بھگتی میں ودڑھ کر کے اس داس کو خوش کیجئے۔ میں سنسار سے اداس ہو کر صرف تیرا ہی داس بنوں۔ اور سواس پر شواس سے سمرن کر کے سدا سکھی رہوں (۳) ہے پربھو! میں تو اب یہی چاہتا ہوں کہ میرے اگیان اندھکار کا پھندا کاٹ دیجئے۔ جس سے سب دھندا چھوٹ جاوے۔ اور میں آپ کا ہی داس (بھگت) بن جاؤں اگیان کا اندھکار مٹا کر میرے من میں گیان کا پرکاش کر کے سب دکھ کشٹ مٹا دیجئے۔ اسی غرض سے میں آپ کی شرن میں آیا ہوں اور آپ کی ہی شرن میں رہنا چاہتا ہوں۔ اپنی کارن کرن کلا کو دکھلا کر میرا موت کا بھئے مٹا دیجئے۔ اور ایسی کرپا کیجئے کہ اپنی اندریوں کی خواہشات کو مار کر اور من کو بس میں کر کے میں اپنے چت میں سدا بار بار آپ کا دھیان کروں۔ آخری بنتی یہی ہے کہ

تم ہی پتت ادھارن ہار۔ دکھ نوارن نام تمہار

اوم نمو بھگوتے واسودیوائے

شری نابھاجی کرت

اصلی بھگت مال

پر

شری سوامی پریہ داس جی کرت بھگتی رس بودھنی ٹیکا

واس پرمارتھی کرت پریم رس فر دھنی ویاکھیا سہت

منگلا چرن

دوہا

بھگتی۔ بھگت۔ بھگونت۔ گورو۔ چتر نام وپو ایک
تن کے پد بندن کئے۔ ناشیں وگھن انیک

بھگتی۔ بھگت۔ بھگوان اور گورو یہ چار نام ایک ہی ہستی مطلق کے ہیں۔ انکے چرنوں میں نمسکار کرنے سے انیک کلیش مٹ جاتے ہیں

کبت ۔ ۱

مہا پربھو کرشن چیتنیہ من ہرن جو کے۔ چرن کو دھیان میرے۔ نام مکھ گایئے
تا ہی سمے نابھا جو نے۔ آگیا دئی۔ لئی دھار۔ ٹیکا وستار بھگت مال کی سنایئے
کیجے کبت بند چھند اتی پیارے لگیں۔ جگے جگ ماہیں کہی بانی بہ مایئے
جانوں نج متی۔ اسے پئے سیو بھاگوت شک۔ منی پرویش کیو۔ ایسو ہی کہایئے (۱)

ترجمہ۔ شری پریہ داس جی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں من ہرن شری کرشن چیتن مہا پربھو کے چرن کملوں کا دھیان کر رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ مکھ سے اُن کے پوتر نام کا گان (کیرتن) بھی کر رہا تھا۔ اُس وقت گوسوامی شری نابھاجی مہاراج نے آگیا دی کہ بھگت مال کی وِستار پوروک ٹیکا کیجئے۔ اور ایسے منوہر کبت چھند بنایئے۔ کہ جو سننے والوں کو بہت ہی پیارے لگیں۔ جگت میں پرسدھ ہوویں۔"

ایسی آگیا دے کر جب آپ کی بانی شائع ہوئی، تب مجھے اپنے آپ کو مند بدھی جان کر بہت ہی سنکوچ ہوا۔ مگر پھر میں نے یہ وچار کر نابھا جی کی آگیا کو لیسرو چشم مان لیا کہ شریمد بھاگوت میں سن چکا ہوں، کہ شری شکدیو منی بن کے درختوں میں پرویش کر کے خود ہی بول اُٹھے تھے کہ میں شکدیو ہوں۔ میں شکدیو ہوں، ایسے ہی اگرچہ میری بدھی مند ہے، مگر جب نابھا جی نے آگیا کی ہے، تو وہی مجھ میں پرویش کر کے مجھے بشارت دیں گے کہ اس مہان کام کو سرانجام بھی دیں گے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔

شریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ جب شری شکدیو جی پیدا ہوئے، تب وہ پرم ویراگیہ وان ہو کر گھر سے نکل کر بن کو چل دئے۔ اور ان کے پتا شری ویاس جی پتر کے برہ میں بیاکل ہو کر ان کے پیچھے "ہے پتر! ہے پتر!" ایسا پکارتے ہوئے ساتھ ہو لیے۔ تب شری شکدیو جی نے پیچھے کی طرف منہ کر کے بھی نہیں دیکھا۔ اور نہ اپنے منہ سے کوئی جواب ہی دیا۔ مگر اس جنگل کے سب درخت وغیرہ اپنے آپ ہی بولنے لگے کہ ہاں میں شکدیو ہوں۔ میں شکدیو ہوں۔ کیا آگیا ہوتی ہے۔ گویا شکدیو جی ہی درختوں میں پرویش کر کے بولے تھے۔

کبت ۲۰۔ ٹیکا کا نام کرن

رچی کویتائی سکھ دائی لاگے نپٹ سہائی اؤ سچائی۔ پُنراُکتی لے مٹائی ہے
اکھشر مدھرتائی انوپراس جمکائی۔ اتی چھب چھائی مود جھری سی لگائی ہے
کاویہ کی بڑائی نج مکھ نہ بھلائی ہوت۔ نابھا جو کہائی یاتے پرودھ کے سنائی ہے
ہردے سرسائی جو پے سنئے سدائی، یہ بھگتی رس بودھنی سُنام ٹیکا گائی ہے

ترجمہ۔ کویتا (شاعری) ایسی رچی ہے جو کہ بہت ہی سہاؤنی اور سندر لگتی ہے۔ اس میں پُنراُکتی دوش (ایک ہی بات کا بار بار آنا) کو مٹا دیا گیا ہے۔ سچائی (یعنی کتھا) کو مل اکھشروں کی مٹھاس نیز انوپراس اور یمکوں (جڑویں فقروں اور لفظوں) کی چھب نے آنند کی جھڑی سی لگا دی ہے۔ اگرچہ اپنے کاویہ کی تعریف اپنے منہ سے کرنا زیب نہیں دیتا۔ مگر یہ نابھا جی نے ہی لکھائی ہے۔ (تبھی لکھی ہے۔ جیسا کہ اوپر کے کبت میں کہہ آئے ہیں) اس سے کچھ ندر نتا (ڈھٹائی) کہنے میں آگئی ہے۔ جو کوئی اس کو سدا سنے گا یا پڑھے گا۔ اس کا انتہ کرن بھگتی مہارانی کی کرپا سے بڑا شبہ بھگتی رس سے بھر جاوے گا۔ ایسی یہ بھگتی رس بودھنی" اُتم نام والی ٹیکا میں نے گائی ہے۔

کبت ۲۱

شردھا ہی پھلیل او اُبٹنو شرون کتھا۔ میل ابھیمان انگ انگن چھڑائیے
من کو نیر انھواٹی انگو چھائی دیا۔ نونن لبن۔ پن سو دھو لے لگائیے
آبھرن نام ہری۔ سادھو سیوا کرن پھول۔ مانسی سو نتھ۔ سنگ انجن بنائیے
بھگتی مہارانی کو سنگار چارو۔ بیڑی چاہ۔ رہے جو نہار لہے لال پیاری گائیے

ترجمہ۔ بھگتی مہارانی کا سندر شرنگار بیان کرتے ہوئے پریہ داس جی کہتے ہیں کہ شردھا یعنی شاستر اور سدگورو کے بچنوں میں پریتی ہی پھلیل ہے۔ اور (۲) بھگت کتھا کا سننا ہی اُبٹن ہے۔ ان کو لگا کر پہلے سب چھوٹے بڑے انگوں کی میل چھڑا دیجئے۔ (۳) پھر من یعنی

دیا رُوپی اُدّتم جل میں سنان کرا کر دیا رُوپی اُنگو چھے سے بھگتی مہارانی کے شریر کو پونچھئے۔ اس کے بعد (۴) نمن یعنی نمرتا - حلیمی - عجز و انکساری کے شدھ سُندر کپڑے پہنائیے۔ پھر (۵) پن یعنی اٹل نیم یا پکّی شردھا رُوپی چندن لگائیے۔ اس کے بعد (۶) ہری نام یعنی بھگوان کے نام جپ کا کیرتن گان وغیرہ کے سُندر بھوشن پہنائیے۔ یعنی تیل کی دھار کی طرح سانسوں سانس نام کو سمبھالئے۔ (۷) اس کے بعد سادھو سیوا یعنی من بچن اور کرم سے ہری بھگتوں کی سیوا رُوپ کرن پھول مہارانی کو پہنائیے۔ (۸) پھر مانسی سوبھتہ - یعنی من ہی من میں بھگوان کا چنتن رُوپ اُدّتم نتھ مہارانی کو پہنائیے۔ (۹) اس کے بعد ستسنگ یعنی ست سنگ - سنت - جگ یا بھگتی کے گرنتھوں کا سوادھیائے رُوپی انجن لگا کر (۱۰) بیڑی چاہ ”آخر میں چاہ یعنی پریما بھگتی کی بیڑی (پان) ارپن کیجئے۔

اس طرح بھگتی مہارانی کا یہ سُندر شرنگار رچا سینے جو اس طرح شرنگار کر کے بھگتی مہارانی کو اپنا لیتے ہیں۔ اس کو شری پربھو جی اور پریم بھی شکتی سہت بھگوان آ ملتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ وید شاستر اس میں پرمان ہیں۔

اس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہے کہ بھگوت بھگت کو (۱) شردھالو ہونا چاہیئے (۲) اسے بھگوت کتھا یا کتھا سننے کا شوق ہونا چاہیئے (۳) پھر اس کتھا اور مہاتما پُرشوں کے جیون پر وچار کر کے انہیں جیون میں دھارن کرنا چاہیئے (۴) بھگت کو ہمیشہ دیالو ہونا چاہیئے اور (۵) ساتھ ہی اُسے حد درجہ کا حلیم اور منکسر المزاج ہونا چاہیئے۔ اسے اپنے آپ کو سارے جگت کی دھول سمجھنا چاہیئے۔ (۶) بھگوان میں اُسے اٹل نشچے ہونا چاہیئے۔ چاہے پران چلے جائیں مگر بھگتی سے منہ نہ موڑے۔ (۷) بھگت کو ہر وقت ہری کے نام کا سمرن اور کیرتن کرتے رہنا چاہیئے۔ (۸) بھگوت بھگتوں سنتوں مہاتماؤں اور گورو کی سیوا تن من اور دھن سے کرنی چاہیئے کیونکہ سیوا سے ہی میوہ ملتا ہے۔ (۹) بھگت کو اپنے من میں ہی سدا بھگوان کا چنتن اور ہر دے میں بھگوان کی مورتی کا دھیان کرتے رہنا چاہیئے۔ (۱۰) ست سنگ اور سوادھیائے ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے۔ (۱۱) بھگوان میں اگادھ بھگتی ہونی چاہیئے ایسی کہ بھگوان کا نام سنتے ہی آنکھوں سے جھر جھر آنسو بہنے لگیں۔ رقت طاری ہو جائے۔ اس طرح کی سچی بھگتی سے بھگوان جلدی درشن دیتے ہیں۔

جو بھگوت بھگت بھی بھگتی مہارانی کا ایسا شرنگار کریں گے۔ اور مندرجہ بالا گیارہ گُنوں کو اپنے جیون میں دھارن کریں گے۔ اُن بھگتوں کو بھگتی مہارانی بہت جلد بھگوان سے ملا دے گی۔ اس میں شک ہی کیا ہے۔

کبت نمبر

شانت داسیہ سکھیہ وانسلیہ اور شرنگار چارو پانچوں رس سار وستار نیکے گائے ہیں
ٹیکا کو چمتکار جانو گے وچار من۔ ان کے سوروپ ہیں۔ انوپ لے دکھائے ہیں
جن کے نہ اشرو پات پلکت گات کبہوں۔ تن ہو کو بھاو سندھو بوند چکھا ہیں
جو لوں رہیں دور رہیں وکتا پور نہ ہو ہوئے جو پہ جو پہ نیک شری یُن گائے ہیں

ترجمہ - بھگتی کے پانچ رس ہیں۔ (۱) شانت (۲) داسیہ (۳) سکھیہ (۴) وانسلیہ اور (۵) شرنگار رس جو کہ ابھی بیان کئے ہیں۔ ان پانچوں رسوں کا وستار آپ اس بھگت مال گرنتھ میں پائیں گے۔ سمجھو! جب آپ پڑھ کر من میں وچار کریں گے تو اس ٹیکا کے چمتکار (خوبی) کو خود ہی جان جائیں گے کہ ان پانچوں رسوں کے سوروپ کیسے اُتم بنائے اور دکھلائے گئے ہیں۔ جن بیچارے انسانوں کی آنکھوں سے کبھی ایک آنسو بھی نہیں ٹپکتا۔ اور جن کے شریر میں پربھو کے پریم سے کبھی رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے

ایسے ایسے کٹھور دل والوں کو بھی پریم بھاؤ کے سمندر میں کہاں تک ڈوبو کر دکھایا ہے۔ نہال کیا ہے۔ یہ آپ خود ہی سمجھ لیں گے۔ اگر ذرا بھی کان لگا کر بھگتوں کے بھاؤ یا بھگونت مہما کو وہ لوگ سن لیں گے۔ تو ان کے بھی چت پریم سے چور چور ہو جاویں گے۔ اور ان کے رونگٹے جھرجھرے ہو جاویں گے۔ ایسے لوگ تب تک ہی بھگتی سے بیمکھ رہیں گے جب تک کہ بھگت مال کی اس بھگتی رس یو دھنی ٹیکا سے الگ رہیں گے۔ اس بھگت مال کے سننے اور وچارنے پر ممکن نہیں کہ ان کا من بھگتی رس میں شرابور نہ ہو جائے۔

بھگتی روپ مالا۔ کبت ۵

پنچ رس۔ سوئی پنچ رنگ تھا کے نیکے۔ پی کے پہرا بنے کو رچ کے بنائی ہے
ویجنتی دام۔ بھاؤ وتی ابھی نابھا نام۔ لائی ابھیرام۔ شیام متی للچائی ہے
دھاری اُر پیاری۔ کہوں کرت نہ نیاری اہو! دیکھو گتی نیاری۔ دھر پائیں کو آئی ہے
بھگتی چھبی بھار۔ تاتے نمت شرنگار ہوت۔ ہوت وش لکھے جوئی یاتے جان پائی ہے

ترجمہ۔ مندرجہ بالا شانت آدی بھگتی کے پانچوں رس ہی گویا پانچ رنگے پھولوں کے وچتر (سندر) تھاکے (گچھے) ہیں۔ اپنے پریتم شیام سندر کو پہنانے کے لئے انہیں کی وجینتی مالا بڑے ہی پریم (لگن) سے بنائی ہے۔ (کس نے بنائی ہے ؟) بھگتی بھاؤ والی نابھا نام کی سکھی نے، جب یہ سندر بھگت مال (مالا) شیام سندر کے پاس لائی گئی۔ تو اس کو دیکھ کر ان کی متی للچا گئی۔ ارتھات ہری منوہر جی کو یہ مالا بہت ہی پیاری لگی۔ اتنی پیاری کہ آپ نے فوراً ہی اس بھگت مال روپی مالا کو اپنے گلے میں دھارن کر لیا۔ اور اب کسی وقت بھی الگ نہیں کرتے۔ ادھر بھگتی کی نرالی گتی دیکھئے۔ کہ بھگتی رس کی بنی ہوئی یہ مالا بھگوان کے شری چرن کملوں پر جھک کر آ لگی ہے۔ ہا! بھگتی کی گتی کیسی نیاری ہے۔ کہ شرنگار رس بھی اس کی اپار چھبی کے بوجھ سے جھک گیا ہے۔ کیونکہ جو کوئی بھی شری بھگتی مہارانی کے درشن پاتا ہے۔ وہ ضرور ہی پربھو کے پریم کے بس ہو جاتا ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ شری نابھا جی نے یہ شری بھگت مال روپ سندر مالا بھگوان کو پہنائی۔ تو یہ پریم وش بھگوان کے چرنوں تک پہنچ گئی۔ ارتھات جس جس پریمی پرش نے اس کو پڑھا۔ اسی نے بھگوان کی بھگتی پائی اور بشرناگت ہو کر بھو ساگر سے تر گیا۔

ست سنگ کی مہما۔ کبت ۶

بھگتی ترو پودا۔ تاہی بڑھن فد چھیری ہو کو۔ بار دے وچار وار ی سنچیو ست سنگ سوں
لاگیو ای بڑھن گوند اچھوں دِش کرھن سو۔ چڑھن آکاش یس پھیلیو بہو رنگ سوں
سنت اُر آل بال شوبھت وشال چھایا۔ جئے جیو جال۔ تاپ گئے یوں پر سنگ سوں
دیکھو بڑھواری۔ جاہی اجا ہو کی شنکا ہتی۔ تاہی پیڑ باندھے جھولیں ہاتھی جیتے جنگ سوں

ترجمہ۔ شری بھگتی روپی برکش جب پودے کے روپ میں اُگتا ہے۔ تب اُسے ایک چھیری (بکری) کے بچے کا بھی ڈر رہتا ہے۔ اس

کی پیدائش کا استھان سنت یا بھگت کا ہردہ ہے۔ (جب یہ پودا اُگ آوے۔ تب) اس کے اردگرد وچار کی باڑ لگانی چاہیے۔ اور ست سنگ رُوپی جل سے اسے سینچنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے یہ پودا بڑھنے لگے گا۔ اور اس کی سندر شاخیں چاروں طرف پھیلنے لگیں گی یعنی بھگت کا یش چاروں طرف پھیل جاوے گا۔ جُوں جُوں یہ پودا آکاش کی طرف چڑھنے بڑھنے لگے گا۔ توں توں بھگت کا یش انیک کام سے چاروں طرف پھیلنے لگیگا۔ آخر اس درخت کی چھایا بہت بڑھ کر سب طرف پھیل جاوے گی۔ اور اس کی منوہر چھایا کے نیچے بیٹھے ہی بے شمار لوگوں کے مہان تاپ بھی مٹ جائیں گے۔ اور سب نرناری گویا نیا جیون پاکر بہت ہی سکھی ہوں گے۔

سجنو! اب ذرا اس درخت کی بڑھتی کی طرف دھیان دیجیے۔ کہ پہلے جس کو بکری کے بچے کا بھی ڈر تھا۔ وہی اب ایشور کی کرپا سے ایسا مضبوط جڑ پکڑ گیا ہے۔ (بھگتی اتنی پختہ ہو گئی ہے۔ کہ اب کام کرودھ اہنکار وغیرہ بڑے بڑے جنگلی ہاتھی بھی اس میں بندھے ہوئے جھول رہے ہیں۔ اور اس بھگتی برکش کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ سب ست سنگ کا ہی پرتاپ ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب ہردے میں ایشور بھگتی پیدا ہو۔ تو اس کی وچار پُوروک رکھشا کرنی چاہیے۔ اور ست سنگ سے اُسے بڑھانا چاہیے۔ بھگتی بھاؤ دڑھ ہو جانے پر یہ اتنا بلوان ہو جائے گا۔ کہ پھر ہزاروں لاکھوں جیو اس سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور کام کرودھ وغیرہ دشمن اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکینگے۔ ارتھات بھگتی بھاؤ کو پُشٹ کرنے کے لئے وچار اور ست سنگ کی اشد ضرورت ہے

شری نابھاجی کی کتھا کبت

چاکو جو سروپ سو انوپ لے دکھائے دیو۔ کیو یُوں کبت پٹ رہیں مدھیہ لال ہے
گُن پے اپار۔ سادھو کہیں آنک چار ہی ہیں۔ ارتھ وستار۔ کوی راج ٹکسال ہے
سُن سنت سبھا جھوم رہی۔ الی شر بنی مانو۔ گھوم رہی۔ کہیں یہ کہا دھو رسال ہے
سُنو ہے اگر۔ اب جانے ہیں اگر سہی۔ چوو آ بھئے نابھا سو سگندھ بھگت مال ہے

ترجمہ۔ جس سنت کا جو سوروپ ہے۔ شری نابھاجی نے اُس کو اپنی سندر کویتا میں ویسا ہی دکھا دیا ہے۔ اور کویتا (شاعری) بھی ایسی منوہر کی ہے۔ کہ اس میں سے ارتھ اس طرح جھلکتا ہے۔ کہ جیسے بہت ہی مہین جھینے کپڑے کے اندر رکھا ہوا رتن جھلکتا ہے۔ سنتوں کے اپار گُنوں کو شری نابھا سوامی جی نے تھوڑے ہی لفظوں میں اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ ان میں اتو گھا ارتھ کا وستار بھر دیا ہے گویا سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ بڑے بڑے کوی راجوں کی یہی ریتی ہوتی ہے۔ وہ کوی راج گویا ٹکسال ہوتے ہیں یا ان کی کویتا ٹکسال کی مانند ہوتی ہے۔ جس میں سے ارتھ رُوپی سکے بے شمار ڈھل ڈھل کر نکلتے ہیں۔ سنتوں کی سبھا اس بھگت مال رُوپ کاویہ کو سُن سُن کر بھنوروں کی طرح منڈلاتی اور جھومتی رہتی ہے۔ اور پریم میں بھر کر یہ کہتی ہے۔ کہ اہو! یہ کیسا ادبھت رسال (امرت رس) ہے۔ پریہ داس جی کہتے ہیں۔ کہ ہے نابھاجی کے گرو سوامی اگرداس جی! میں نے آپ کا نام تو سُن رکھا تھا۔ مگر اب ٹھیک ٹھیک پتہ لگا۔ کہ آپ سچ مچ ہی اگر (خوشبو کے بھنڈار) ہیں۔ کہ جن سے نابھا (نافا) رُوپی جو یہ پرگٹ ہوئے کہ جن کی بھگت مال رُوپ اُتم سگندھ سنسار میں پھیل رہی ہے۔ مطلب یہ کہ شری سوامی اگرداس جی سچ مچ بھگتی روپ سگندھ کے بھنڈار ہیں۔ ان سے نابھ (نافہ) رُوپ ان کے شِشیہ بھگت نابھاجی پرگٹ ہوئے۔ کہ جن کی اُتم سگندھ ہی یہ بھگت مال گرنتھ ہے

بھگت مال کب بنی؟

واضح ہو کہ یہ بھگت مال گرنتھ نابھا سوامی جی نے سترھویں صدی میں رچا تھا۔ اور اس کے نوّ سال بعد یعنی سمت ۱۷۶۹ میں شری پریہ داس جی نے اس پر بھگتی رس بودھنی ٹیکا لکھی تھی۔ ایسا ودوان لوگ کہتے ہیں۔ بھگتی بھاؤ بڑھانے کے لئے یہ سب سے اُتم گرنتھ ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ مہاراشٹری۔ بنگلہ۔ فارسی۔ اُردو اور انگریزی وغیرہ انیک زبانوں میں ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ سنسکرت میں بھی اس کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ اس اُتم گرنتھ میں ایک ہزار سے زیادہ بھگتوں کے نام اور چرتر درج ہیں۔ یعنی ست یگ۔ تریتا۔ دواپر کے بھگتوں کے علاوہ کلیگ کے ہندو مہاراجوں کے ۲۹۶ نام ساؤں کے اور مسلمان بادشاہوں کے نام نام ساؤں کے۔ یعنی کلیگ کے ۱۰۰ نام ساؤں کے مہاتماؤں کے حالات درج ہیں۔ اور تقات اس میں بکرمی سمت ۱۶۹۰ مطابق ۱۶۳۳ء تک کے بھگتوں کے حالات درج ہیں۔ جس کو اب تک ۱۹۴۵ء تک (تین سو پانچ سال ہو چکے ہیں۔

بڑے بھگتی مان۔ نِش دن گُن گان کریں۔ ہریں جگ پاپ۔ جاپ ہیو بھرپور ہے
جانی سُکھ مانی ہری سنت سنمان سچے۔ بچے جگت ریت۔ پریت جانی مور ہے
تو اُو دُر آرادھیہ کو اُو کیسے کے آرادھیہ سکے۔ سمجھو نہ جات من کمپ بھیو چور ہے
شوبھت تلک بھال۔ مال اُر راجے۔ اے پے بنا بھگت مال بھگتی روپ اتی دور ہے

ترجمہ۔ خواہ کوئی کتنے ہی بھگتی والے ہوں۔ اور دن رات ہری گن بھی گایا کریں۔ سنسار کے پاپوں کو بھی دور کرتے ہوں یعنی گناہوں سے بھی ہمیشہ بچے رہیں اور نام جپ سے بھی ہردہ سدا بھرپور رہتا ہو۔ گیانی بھی پورے پورے ہوں۔ شری ہری اور سنتوں کا سنمان بھی دل و جان سے کرتے ہوں۔ اور اسی میں سُکھ مانتے ہوں۔ بات کے سچے ہوں۔ سنساری پریچ سے بھی بچے رہتے ہوں۔ پریم کو ہی جیون جڑی (سنجیونی بوٹی) مانتے ہوں۔ پیشانی پر تلک اور گلے میں مالا بھی شوبھا پا رہی ہو۔ یہ سب کچھ ہو تو بھی بھگتی کی آرادھنا بہت ہی کٹھن ہے۔ وہ کوئی کس طرح سے آرادھنا کر سکتا ہے۔ (جب کہ سامنے کوئی مثال موجود نہ ہو۔) کیونکہ بھگتی کی سوکھشم گتی سمجھ میں آنا بہت مشکل ہے۔ من کانپ اٹھتا ہے۔ ہردہ چیدہ چیدہ ہو جاتا ہے۔ بنا شری بھگت مال کے پڑھے۔ سنے اور وچارے بھگتی مہارانی کی آرادھنا اور بھگتی کے سوروپ کا جاننا بہت دور ہے۔ نہایت مشکل ہے۔

خلاصہ مطلب یہ کہ جس قدر بھگتوں کا ذکر بھگت مال میں ہے۔ وہ نئے بھگتوں کے لئے روشنی کے مینار کی مانند ہیں۔ بھگتی مارگ کے رہبر ہیں۔ اس لئے بنا بھگت مال کے پڑھے اور وچارے بھگتی کے سوروپ کا جاننا واقعی بہت کٹھن ہے۔ اس لئے بھگوت بھگتی کے جگیاسوؤں کے لئے بھگت مال امولیہ وستو ہے۔ بنا بھگت مال کے پڑھے سنے اور وچارے شری بھگتی مہارانی کی آرادھنا کوئی کر ہی نہیں سکتا۔

یہاں تک بھگت مال کے ٹیکا کار شری سوامی پریہ داس جی مہاراج کی بھومکا ہے۔ جو سماپت ہو چکی۔ اب اصل گرنتھ کار (بھگت مال کے مصنف شری نابھا جی مہاراج) اپنے گرنتھ کو شروع کرنے سے پہلے ایک دوہے میں منگلاچرن کرتے ہیں۔ آپ سب بھگت جن پریم پوروک شروَن کریں۔ اوم شم

ترجمہ۔ بھگت۔ بھگتی۔ بھگوان اور گورو۔ یہ چاروں بطرف نام ماتر ہی الگ الگ ہیں۔ سوروپ ایک ہی جاننے۔ چار نام اور ہستی ایک۔ بس یہی سمجھ لیجئے۔ شردھا کے ساتھ ان کے چرن کملوں کی بندنا کرنے سے انیک ارتھات سارے وِگھن یعنی کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔ خواہ وہ مانسک ہوں یا شاریرک۔ اب اس پر شری پریہ داس کی ٹیکا سنئے۔

کبت۔ ۱

ہری گورو داسن سوں ساچو۔ سوئی بھگت سہی۔ گہی ایک ٹیک پھیر اُر تے نہ ٹری ہے
بھگتی رس روپ کو سروپ یہے چھب سار۔ چارو ہری نام لیت آنسوؤن جھری لے ہے
وُہی بھگونت سنت پریت کو وچار کرے۔ دھرے دور ایشتا ہو۔ پانڈون سوں کری ہے
گورو گورو تائی کی سچائی لے دکھائی جہاں۔ گائی پیہاری جو کی ریت رنگ بھری ہے

ترجمہ۔ سچا بھگت اسی کو کہنا چاہیئے کہ جس کو ہری (بھگوان)۔ گورو اور ہری داسوں (بھگتوں) کے چرن کملوں میں سچی پریت اور شردھا ہو۔ اور ان تینوں میں جس کا اٹل وشواس ہو۔ گہری نشٹھا ہو۔ (۲) بھگتی رس روپ ہے۔ اس کا سندر شوبھان سار سوروپ یوں جاننے کہ بھگوان کے منوہر ناموں کے اُچارن کرنے کے ساتھ ہی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جائے (دوسرے لفظوں میں بھگت کے بھاؤ کا نام ہی بھگتی ہے۔ (۳) بھگوان وہ ہے۔ جو سنتوں اور بھگتوں کی پریتی کا وچار کرتا ہے۔ اور پیچھے کے آگے اپنے ایشورپن کو الگ رکھ دیتا ہے۔ جیسے کہ بھگوان شری کرشن نے پانڈوؤں کے ساتھ پریتی کی کہ اپنے ایشور بھاؤ کو الگ رکھ کر ارجن کی رتھبانی کی۔ ایسا ہی برتاؤ بھگوان نے اپنے بھگتوں سے کیا۔ شری بھیلنی۔ بکرما دراج اور گجیند سے بھی برتاؤ رکھا۔ خلاصہ یہ کہ جو بھگت وتسل ہو۔ وہ بھگوان ہے۔ (۴) جو ایسے بھگت وتسل بھگوان کے چرن کملوں میں پریتی کرائے۔ جس کے اُپدیش اور کرپا درشٹی سے بھگت کو بھگوان کی پراپتی ہو۔ اُسے گورو کہتے ہیں۔ ایسے گورو کی گوروتائی اور سچائی بھگت مال میں پیہاری جی مہاراج کے پریم رس بھرے چرتر میں گائی گئی ہے۔ کرشنیہ سے بچھو نہ لینا اور پیدا اُپدا کرتار تھم کر دینا۔ مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ (۱) پریتی کرنے والے کو بھگت کہتے ہیں (۲) پریتی کا نام ہی بھگتی ہے۔ (۳) جس سے پریت کی جاتی ہے۔ وہ بھگوان ہے۔ اور (۴) جس کے ذریعے پریت ہوتی ہے۔ پریتم ملتا ہے۔ وہی گورو ہے۔

اب وچار کیجئے۔ کہ یہ چاروں کہنے ماتر کو ہی الگ الگ ہیں۔ حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ جیسے کسی آدمی کو اگر اپنی آنکھیں آئینہ میں دیکھنی ہوں۔ تو (۱) کرتا یعنی دیکھنے والی بھی آنکھیں ہی ہیں۔ اور (۲) دیکھنے کا عمل بھی آنکھوں سے ہی ہوتا ہے۔ اور (۳) جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ وہ بھی آنکھیں ہی ہیں۔ اور (۴) پھر آئینہ بنا بھی ہے صرف آنکھوں کے لئے۔ اس طرح دیکھنے والا (بھگت) دیکھنے کا عمل (بھگتی) دکھائی دینے والا (بھگوان) اور دکھائی دینے کا سادھن

(گورو) یہ چاروں آنکھیں (ایک) ہی ہیں۔ اختلاف فرضی ہے۔ ایسے ہی بھگت۔ بھگتی۔ بھگوان اور گورو۔ چاروں ایک ہی ہیں۔ اس لئے ان چاروں کو نمسکار کرنے سے سب کشٹ دور ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔
یا یوں سمجھ لیجئے۔ کہ شری بھگوان نے ہی سب جیووں کے کلیان کے لئے مندرجہ بالا چاروں روپ دھارن کر لئے ہیں۔ کیونکہ بھگتوں کے انتریامی اور پریرک آپ ہی ہیں۔ بھگتی بھی آپ ہی کی کرپا شکتی کا نام ہے۔ اور ستگورو تو بھگوان کے روپ پرسدھ ہی ہیں۔ پس یہ چاروں دراصل ایک ہی ہیں۔ آگے نابھاجی دو دوہوں میں اور بھی منگلا چرن کرتے ہیں

دوہا		
منگل آدی وچاری رہ۔ وستو نہ اور انوپ	۲	ہری جن کو یش گاوتے۔ ہری جن منگل روپ
سب سنتن نرنے کیو۔ شرتی پران اتہاس	۳	بھجیے کو دو سکھد ہے کے ہری کے ہری داس

ترجمہ۔ سنسار میں جتنے بھی منگل آچرن (شبھ کرم) ہیں یا دوسری منگل (کلیان) کرنے والی وستوئیں ہیں۔ وچار کرنے سے ان سبھی اس سے بڑھ کر اور کوئی انوپ (اُتم) وستو نہیں ہے۔ کہ بھگوان اور بھگتوں کے گن ورنن کئے جاویں۔ کیونکہ ہری (بھگوان) اور جن (بھگت) کے یش گاتے گاتے ہی ہری کے جن (بھگت لوگ) منگل روپ ہو جاتے ہیں۔ اور فقات پرم کلیان کو پراپت ہوتے ہیں۔ (۳) ویدوں۔ پرانوں اتہاسوں اور سب سنتوں نے اس بات کا متفقہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ بھجن (یا پوجا) کے لئے دو ہی سب سے اُتم ہیں۔ ایک تو ہری (بھگوان) اور دوسرے ہری کے داس (بھگت)۔ مطلب یہ کہ بھگوان اور بھگتوں کی پوجا سیوا سے بڑھ کر کوئی اُتم کرم نہیں ہے۔ اس بات کے وید پران اتہاس اور سب سنت ساکھشی ہیں۔ ان کے سوا باقی سب بکھیڑا ہی ہے۔

بھگت مال بننے کا کارن

اگر دیو آگیا دئی۔ بھگتن کو یش گاؤ	۴	بھو ساگر کے ترن کو۔ ناہیں اور اُپاؤ

ترجمہ۔ شری نابھاجی فرماتے ہیں۔ کہ میرے ستگورو دیو شری سوامی اگرداس جی مہاراج نے مجھے آگیا کی۔ کہ بھگتوں کے مقدس یش کا گان کرو۔ کیونکہ بھو ساگر سے پار ہونے کے لئے اس سے بڑھ کر دوسرا کوئی سرل اور یقینی اُپائے نہیں ہے (۱۱) اب ان پر شری پریہ داس جی مہاراج کی ٹیکا سنئے۔

ٹیکا کبت ۱۰

مانسی سو روپ میں لگے ہیں اگرداس جو وے۔ کرت بیار نابھا۔ مدھر سمبھار سوں
چڑھیو ہو جہاز پے جو شیشہ ایک۔ آپدا میں۔ کرپو دھیان کھچیو من چھٹیو روپ سار سوں
کہت سمرتھ۔ گیو بہت بہت دور آؤ جبھی پوری پھر ڈھرد۔ تاہی دھار سوں
لوچن اُگھار کے بہار کہیو بولیو کون؟ وہی جون پالیو سیتھ وے وے سو کنوار سوں (۱۰)

ترجمہ۔ ایک وقت کی بات ہے۔ کہ نابھاجی کے گورو سوامی اگرداس جی مہاراج مانسی بھاونا میں مگن تھے۔ اور کھات سمادھی میں لین تھے اور شری نابھاجی آپ کو بڑے پریم سے آہستہ آہستہ پنکھا کر رہے تھے۔ اسی وقت آپ کے ایک شیشیہ نے

جو کہ سمندر میں ایک جہاز پر چڑھ کر بدیش کو جا رہا تھا۔ (طوفان کے باعث) جہاز کے رُک جانے پر مصیبت کی حالت میں اپنے گورو سوامی انگرداس جی کا دھیان کیا۔ اس بے چارگی کے وقت کے دھیان نے شری گورو مہاراج کا من سار سوروپ (سمادھی) سے ہٹا کر اپنی طرف کھینچ لیا۔ سرب سمرتھ شری نابھاجی کا من شری گورو دیو جی کے ہردے کی گتی پر دھیان میں لگا تھا۔ اسی لئے انہوں نے ست گورو کے ہردے کی گتی کو تاڑ لیا۔ اور ان کی سمادھی میں وگھن پڑنے کو وہ برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے کرپا پُوروک وہیں بیٹھے بیٹھے پنکھے کی ہوا سے جہاز کو طوفان سے بچا کر بے کھٹکے کر دیا۔ اور ست گورو جی سے دست بستہ عرض کی کہ پربھو! جہاز کو آپ کی کرپا سے طوفان سے بچ کر بہت دور نکل گیا۔ اب آپ اپنے چت کو ادھر سے ہٹا کر شانتی پُوروک مانسک دھیان میں ہی لگا لیجئے۔ ایشور اپنے ہردے میں آپ جس منوہر سندر مورتی کا دھیان کر رہے ہیں۔ اسی سُندر چھب کو نہارتے رہیے۔ اور قطعات سمادھی کو بھنگ مت کیجئے۔" اس بات کو سُنتے ہی آنکھیں کھول کر جسے ہی تعجب سے سوامی جی نے دیکھا۔ اور پوچھا کون بولا؟ شری نابھاجی نے دست بستہ پرارتھنا کی۔ پربھو! وہی آپ کا شرناگت بالک کہ جس کو آپ نے بیٹھ کر اپنا امرت پرشاد (دسترخوان سے گرا ہوا) کر کرپا کر کے پالا پوسا ہے۔

کبت ۔ ۱۱

اچرج دیکھ پیارو بولے بینچ بیو من سکھ چھیو ۔ جانیو سنتن پربھاو کو

آگیا تب دئی یہ بڑی تو پے سادھو کرپا ۔ اُن ہی کے رُوپ گن کہو ہیئے بھاو کو

بولے کر جوڑ یاکو پاؤ سکے ادر چھوڑ گاؤں رام کرشن نہیں پاؤں بھگتی داؤ کو

کہی سمجھائی وہ ای ہردے آئی کہیں سب ۔ جن نے دکھائی وئی ساگر میں ناؤ کو

ترجمہ۔ اتنا سنتے ہی شری انگرداس جی مہاراج نے تعجب میں بھر گئے اور وچار نے لگے کہ آہا! اس کی یہاں تک پہنچ ہو گئی ہے۔ کہ یہ ہمارے دل کی اوستھا کو دیکھ لیتا ہے اور یہاں پر بیٹھے بیٹھے ہی اس نے صرف پنکھے کی ہوا سے جہاز کو طوفان سے پار منزل مقصود پر پہنچا دیا۔ الغرض وہ جا کر وہ محض اسی ہی خوش ہو گئے۔ اور انہوں نے جانا کہ یہ سب سنت سیوا اور اُن کے چرن امرت پان کرنے کا پربھاو ہے۔ تب آپ نے نابھاجی کو آگیا دی کہ بیٹا تم پر سادھو سنتوں کی نظر بڑا ہو رہا ہے۔ اس لئے اب تم انہیں سنتوں کے گن اور سوروپ کو بیان کرو جن کے ہردے میں بھگوان کی بھگتی کا وچار ہے۔ کیونکہ بھو ساگر سے ترنے کا یہی ایک اپائے ہے۔

یہ سُن کر شری نابھاجی نے دست بستہ نویدن کیا۔ مہاراج! سنتوں کے پربھاو کا آدی انت نہیں ہے۔ ارتھات انت ہے ہی نہیں۔ رام اور کرشن جی بھگوان کے اوتاروں کے گنوں کو تو شاید گا بھی سکوں۔ مگر سنتوں کے انت پر اسرار چرتروں کا پار پانا میرے لئے ناممکن ہی ہے۔ کیونکہ بھگتوں کے چرتر اور پربھاو انت اپار ہیں۔

تب گورو دیو نے سمجھا کر کہا۔ پتر! جنہوں نے تمہیں یہیں بیٹھے بیٹھے سمندر میں جہاز کو دکھا دیا وہی بھگوان تمہارے ہردے میں براجمان ہو کر اپنے بھگتوں کے پر اسرار چرتروں کو بھی بتا دیں گے۔ اس لئے تم میری آگیا سے اس مہان کام کو شروع کر دو۔

ست گورو دیو کا ایسا آشیرباد سُن کر شری نابھاجی بھگت مال رچنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور آتی سُندر گرنتھ رچ ڈالا۔ اس بھگت مال نامی گرنتھ میں ۱۹۵ چھپے (شٹ پدی) اتی رشٹ پدی میں چار دوہے ہیں۔ ایک کنڈلیا اور ایک دوہا درمیان میں اور آخر میں تیرہ دوہے ہیں۔ سب ملا کر ۲۱۴ چھند وغیرہ ہیں۔ لیکن اتنے ہی کا نام بھگت مال ہے۔ اس پر شری پریہ داس جی کی بھکتی رس بودھنی ٹیکا ۶۲۹ کبتوں میں ہے۔ جن کی ویاکھیا اور بیان آئندہ پیش کیا جائے گا۔

حالات شری نابھاجی کبت ۱۲

ہنومان بنس ہی میں جنم پر سنس جاکو بھیو دریشٹی ہین سنگ نو کھو پاس ورن دیے

عمر ورش پانچ - مان کے اکال آنچ - ماتا بن چھوڑ گئی - وپت وچار یے کیلہہ اور اگر تاہی ڈگر درشن دیو، لیو یوں اناتھ جان، پوچھی سو اُچار یے پڑھے بر ترہ جال سے کمنڈل سوں سینچ نین، چین بھیو کھلے چکھ جوری کو نہار یے

ترجمہ - شری نابھاجی مہاراج کا جنم شری ہنومان جی کے بہت ہی آدریوگیہ بنس میں ہوا۔ اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ دکھن کے تیلنگ دیش میں گوداوری کے نزدیک شری رام بھدراچل کے پاس شری رام داس جی سمرتھ نامی مہاتما شری ہنومان جی کے انش اوتار ہوئے۔ آپ بڑے ہی پرسدھ مہاتما اور شری رام جی کے پرم بھگت تھے۔ بھارت میں ہندو سلطنت کی بنیاد ڈالنے والے مرہٹہ بیر شری شواجی مہاراج کے گورو یہی مہاتما تھے۔ آپ نے رام بھگتی کا پرچار کر کے لاکھوں منشیوں کو بھو ساگر سے پار کیا۔ آپ نے شواجی کے لئے داس بودھ نامی ایک پرسدھ گرنتھ لکھا ہے جس کا ترجمہ اردو میں ہم نے کر دیا ہوا ہے۔ بھگتی بھاو بڑھانے کے لئے یہ گرنتھ بہت ہی اُپیوگی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ جس وقت ہنومان جی کے آویش میں آکر گمبھیر (اونچی آواز) سے "شری رگھوبیر" نام اُچارن کرتے تھے۔ تو اس سے دھرتی اور پہاڑ تک ہل جاتے تھے اور بڑے بڑے شیر دل یودھاؤں کے دل دہل جاتے تھے۔ شری ہنومان جی کا اوتار ہونے سے یہ ہنومان بنسی پرسدھ ہیں اور اسی طرح کے بنس میں نابھاجی کا جنم ہوا تھا۔

لیکن شری نابھاجی کے جنم کے بارے میں اور بھی بہت سی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ کوئی کوئی کہتے ہیں کہ نابھاجی ذات کے ڈوم تھے۔ مگر یہاں ڈوم سے مراد بھنگی وغیرہ نیچ ذات سے نہیں ہے۔ سابقہ زمانہ میں ڈوم جاتی راجوں مہاراجوں کے ہاں گانے بجانے کا کام کرتی تھی اور یہ لوگ براہمن وغیرہ اونچی ذاتوں کے ہوتے تھے۔ اگر یہ بھی مان لیا جاوے کہ ڈوم کوئی نیچ جاتی ہے۔ تو بھی بھگت سریشٹ نابھاجی کی شخصیت ذات پات سے بہت اوپر ہو چکی تھی۔ بھگتی اور بھگتوں کی کوئی ذات نہیں ہوا کرتی۔ بقول

ذات پات پوچھے نہ کوئے — ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

شری نابھاجی کے اوتار کی ایک اور کتھا اس طرح پر ہے کہ جب برہما جی نے بچھڑوں کو ہرن کر لیا۔ تب شری کرشن مہاراج نے کہا۔ برہما جی! موہ (اگیان) کے بس ہو کر تم نے بچھڑوں کو ہرن کر لیا۔ اس سے تم کلیُگ میں آنکھوں سے رہت پیدا ہو گے۔ برہما جی نے جب کشما مانگ کر بھگوان کی استتی کی۔ تب بھگوان نے پرسن ہو کر کہا۔ تم پانچ برس کی عمر تک بنا آنکھوں کے رہو گے۔ اس کے بعد اندھا جیسے ہی کی آنکھیں کھل جاویں گی اور پرم گیان کو پراپت ہو گے۔ وہی شری برہما جی کے انش سے نابھاجی کا اوتار ہوا۔

خیر کچھ بھی بات ہو۔ یہ بات یقینی ہے۔ کہ جیسی اوپر ہے آپ نے بنا آنکھوں کے ہی جنم لیا۔ اور عجیب بات یہ تھی۔ کہ آنکھوں کے نشان تک بھی نہ تھے۔ جب آپ پانچ برس کے ہوئے۔ تب ملک میں سخت قحط پڑا۔ پتا کا شریر چھوٹ گیا۔ ماتا آپ کو لے کر دیس پھرا دی۔ مگر کہیں ذرا سا بھی ٹھکانا نہ ملنے کے باعث بھوکوں مرنے لگی۔ اور بچے کو ساتھ رکھنے سے لاچار ہو گئی۔ اسی مجبوری کی حالت میں آپ کو جنگل میں ہی چھوڑ گئیں۔ پانچ برس کے اندھے بچے کے اس دکھ اور مصیبت کا وچار تو کیجئے۔ اور پھر بھگوان کی دیا تا کا بھی وچار کیجئے۔ کہ اس بے یارو مددگار اندھے بالک کی رکھشا شری بھگوان نے کیسے کی بات ٹھیک کہا ہے کہ

جا کو راکھے سائیاں مار نہ سکے کوئے — بال نہ بانکا کر سکے جو جگ ویری ہوئے

اناتھ نابھاجی اس جنگل میں بے یارو مددگار کھڑے تھے۔ آنکھیں تو تھی ہی نہیں۔ آنسو کہاں سے آتے؟ اور جنگلوں کی بھیانکتا کا انہیں کچھ احساس ہوتا؟ ان کا جیون سنسار کے کسی مصرف کا نہ تھا۔ مگر جس کی کرپا درشٹی سے گونگے واچال بن سکتے ہیں اور لنگڑے پہاڑ کو پار کر سکتے ہیں۔ وہ بھگوان جب کرپا کرنے پر آتے ہیں۔ تب ہزاروں ہاتھوں سے کرپا کرتے ہیں۔ جس جگہ پر نابھاجی کھڑے تھے۔ بھگوت پریمی اسی طرف شری کیلہہ دیو اور شری اگر دیو دو مہاتما آ نکلے۔ اناتھ بالک کو دیکھ کر آپ نے پوچھا۔ بالک! تو کون ہے؟ اس بیابان میں اکیلا کیوں کھڑا ہے؟ اور بھی کیا کوئی تیرا سنگی ساتھی ہے؟ تیرے ماں باپ کون ہیں؟

یہ پوچھنے پر اُس ہونہار بالک نے کچھ عجیب سا ہی جواب دیا۔ وہ دست بستہ بولا۔ مہاراج! اب تک تو میں اپنے آپ کو بے یار و مددگار ہی سمجھتا تھا۔ مگر آپ کا کرپا پورک پوچھنا ہی مجھے یہ وشواس دلاتا ہے کہ میرا اور تو ماتا پتا سنگی ساتھی کوئی نہیں ہے۔ مگر جو سب جگت کا ماتا پتا ساتھی اور رکشک ہے۔ وہی ناتھ میرا بھی رکشک، ساتھی اور ماتا پتا ہے۔"

دونو مہاتما سمرتھ تو تھے ہی۔ بڑے بھائی کیولہ دیو جی نے اپنے کمنڈل سے چُلو ہی دیا وہ لی جا کے چھینٹے اُن کی آنکھوں کی جگہ پر مارے۔ اُسی دم نابھا جی کی آنکھیں پیدا ہو کر کھل گئیں۔ جوڑی یعنی دونو مہاتماؤں کے درشن کر کے اُن کی آنکھوں سے پہلی بار پریم کے آنسو بہ نکلے۔ پھر اُن کی دیالتا کی جے ہو۔"

شری نابھا جی کے بارے میں ایک اور کتھا بھی پرسدھ ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نیم بھج ادرتھات ایونج ہیں۔ ادھا آپ کی ذات پات کوئی نہیں۔ شری ہنومان جی کے پسینے سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے ہنومان بنسی کہلاتے ہیں۔ وہ کتھا اس طرح پر ہے کہ شری سورج بھگوان سے ودیا پڑھنے کے بعد جب ہنومان جی شری شو جی سے یوگ سیکھ رہے تھے۔ اس وقت وچار کے پریشرم سے جو پسینہ اُن کے جسم سے نکلا۔ اُس کو بھگتی تتو سمجھ کر ارشاد بھگتی شری شو جی نے ایک برتن میں رکھ لیا۔ اور وقت پا کر شری بھگوت بھگتی کا پرچار کرنے کے لئے اس کو نیم اکاش سے پرتھوی پر گرا دیا۔ اسی وجہ سے ان کا نام نیم بھج ہوا۔ بعد میں آپ نابھا جی کے نام سے پرسدھ ہوئے۔ ایونج پرش کی ذات پات کچھ نہیں ہوتی۔ وہ پسینہ چونکہ اُس وقت کا تھا جب کہ شری ہنومان جی آنکھوں کو بند کئے ہوئے سمادھی کی حالت میں تھے۔ اسی لئے شری نابھا جی بیرونی آنکھوں سے ہین ہونے پر بھی دویہ درشٹی پراپت تھے۔

سنتوں کی سیوا کا پھل کبت ۱۳

پاپ ہیں پیری آنسو آئے نہ پا کر تک لائے، کیلہہ آگیا پائے منتر اگر سنایو ہے

"کئے پرگٹ سادھو سیوا ہو ہراجان، جانی انومان تا ہی پھل لگایو ہے

چرن پرچھال سنت سیتھ سوں انتت پریت، جانی رس ریت تا تے ہردے رنگ چھایو ہے

بھیٹی بدھ واری تاکو پاوے کون وار پار، جیسو بھگتی روپ سو انوپ گرا گایو ہے

ترجمہ۔ شری نابھا جی دونو مہاتماؤں کے چرنوں میں پڑ گئے۔ ان کی آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ تب وہ دونو مہاتما اُن کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور کیلہہ مہاتما کی آگیا سے شری اگرداس جی مہاتما نے منتر دیکشا دے کر نابھا جی کو اپنا شِشیہ بنا لیا۔ اور گلتا نام مقام میں دگمبر(؟) کا آشرم جو کہ جے پور کے پاس ہے) اپنے ساتھ لے گئے۔ وہاں جا کر ست گرو جی نے آپ کا نام نارائن داس رکھا اور وہاں کے سادھو سنتوں کی سیوا اُن کے سپرد کر دی۔ اور آگیا کی کہ نت سنتوں کے چرن دھویا کریں۔ اور جوٹھی پتلیں اُٹھایا کریں۔ شری سیت پرساد پایا کریں اور وہی سنت چرنامرت پیا کریں۔

ان مہاتما جی کی آگیا انوسار کچھ عرصہ تک ایسا کرنے سے نابھا جی کو سنتوں کے چرنامرت اور سیت پرشاد میں پریتی ہو گئی۔ اور اس کی ودیشش مہما بھی انہوں نے جان لی۔ اُن کا انتہ کرن بھگوان اور بھگتوں کے نرالے پریم رنگ میں رنگا گیا۔ جس سے ان کا گیان بڑھ گیا۔ بھگوت بھگتی میں اُن کی اتنی ترقی ہوئی۔ کہ کوئی حد حساب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جیسا بھگتی کا سوروپ ہے۔ ویسا ہی وہ پورے طور پر بھگت مال میں گا سکے۔ بنا پھر سمرتھ پرش کے کوئی دُوسرا اس عظیم الشان کام کو نہیں کر سکتا۔

یہاں تک سوامی پریہ داس جی نے شری نابھا جی کے حالات بیان کئے۔ اب شری نابھا جی مہاراج پہلے چار دوہے منگلاچرن کرنے کے بعد ایک شٹ پدی (چھپے چھند) میں سب سے پہلے چوبیس اوتاروں کی جے جے کار کرتے ہوئے منگلا چرن کرتے ہیں:۔

مول چھپے ۵

جے جے مین براہ کمٹھ نرہری بلی باون
بدھ کلکی ویاس پرتھو ہری ہنس منونتر
بدری پتی دتّ کپل دیو سنک آدک کرونا کرو

پرشورام رگھوبیر کرشن کیرتی جگ پاون
یگیہ رشبھ ہیہ گریو دھرو ور داین دھنونتر
چوبیس روپ لیلا رچر شری اگرداس اُر پد دھرو

ترجمہ۔ جے ہو جے ہو۔ شری مچھ بھگوان۔ شری کچھپ بھگوان۔ شری نرسنگھ بھگوان۔ شری براہ بھگوان۔ شری بلی سمیت باون بھگوان۔ شری پرشورام بھگوان۔ شری رام چندر بھگوان۔ اپنی کیرتی سے جگت کو پوتر کرنے والے شری کرشن بھگوان۔ شری بدھ بھگوان۔ شری کلکی بھگوان۔ شری ویاس بھگوان۔ مہاراجہ پرتھو جی گجیندر رکھشک شری ہری جی۔ شری ہنس جی۔ شری منونتر (چودہ منو) جی۔ شری یگیہ بھگوان جی۔ شری رشبھ دیو جی۔ شری ہیہ گریو جی۔ شری دھرو کو بر دینے والے بھگوان جی۔ شری دھنونتری جی۔ شری بدری نارائن جی۔ شری دتاترے جی۔ شری کپل دیو جی۔ شری سنک سنندن سناتن اور سنت کمار جی۔ آپ چوبیس اوتاروں کی جے جے ہو۔ آپ کی لیلا میں جگت کو پوتر کرنے والی ہیں۔ آپ مجھ داس پر کرپا کرو۔ اور اپنے نج بھگتوں سمیت اپنی منوہر لیلاؤں کا میرے ہردے میں پرکاش کرو۔ اور ستگورو دیو اگرداس جی! آپ بھی چوبیس اوتاروں سمیت اپنے چرن کمل میرے ہردے میں رکھئے۔

ان چوبیس اوتاروں میں سے ستارہ اوتار ست یگ میں ہوئے۔ تین اوتار تریتا میں ہوئے۔ دو اوتار دواپر میں ہوئے اور دو اوتار کلجگ میں ہوں گے۔ ان میں دس اوتار زیادہ پرسدھ ہیں۔ دوہا

دو بن چر دو واری چر چار وپر دو راؤ تلسی دس لیش گائے کے بھوساگر تر جاؤ

بھاؤ ارتھ۔ یہ دو بن چر ہیں رشبھ اور کچھپ یہ دو واری چر (آبی) ہیں۔ وامن پرشورام بدھ اور کلکی یہ چار تیاگی اور رام اور کرشن یہ دو راجہ ہیں۔ ان دس اوتاروں کا یش گانے سے انسان بھوساگر سے تر جاتا ہے۔

اوتاروں کی مہما کبت ۱۴

جیتے اوتار سکھ ساگر نہ پاروار۔ کریں وستار لیلا جیون اُدھار کوں
جاہی روپ ماہیں من لاگے جاکو۔ پاگے تاہی۔ جاگے ہیئے بھاو وہی پاوے کون پار کوں؟
سب ہی ہیں نت۔ دھیان کرت پرکاش چت۔ جیسے رنگ پاوی ہت جوپے جانے سار کوں
کیشن گُن گاتی ایسے ہیں سکھ داتی۔ اگر شوبھت بھاتی۔ بسو اُر ہار کوں (۱۴)

ترجمہ بھگوان کے جتنے اوتار ہیں۔ سبھی سکھ کے سمندر ہیں۔ جن کا وار پار کوئی نہیں پا سکتا۔ ہر ایک اوتار کی لیلا کا وستار جیووں کے کلیان کے لئے ہی ہے۔ جس بھگت کا جس اوتار کے روپ نام اور لیلا میں من لگے۔ اور اس میں رنگ جائے۔ تو اس کے ہردے میں ویسا ہی بھاو پرکاش مان ہو جاتا ہے۔ اور وقت وہ اپنی بھاونا کے مطابق ایسے پرم سکھ کو پاتا ہے کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ سبھی اوتار نت ہیں اور دھیان کرنے سے چت کو پرکاش کرتے ہیں۔ اور ایسے سکھدائی ہیں کہ جیسے کسی کنگال کو دھن سکھدائی ہوتا ہے۔ ہاں! اتنی بات تو ضرور ہے۔ کہ سار اُس تو کا گیان ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھگوت بھگتی اور ستگورو کرپا سے ہی ہو سکتا ہے۔

(اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ مین براہ اور کچھپ وغیرہ کے دھیان سے کیا ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگرچہ پیڑدھاپن دوش ہے مگر یہ دوش سر کے بالوں کے بارے میں سکھدائی کی ہی ہوتا ہے ادبھات پیڑ کے بال شوبھا دیتے ہیں۔ ویسے ہی مین براہ وغیرہ اوتار بھی بھگوان کی پرکھتائی کے باعث بہت ہی سکھدائی ہیں۔ اس لئے سبھی اوتاروں کو شردھا پورک پوجن اننا چاہیئے۔ شری ست گورو اگرداس جی مہاراج کی ایسی جو من بھاونی اوتم ریتی (شکشا) ہے۔ وہی میرے ہردے میں منوہر ہار بن کر بسے یعنی گورو دیو کے اپدیش کے مطابق سب اوتاروں میں میری یکساں شردھا بنی رہے۔

چوبیس۲۴ اوتاروں کا منگلا چرن کر کے شری نابھاجی مہاراج اب رگھوناتھ جی کے سکھدایک چرن کملوں کا منگلا چرن کرتے ہیں۔

شری رگھوناتھ جی کے چرن چنہہ ۔ چھپے ۶

چرن چنہہ رگھوبیر کے ۔ سنتن سدا سہائیکا
انکش ۔ امبر ۔ کلش ۔ کمل ۔ جو ۔ دھوجا دھینو پد
سنکھ چکر سوستک جمبو پھل کلش سدھاہر د
اردھ چندر ۔ شٹ کون ۔ مین ۔ بندو ۔ اوردھ ریکھا
اشٹ کون ترے کون ۔ اندر دھنو پرش وشیکھا
سیتا پتی پد نت بست ۔ ایتے منگل دائیکا
چرن چنہہ رگھوبیر کے ۔ سنتن سدا سہائیکا

ترجمہ ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرن چنہہ (پاؤں کے نشانات) سنتوں کے سدا ہی سہایک ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ انکش[۱] امبر[۲] کلش[۳] کمل[۴] جو[۵] دھوجا[۶] ۔ گاؤ کا پاؤں[۷] سنکھ[۸] چکر[۹] سوستکا[۱۰] جامن کا پھل[۱۱] کلش[۱۲] امرت کا سرور[۱۳] آدھا چاند[۱۴] چھ کون[۱۵] مین[۱۶] بندو[۱۷] اوردھ ریکھا[۱۸] اشٹ کون[۱۹] ترکون[۲۰] اندر دھنش[۲۱] پرش وشیش[۲۲] ۔ یہ بائیس۲۲ منگل دایک نشان سیتا پتی کے چرن میں سدا براجتے ہیں۔ جو سنتوں کے سدا کے سہایک ہیں۔“

شری رگھوناتھ جی کے چرن میں، کل ۴۸ چنہہ براجتے ہیں۔ چوبیس دائیں چرن میں اور چوبیس بائیں چرن میں۔ شری اگستیہ منی جی کرت شری رگھوناتھ چرن چنہہ ستوتر میں اختصار کر کے ۱۸ چرن چنہوں کا بیان کیا گیا ہے۔ شری یامنا چاریہ جی نے اور بھی اختصار کر کے آلوندار ستوتر میں صرف سات ریکھائیں بیان کی ہیں۔ اور گوسوامی شری تلسی داس جی نے رامائن میں پرم کلیان کاری صرف چار ہی چنہہ لکھے ہیں۔ دھوجا ۔ کلش ۔ انکش اور کمل۔ ایک کوی نے مندرجہ ذیل کبت میں چوبیس ریکھائیں بیان کی ہیں۔

دھوجا وہلیں منیندر ۔ رام پد کنج چنہہ راج سنتن سہایک شو منگل سندو ہا ہیں
اوردھ ریکھا سوستک اور و اشٹ کون ۔ لکشمی ہل موسل او شیش شر جن جیا جوہا ہیں
امبر کمل ردتھ بجر جو کلپ ترو ۔ انکش دھجا مکٹ ۔ منی من موہا ہیں
چکر چو سنگھاسن اور یم ڈنڈ چامرا و ۔ چھتر نر ۔ جے مال داہنے پد سوہا ہیں

سندوہ ۔ بندو

اس کبت میں داہنے چرن میں چوبیس۲۴ ریکھا گنائی گئی ہیں۔ جو سب کلیانوں کا بھنڈار ہیں۔ بھگتوں کے ہردے میں سدا بستی ہیں اور رشی منیوں کے من کو بھی موہنے والی ہیں۔ اب آگے کے کبت میں بائیں چرن کی چوبیس۲۴ ریکھائیں بتلاتے ہیں۔

— بائیں چرن کی چوبیس۲۴ ریکھا کبت —

دام پد سریو۔ گوپد مہی۔ کلش پتا کا۔ جمبو پھل۔ اردھ چندر۔ شنکھ راج ہیں
شٹ کون۔ تین کون۔ گدا۔ جیو۔ بندو۔ شکتی۔ سدھا کنڈ۔ ترولی۔ پرتاپ سرگ ساج ہیں
مین۔ پورن چندر۔ اردھ بینا اپلی۔ ہنس پُن۔ دھنش۔ تونیر۔ ہنس۔ چندرکا۔ براج ہیں
ابئے چنہہ شری سیا پیا پد کنج کے "تلسی" منگل مول سب سکھ ساج ہیں

رگھوناتھ جی کے بائیں چرن میں مندرجہ بالا چوبیس ۲۴ ریکھا براجتی ہیں۔ جو سارے منگل کی مول اور سب سکھوں کے دینے والی ہیں۔ اس طرح اڑتالیس چنہوں میں سے چوبیس چوبیس ہر ایک چرن میں ہیں۔ اب جو چنہہ شری رگھوناتھ جی کے دائیں چرن میں ہیں۔ وہی شری سیتا ماتا کے بائیں چرن میں ہیں۔ اور جو چنہہ شری رگھوناتھ جی کے بائیں چرن میں ہیں۔ وہی چنہہ شری سیتا ماتا کے دائیں چرن میں ہیں۔ ان اڑتالیس ریکھاؤں میں سے ۱۹ تو دکھوں کے نشٹ کرنے والی ہیں اور ۲۹ سکھ دینے والی ہیں۔ اشٹ کون۔ جو اور اردھ چندر یہ تین ریکھائیں دکھ بھی مٹاتی ہیں اور سکھ بھی دیتی ہیں۔"

گروما بندھو شری نابھا جی مہاراج نے ۸ لم میں سے وشیش ۲۲ چنہوں کا ہی منگلا چرن کیا ہے۔ جن میں سے گیارہ گیارہ ہر ایک چرن کے ہیں۔ ارتھات انکش۔ امبر۔ کلش۔ کمل۔ جَو۔ دھوجا۔ چکر۔ سوستک۔ اوردھو ریکھا۔ اشٹ کون اور پُرش۔ یہ گیارہ داہنے چرن کے اور گوپد۔ شنکھ۔ جامن کا پھل۔ کلش۔ سدھا کنڈ۔ اردھ چندر۔ شٹ کون۔ مین۔ بندو۔ ترکون اور اندر دھنش یہ گیارہ بائیں چرن میں ہیں۔ اب شری سوامی پریہ داس جی مہاراج ان بائیس چنہوں کا مہاتم بتلاتے ہیں۔

شری چرن ریکھاؤں کا مہاتم کبت ۱۵

سنتن سہائے کاج دھارے رام نرپ راج۔ چرن سروج جن میں چنہہ سکھد ابیئے
من ہی متنگ متوارو ہاتھ آوے ناہیں تا کے لئے انکش لے دھار ہو پیئے دھیا ئیے
شتھتا ستاوے شیت تاہی تے امبر دھر یو۔ ہر یو جن شوک دھیان کیئے سکھ پا ئیے
ایسے ہی کلش پاپ پربت کے پھورلے کو۔ بھگتی ندھی جورلے کو کنج من لائیے

ترجمہ۔ سنتوں کی سہایتا کے لئے مہاراج ادھیراج شری رام جی نے اپنے چرن کملوں میں بھگتوں کو سکھ دینے والے چنہہ دھارن کئے ہیں۔ من روپی متوالا ہاتھی ہاتھ (قابو) میں نہیں آتا۔ اس لئے پربھو نے اپنے چرن کمل میں انکس کو دھارن کیا ہے تاکہ بھگت جن اس مست ہاتھی کو بس میں کرنے کے لئے اس کا دھیان اپنے ہردے میں کریں۔ پھر شتھتا یعنی جڑتا روپی سردی ہری بھگتوں کو بہت تنگ کرتی ہے۔ اس کے مٹانے کے لئے پربھو نے امبر (کپڑے) کو دھارن کیا ہے۔ کہ جس کے دھیان کرنے سے سارے دکھ شوک مٹ کر پرم سکھ ملتا ہے۔ ایسے ہی پاپ روپی پہاڑ کو پھوڑنے کے لئے پربھو نے کلش (بجر) اور بھگتی روپی امول خزانہ کو جوڑنے کے لئے شری لکشمی جی کا واس ستھان کمل چنہہ دھارن کیا ہے۔ ارتھات من کو قابو میں کرنے کے لئے انکس کا۔ دکھوں کو مٹانے کے لئے اور پرم سکھ پانے کے لئے کپڑے کا۔ پاپوں کو نشٹ کرنے کے لئے بجر کا اور بھگتی کے بھنڈار کو بھرنے کے لئے کمل کا بھگوان کے چرنوں میں دھیان کرنا چاہیئے۔

کبت ۱۶۔ ریکھاؤں کا دھیان

"جَو" ہینو شُنو۔ سدا دانا بسدھی ودیا ہی کو ۔ سُومتی شوگتی۔ سکھ سمپتی نواس ہے
چھن میں سبھیت ہوت۔ کلی کی کُچال دیکھ "دھوجا" سو وشیش جانو ابھے کو وِشواس ہے
"گو پد" سو ہوئے ہیں بھوساگر ناگر نر۔ جوپے نین ہیئے کے لگا دے مٹے تراس ہے
کپٹ کُچال مایا بل سبھے جیتبے کو "ذر" کو درس کر۔ جینبو انا یاس ہے

ترجمہ۔ "جَو" کا چنہہ دھارن کرنے کی غرض سنو۔ جو کہ دھیان کرنے والے کو سب ودیا اور سدھیان سدا دیتا ہے۔ اور اُتم بدھی سدگتی اور سکھ سمپتی کا نواس ستھان ہے۔ کلی جگ کی ٹیڑھی چال دیکھ کر بھگت جن بہت جلدی خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ ان کو خاص کر نربھے کرنے کے لیئے پربھو نے اپنے چرن کمل میں "دھوجا" کو دھارن کیا ہے۔ اور "گو پد" (گائے کا چرن) دھارن کرنے کا کارن یہ ہے کہ بھگت جن۔ اس کا دھیان کر کے اپار سنسار ساگر کو "گو پد" کی طرح سے تر جائیں گے۔ پس جو کوئی بھگت اپنے دل کی آنکھوں سے اس "گو پد" کا دھیان کرے گا۔ تو اس کا بھوساگر میں ڈوبنے کا ڈر مٹ جاوے گا۔ ایسے ہی کپٹ (ریا کاری) اور کُچال وغیرہ مایا کے بل وغیرہ سبھی برائیوں کو جیتنے کے لیئے "ذر" (شنکھ) کا چنہہ بھگوان نے دھارن کیا ہے۔ تاکہ اس کا دھیان کرکے میرا بھگت بنا کوشش کے ہی سب مایا جال کو آسانی سے جیت لیوے۔ کیونکہ شنکھ وِجے کاری شبد روپ ہے۔ بھگوان کی کرپا تا کی جے ہو۔

کبت ۱۷

کام ہو نشاچر کے مارنے کو چکر دھار یو۔ منگل کلیان ہیتو۔ سواستک ہو مانیئے
منگلیک جمبو پھل۔ پھل چار ہو کو پھل۔ کامنا انیک ودھی پُورن نِرت دھیائیے
کلش سُدھا کو سر۔ کیدھوں ہری بھگتی رس۔ نین ٹیٹ پان کیجے۔ جی جے من آنیئے
بھگتی کو بڑھاوے۔ اگھ اشٹ تین تاپ ہو کو۔ اردھ چندر دھارن یہ کارن بکھانیئے

ترجمہ۔ کام روپی نشاچر کے مارنے کے لیئے پربھو راج نے اپنے چرن میں چکر کا چنہہ دھارن کیا ہے۔ اپنے ہی منگل اور کلیان کے لیئے سواستک چنہہ کو ماننا چاہیئے۔ جامن کا پھل منگل دایک ہے۔ دھرم ارتھ اور کام موکش چاروں پھلوں کا دینے والا اور سب کامناؤں کو سب طرح سے پُورن کرنے والا ہے۔ ایسا مان کر اس کا نت دھیان کیجئے۔ امرت کا کلش گویا امرت کا سرووَر ہی ہے۔ یہ ہری بھگتی کے امرت رس سے لبا لب بھرپور ہے۔ اس کا مانسک نین پُٹ سے پان کرنے ابدی زندگی کو پراپت کرتے ہیں۔ اور تمام کوشش دینی کھوٹے کا چنہہ بھگتی کا دینے والا ہے۔ اردھ چندر کے دھارن کرنے کا کارن یہ ماننا چاہیئے کہ اس کے دھیان سے تینوں تاپ گھٹ جاتے ہیں۔ اور پریما بھگتی بڑھتی ہے۔

کبت ۱۸

وِشبا بھجنگ بلمیک تن ماہیں بسے۔ واہی کو نشٹ کرے تا ہی کو یتن اُرسرلیو ہے
اشٹ کون۔ شٹ کون اور ترکون جنتر کئے۔ جیسے جوئی جان جاکے دھیان اُدھر لیو ہے
بین۔ بندو رام چندر کینو وشی کرن پائیں۔ تا ہی تے لگائے جن من جات ہر لیو ہے

سنسار ساگر کو پاراوار پاوے ناہیں "اور وِھو نہ دیکھیا" داس کو سبھنو بندھ کریو ہے

ترجمہ - شریہ رُوپی تہمیک (بل) میں کام وغیرہ وِشے رُوپی جو سانپ رہتا ہے۔ وہ بھگتوں کو کاٹ نہ کھاوے۔ اس کے لئے پربھو نے یہ یتن کیا۔ کہ اختت کون، نشٹ کون اندر کون جنتروں کو دھارن کیا۔ جس نے اس بات کو جان کر ہردے میں ان ریکھاؤں کا دھیان کیا، وہ وِشے رُوپی سانپ سے بچکر ابدی زندگی پا گیا۔ ایسے ہی شری رام جی نے اپنے چرنوں میں "مین" اور بندو ریکھاؤں کو ونگی کرن جنتر بنا کر دھارن کیا۔ کیونکہ مین سب کو بس میں کرنے والی کام دیو کی دھوجا ہے۔ اور بندی بھی وشی کرن تلک رُوپ ہے۔ اس لئے پربھو چرنوں کا دھیان کرنے والے سارے بھگتوں کا چت پربھو میں ہی مگن رہتا ہے۔ سنسار رُوپی سمندر اپار ہے۔ اس کا پار کوئی بھی پا نہیں سکتا۔ اس لئے اور دھو ریکھا رُوپ پل بھگوان نے باندھا ہے۔ کہ جس کا دھیان کرنے سے اس پل پر سوار ہو کر میرے بھگت سہج میں ہی اس بھو ساگر کو پار کر جاویں۔

کبت ۱۹

دھنو پدما میں دھریو۔ ہریو شوک دھیائن کو۔ مانن کو مار یو مان۔ راون آدی سا کھیے
پُرش وشیش پد کمل بسایو رام - ہیتو سُنو ابھیرام۔ شیام ابلا کھیے
شودھو من شودھی بن شودھو کرتوت سب۔ ایسو چن ہوے میرو یاہی کے جیوں اکھیے
جو پئے بدھی ونت رس ونت رُوپ سیمتی میں۔ کر ہیئے دھیان ہری نام لکھ بھا کھیے

ترجمہ - بھگوان نے اپنے چرنوں میں اندر دھنش کا چنہہ دھارن کر کے دھیان کرنے والوں کے شوک کو مٹایا۔ کیونکہ مہا مانی ابھیمانی راون وغیرہ کے مان اور پران کو آپ نے دھنش سے ہی لیا تھا۔ سو وہ مرکر ساکھشی دے رہے ہیں، کہ ہم لوگ بھگتوں کے دروہی (مخالف) تھے۔ اس لئے ہم کو شری رام جی کے دھنش نے نشٹ کیا۔ ایسے ہی اندر دھنش بھی دھیانیوں کے سب دشمنوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔ پُرش وشیش کے چنہہ کو بھگوان نے اپنے چرن کمل میں بسایا۔ اس کا سُندر کارن یہ ہے۔ کہ پُرش وشیش شیام سندر شری رام جی کی ہی ابلاشا کیجئے، بھگوان اس چنہہ سے یہ بتلاتے ہیں کہ ہمارا جو بھگت سیدھے (سرل) من والا سرل بچن والا سرل کرم والا اور اس چنہہ کا دھیان کرنے والا ہے۔ اس کو اُس پُرش چنہہ کی مانند ہی میں اپنے چرنوں میں جگہ دیتا ہوں۔ اور انت میں اپنے بیکنٹھ دھام میں رکھونگا۔ (یہ ان چرن چنہوں کا مہاتم ہے۔) جو بھگت جن بُدھیمان ہوں۔ اور بھگوان رام رُوپ سیمتی میں رس (سنہیہ) والے ہوں، ان کو چاہیئے کہ وہ ان شری چنہوں کا دھیان کر کے شری ہری کا رام نام ہی سدا مکھ سے اُچارن کرتے رہیں۔

یہاں تک شری نابھا جی کے بچن کی ویاکھیا میں شری پریہ داس جی مہاراج نے شری رام جی کے چرن چنہوں کا مہاتم بتلایا جو کہ نہایت ہی سُندر اور نت پاٹھ کرنے اور دھیان کرنے سے کئی بچ سب بھگتوں کا داتا اور پرم کلیان کرنے والا ہے۔ بعض محقق ان پانچ (۱۵ تا ۱۹) شلوکوں کو کھشیپک بتلاتے ہیں، اپنی اپنی بُدھی ہے، لیکن ہم ایسا نہیں مانتے۔ بہ فرض محال اگر یہ کھشیپک بھی ہوں، تو ہمیں اُس محقق کا مشکور ہونا چاہیئے۔ کہ جس نے یہ پانچ شلوک بھگت مال میں ملائے۔ بھگوان کے چرن چنہوں کے مہاتم کے بنا ان کا ذکر بیکار ہی ہوتا۔ بھگوت بھگتوں کو چاہیئے کہ وہ ان پانچ کبتوں کو زبانی یاد کریں اور بڑے ہی پریم سے نت اس کا پاٹھ، دھیان اور منن کرتے رہیں، دیکھ دیر ہو کہ وہ کیسے ہی پرم کلیان ہوگا (سیوک پرمارتھی)
منگلا چرن کے بعد اب یہاں سے بھگت مال شروع ہوتی ہے۔ سب سے پہلے بارہ مہان بھگتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

بارہ پردھان بھگت

چھپے چھند

ودھی ناردشنکر سنک آدک کپل دیومنو بھوپ
نرہری داس جنک بھیشم بلی شک منی دھرم سروپ
انتر نگ اتو چرہری کے جو ان کو لیش گاویں
آدی انت تو منگل جن کو سرتا وکتا پاویں

اجامیل پرسنگ یہ۔ نرنے پرم دھرم کے جان
ان کی کرپا اور سہی سمجھے۔ دوادش بھگت پردھان

ترجمہ۔ (۱) شری برہما جی (۲) شری نارد جی (۳) اوما پتی شری شو جی (۴) شری سنک۔ شری سناتن۔ شری سنت کمار اور شری سنندن یہ چاروں بھائی (۵) شری کپل دیو جی (۶) شری منو جی مہاراج (۷) شری نرہری داس (پرہلاد جی) (۸) شری جنک جی۔ (۹) شری بھیشم جی (۱۰) شری راجہ بلی جی (۱۱) مہامنی شکدیو جی اور (۱۲) دہرم سروپ (دہرم راج جی) یہ بارہ شری ہری جی کے انترنگ بھگت ہیں۔ جو پرش ان کے لیش کو گاتے ہیں۔ اُن شروتا (سننے والے) اور وکتا (کہنے والے) دونو کا آدی انت میں ارتھات سدا ہی منگل ہوتا ہے۔ پرم دہرم کے نرنے میں اجامیل کا پرسنگ جاننے دیگیہ ہے۔ بھگوان نام کے آبھاس ماتر نے اُس کا کلیان کر دیا۔ اور پریم سہت جو بھگوان کا نام لیوے۔ اُس کی تو بات ہی کیا ہے۔ یہ بارہ پردھان بھگت ہیں اور باقی سب بھگت انہیں کی کرپا، اپدیش اور ست سنگ کا پھل جاننا چاہیئے۔ اب ان کی کتھا الگ الگ بیان کیجاتی ہے۔

۱۔ برہما جی

سرشٹی اور سکھ دکھ وغیرہ پراربدھ ریکھاؤں کے رچنے والے جگت پتا، کرتا، جن کی سب وید اور پران استتی کرتے ہیں، شری بھگوان کے نابھی کمل سے پیدا ہوئے، آپ کی مہما کی بے شمار سندر کتھائیں مہابھارت اور پرانوں آدی میں بھری پڑی ہیں۔ آپ پرم سمرتھ ہیں۔ بقول

ہانی لابھ جیون مرن۔ لیش اپ یش ودھی ہاتھ

سنسار میں نفع نقصان زندگی موت، سکھ دکھ۔ شہرت اور بدنامی۔ یہ سب برہما جی کے ہاتھ میں ہیں۔ شری برہما جی اگرچہ سب نشٹھاؤں میں پردھان ہیں، تو بھی آپ کا شاردھرم پرچارک نشٹھا میں ہوتا ہے۔ جب دیوتا منی۔ گائے یا پرتھوی وغیرہ بہت دکھی ہوتے تب سب آپ کی شرن میں آتے ہیں، تب آپ وشنو بھگوان سے اوتار دھارن کرنے کی پرارتھنا کرتے ہیں، اور بھگوان آپ ہی کی پرارتھنا پر بہت طرح کے اوتار دھارن کرتے ہیں۔ ایسے مہامہان شری برہما جی کو ہمارا نمسکار ہے۔

۲۔ نارد جی

آپ پرماتما کے من کہےجاتے ہیں، بھگوان کے اوتار ہیں، اور سنسار میں پرم اُپکاری اور بھگتی دہرم کے پرچارک مانے جاتے ہیں، آپ نے بھگتی مارگ کو چلایا ہے۔ آپ سیوا پوجا۔ کیرتن پرساد۔ بھگتی آدی سبھی نشٹھاؤں میں پردھان ہیں۔ آپ کی مہما سے سبھی پران اور شاستر بھرے پڑے ہیں۔ آپ سنسار میں گھوم گھوم پر سنساریوں کے کشٹوں کو مٹاتے ہیں، اور بین بجا بجا کر بھگوان کا لیش گایا کرتے ہیں۔ سنسار کا اُپکار کرنا آپ کا برت ہے۔ پرہلاد جی کو ماتا کے پیٹ میں آپ نے بھگتی کا اپدیش کیا تھا، جس سے وہ پرم بھاگوت ہوئے اور بھگوان کو اُن کی رکھشا کے لیے نرسنگھ اوتار دھارن کرنا پڑا۔ آپ کے منوہر چرتر کوئی کہاں تک گاوے؛ اپار ہی ہیں۔ آپ کا جیون چرتر دنتر ماتر شدھ سے جل سکتا ہے اسے پڑھنا چاہیئے۔ بقول گوسوامی تلسی داس بندوں شری ناردمنی نایک۔ کرتل بینا رام گن گایک۔ ایسے

جہاں بھاگوت شری نارد جی کو ہمارا کوٹان کوٹ نمسکار ہووے

۳۔ شری شوجی کی کتھا

کبت ۲۰

دَوادش " پرسدّھ بھگت راج کتھا بھاگوت ۔ اُتی سُکھ دائی نانا ودھی کر گائے ہیں
شوجی کی بات ایک بہو دھانہ جانے کوئی ۔ سُن رس سانے ہیو بھاو اُرجھائے ہیں
سیتا کے ویوگ رام وِکل وِپن دیکھ " شنکر " نپن ستی بچن سنائے ہیں
کیسے یہ پردین ایش کو تک نین دیکھو ۔ سنے ہو کرنت انگ ویسے ہی بنائے ہیں

ترجمہ ۔ ان بارہ[۱۲] پردھان بھگتوں کی کتھائیں شریمد بھاگوت وغیرہ پُرانوں میں بہت طرح سے گائی گئی ہیں ۔ مگر شوجی کی ایک بات عموماً سب لوگ نہیں جانتے ۔ سو اس بات کو سن کر اپنے ہردے میں بھگتی رس بھرنا چاہیئے ۔ دیکھئے ۔ شری شوجی بھگوت بھگتی میں من کو کیسے اُلجھائے ہوئے ہیں ۔ کہ ان کے من میں ہر وقت رام بھگتی کی چاہ بنی ہی رہتی ہے ۔ اس طرح شنکر جی تو بھگتی میں پورے ماہر ہیں مگر ستی جی نے وہ دوش ایک دن آپ سے کہا ۔ کہ ان شری رام کو آپ سمرتھ ایشور کیسے کہتے ہیں ؟ کیونکہ میں اُن کا یہ سنا یوں جیسا دین ہی کوتک دیکھ رہی ہوں ۔ کہ سیتا جی کے ویوگ میں بیکل (دکھی) ہو کر بن بن پھرتے ہیں ۔ " اس پر شری شوجی نے بہت سمجھایا ۔ مگر ستی جی نہ مانیں اور پرکھشا لینے کے لئے چلیں ۔ شوجی نے منع کیا ۔ کہ خبردار ! کوئی بے سمجھی کا کام نہ کرنا ۔ مگر استری ہٹھ پرسدھ ہی ہے ۔ ستی جی نے شری جانکی ماتا کا سا روپ اور بھیس بنا لیا ۔

کبت ۲۱

سیتا ہی سو روپ بھیس لیش ہو نہ پھیر پھار ۔ رام جی نہاری نیک من ہیں نہ آئی ہے
تب پھر آئی کے سُنائی دئی شنکر کو ۔ اُتی دکھ پائی بہو ودھی سمجھائی ہے
اِشٹ کو سروپ دھریو تاتے تنو پریہریو ۔ پریو بڑو سوچ متی اتی بھرمائی ہے
ایسے پربھو بھاو پگے ۔ پد تن میں جگ لگے ۔ لگے موکو پیارے یہ بات ریجھ گائی ہے

ترجمہ :۔ اپنی دانست میں تو ستی جی نے سیتا جی کا روپ بھرنے میں کچھ بھی کسر نہ رکھی تھی ۔ مگر سروگیہ شری رام جی اس کو دیکھ کر ذرا بھی بھرم من میں نہ لائے ۔ تب پھر واپس آکر ستی جی نے شوجی کو سب حال کہہ سنایا ۔ سُن کر شوجی نے بہت دکھ پایا ۔ انہوں نے بہت طرح سے ستی جی کو کہا ۔ کہ تم نے میرے اشٹ دیوتا شری سیتا مہارانی کا روپ دھارن کیا ہے ۔ اس لئے میں نے تمہارے اس شریر کو پتنی بھاو سے ہمیشہ کے لئے تیاگ دیا ۔ شری ستی جی بھی اپنی بھول پر بہت پچھتائیں ۔ مگر شوجی ۔ کی پرتگیا اٹل تھی ۔ اسی لئے ستی جی نے اپنا وہ شریر تیاگ دیا ۔ اور پھر دوسرے جنم میں شری گری راج کماری پاربتی کے روپ میں شوجی کو ملیں ۔ اہو ! دھنیہ ہیں پربھو شنکر ! جو شری بھگوان میں اتنی اگادھ پریتی رکھتے ہیں ۔ کہ پراؤں سے پیاری اپنی دھرم پتنی کو بھی تیاگ دیا ۔ آپ کی مہما اور پربھاو نیز بھگتی بھاو کی کتھائیں پُران وغیرہ گرنتھوں میں جگمگا رہی ہیں ۔ آپ کی یہ ایک بات (اپنے اشٹ دیوتا کی پریتی کے لئے اپنی دھرم پتنی تک کو ہمیشہ کے لئے تیاگ دینا) مجھے بہت ہی پیاری لگی ہے ۔ اس لئے ریجھ کر میں نے اُن کی یہ کتھا گائی ہے ۔ اور بھی سنئے

کبت ۲۲

چلے جات مگ اُبھے۔ لکھیے شو ویٹھ پرے۔ کرے پرنام ہیئے بھگتی لاگی پیاری ہے
پاربتی پوچھیں کیو کون کو؟ جو کہو موسوں، دیکھت نہ جن کو او۔ تب سو اُچاری ہے
برس ہزار دس بیتے تہاں بھگت بھیو۔ نیو اور ہوئے ہے۔ دو جی ٹھور بیتے دھاری ہے
سُن کے پربھاؤ، ہری داسن سوں بھاو بڑھیو۔ بڑھیو کیسے جات چڑھیو رنگ آتی بھاری ہے

ترجمہ (اب شوجی کی دوسری کتھا سنیئے) ایک وقت مہادیو جی پاربتی سمیت کیلاش پربت کو چھوڑ کر پرتھوی پر گھومنے کے لئے نکلے۔ راستے میں دو اُجڑے ہوئے چھوٹے چھوٹے گراموں کے ٹیلے (تھیڑ) دیکھ کر شوجی نندی سے اتر پڑے اور بھگتی بھاؤ سے پرنام کیا۔ کیونکہ بھگتوں کی بھگتی آپ کو بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ پاربتی جی نے پوچھا بھگوان! آپ نے کس کو پرنام کیا ہے؟ یہاں تو کوئی پرش دکھائی نہیں دیتا۔ شری بھوت ناتھ نے جواب دیا۔ پریے! یہ جو ایک ٹیلہ دکھائی دیتا ہے۔ یہاں آج سے دس ہزار برس پہلے ایک رام جی کے بھگت واس کرتے تھے۔ اور یہ جو دوسرا ٹیلہ نظر آتا ہے۔ اس میں دس ہزار برس گذرنے پر ایک دوسرے بھگت راج واس کریں گے۔ اس لئے یہ دونوں ٹیلے میرے لئے نمسکار یوگیہ ہیں۔ شوجی کا بھگوان میں ایسا حیرت انگیز پریم دیکھ کر اور بھگتوں کے پربھاؤ کو سن کر پاربتی جی کا بھی ایسا بھگتی بھاؤ بڑھا کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔ ان کے انتہ کرن روپی شدھ کپڑے پر بھگتی روپی رنگ گہرا چڑھ گیا۔

شری مہادیو جی تمام بھاگوتوں کے شرومنی کہے جاتے ہیں۔ مہابھارت اور دیگر پرانوں میں آپ کے انیک چرتر بھرے پڑے ہیں۔ آپ جگت گورو اور دھرم اپدیشک ہیں۔ شری رام نام کے مہاتم کے پرکاشک ہیں۔ اور شری کاشی جی میں مرنے والے جیووں کو رام تارک منتر سنا کر مکتی دیتے ہیں۔ آپ کے شری چرنوں میں ہمارا بار بار ساشٹانگ پرنام ہے۔

۴۔ سنک آدی

سنک۔ سنندن۔ سناتن اور سنت کمار۔ یہ چاروں بھائی شری بھگوان کے اوتار اور شری برہما جی کے پتر ہیں۔ سدا پانچ برس کی عمر کے ہی رہتے ہیں۔ سنساری مایا آپ کو چھو بھی نہیں سکتی۔ اس لئے آپ چاروں بھائی جرا اور موت سے پرے ہیں۔ پورن گیانی اور بھگوان کے بہت ہی پیارے ہیں۔ سدا برہم آنند میں لین رہتے ہیں۔ سم درشی ہیں۔ جہاں رام جی کی منوہر کتھا ہو۔ وہیں پہنچ جاتے ہیں۔ پرم دیالو یہ چاروں بھائی ہم پر پرسن ہوویں۔

۵۔ شری کپل دیو

آپ بھگوان کے اوتار ہیں۔ سنسار کے کلیان کے لئے آپ نے سانکھیہ شاستر کی رچنا کی ہے۔ آپ نے اپنی ماتا دیوہوتی کو تتو گیان کا اپدیش کیا تھا۔ جو کہ شریمد بھاگوت کے تیسرے سکندھ میں درج ہے۔ آپ کے مہان چرتر مہابھارت، شریمد بھاگوت وغیرہ پرانوں میں بھرے ہوئے ہیں۔ جو پاپی، آدی دیو پربھو دین دیالو جنہوں نے ہر یو جیبھی کپل کرپالو۔

۶۔ منو جی

آپ سب سے پہلے منشی ہیں اور منش سرشٹی آپ سے ہی ہوئی ہے۔ آپ کی رچی ہوئی منو سمرتی سب دھرم شاستروں میں مکھیہ ہے۔ آپ کی کٹھن تپسیا اور الوکک بھگتی کی کتھا تلسی رامائن کے بال کانڈ میں پرسدھ ہے کہ آپ نے پربرہم پرماتما کو پتر روپ سے پراپت کرنے کا ور پایا تھا۔ آپ کی دھرم پتنی کا نام شت روپا تھا۔ یہی شری سوئمبھو منو اور شت روپا جی دوسرے جنم میں راجہ دشرتھ اور کوشلیا ہوئے۔ جن کے ہاں پربرہم نے رام اوتار دھارن کیا۔ دھنیہ ہیں منو جی مہاراج۔

۷۔ پرہلاد جی کی کتھا

پرہلاد جی بھگوان کے انیہ بھگت واسیہ نشٹھا میں مکھیہ ہیں۔ شری نرسنگھ اوتار آپ ہی کے لئے ہوا تھا۔ آپ کا چرتر شریمد بھاگوت اور وشنو پران وغیرہ سب پرانوں میں نہایت منوہر ڈھنگ سے گایا گیا ہے۔ کتھا اس طرح پر ہے۔ کہ بھگوان کی اچھیا سے ایک وقت

شری سنک وغیرہ منیوں نے جے اور وجے بھگوان کے پارشدوں کو تین جنم نشاچر ہونے کا سراپ دیا۔ اس سمے پھر بھگوان نے آشیرباد دی کہ ہم اوتار لے کر تین جنم میں تمہارا اُدّھار کریں گے۔ چنانچہ پہلے جنم میں یہ دونو ہرنیہ کشیپ اور ہرنیاکش ہوئے، دوسرے میں راون اور کمبھ کرن اور تیسرے میں ششو پال اور دنت وکر ہو کر مکت ہوئے۔

جب ہرنیاکش کو بھگوان نے باراہ اوتار لے کر مارا۔ تب اس کے بھائی ہرنیہ کشیپ نے بھائی کی موت کا بدلہ لینے کے لئے تپ کرنا شروع کیا۔ اور آخر برھما جی سے یہ ور مانگا۔ کہ کسی بھی دیش۔ کسی بھی کال اور کسی بھی استر شستر سے میں مارا نہ جاؤں۔ برھما جی نے انیتھی ور دے دیا۔ اس کی استری کیادھو کے گربھ میں شری پرہلاد جی تھے۔ جب دیوراج اندر کیادھو کو مارنے لگے۔ تب نارد جی نے اندر سے اس کو بچا کر بھگوت بھگتی کا اپدیش کیا۔ ہرنیہ کشیپ اوگھ ور پاکر راج گدی پر بیٹھا۔ اور دیوتاؤں کو دکھ دینے لگا۔ مگر پرہلاد جی جس کے بیٹے ہوئے اس کی خوش قسمتی کا کیا کہنا؟ جب گورو جی پرہلاد جی کو پڑھانے لگے۔ تب آپ نے سیتا رام سیتا رام کی مدھر دھُنی شروع کر دی اور پاٹھشالہ کے لڑکوں کو بھی بھگوت بھجن میں لگا دیا۔ ماں باپ اور گورو نے لاکھ سمجھایا۔ مگر آپ نے بھگوت بھگتی کو نہ چھوڑا

پتا کی آگیا سے یہ پہاڑ پر سے گرائے گئے، سمندر میں ڈبائے گئے، آگ میں جلائے گئے، ہاتھی اور ہتھیاروں سے پران لینے کی کوشش کی گئی، زہر دیا گیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر پرہلاد جی کے منہ سے آٹھوں پہر رام نام نکلتا تھا۔ اُن کا بال بھی بانکا نہ ہوا۔ تب ہرنیہ کشیپ تلوار نکال کر خود پرہلاد کو مارنے پر تیار ہوا۔ اس نے غضبناک ہو کر پوچھا۔ بتا! تیرا وہ کرشن کہاں ہے؟

پرہلاد جی نے جواب دیا۔ وہ سرب سمرتھ سرب ویاپی ہے۔ اس نے پوچھا۔ کیا وہ اس کھمبے میں بھی ہے؟ جس سے تو بندھا ہے؟ پرہلاد جی بولے۔ ہاں بھگوان ہے۔ تب ہرنیہ کشیپ نے اُس کھمبے میں گدا ماری۔ اس وقت بہت ہی خوفناک گرج کے ساتھ ایک عجیب سی ایسی مورتی دکھائی دی۔ جو نہ تو آدمی ہی ہو سکتی ہے اور نہ شیر ہی۔ یہ اوبھت نرسنگھ اوتار بھگوان نے بیاکل شکل چتر دشی کو نکلا۔ اپنے بھگت پرہلاد کے لئے دھارن کیا۔ ملتان شہر میں جو اُس وقت ہرنیہ کشیپ کی راجدھانی تھی۔ بہت وقت تک بیدھ ہوتا رہا۔ اور شام کے وقت گھر کے دروازے کی دہلیز پر اپنی جانگھ پر رکھ کر نرسنگھ بھگوان نے اُس کا جسم پھاڑ ڈالا۔ برھما، شیو، اندر نیز سب دیوتاؤں کی اُستتی نیز پرہلاد جی کی اُستتی سے پرسن ہو کر بھگوان نے سب کو ابھے دان دیا۔ اور پرہلاد جی کو راج گدی پر بٹھا کر بھگوان انتردھان ہو گئے۔ پرہلاد جی کی بھگتی واقعی بے مثال ہے۔ بقول گسائیں تلسی داس جی سے

پریم بدوں پرہلاد ہی کو۔ جن پاہن تے پرمیشور کاڑھے

۸۔ راج رشی جنک جی

جگت ماتا شری سیتا مہارانی کے پتا شری یوگی راج بدیہہ جنک جی کی مہما کا بکھان کون کر سکتا ہے؟ کہ جنہوں نے دیہہ دھاری ہوتے ہوئے بھی بدیہہ (جیون مکت) کی پدوی پائی۔ آپ کے گورو اشٹاوکر جی نے آپ کو پرم ادھکاری جان کر پرم تت کا اپدیش کیا۔ جو کہ اشٹاوکر گیتا کے نام سے جگت میں پرسدھ ہے۔ بھگوان شری کرشن نے بھی گیتا ادھیائے ۳ شلوک ۲۰ میں پرم سدھی پراپت کرنے والوں میں مکھیہ آپ کو ہی بتلایا ہے۔ آپ تو گیان میں اتنے پروین تھے کہ خبر کی شکدیو جی جیسے تیاگی منیوں نے بھی آپ سے برہم ودیا کا اپدیش لیا تھا۔ اپنشدوں میں بھی آپ کے تتو گیانی ہونے کی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ بھگوان میں آپ کی سوہارد نشٹھا تھی۔ یعنی بھگوان کو پرم پیارا عزیز مانتے تھے۔ مگر اس بھگتی کو آپ نے یوگ اور بھوگ میں چھپا رکھا تھا۔ آخر یہ رام جی کے درشن کرتے ہی پرگٹ ہو گئی۔ آپ کے اُپکار کے بارے میں یہ دوہا پرسدھ ہے۔

دھن دھن راجہ جنک ہے جن سمرن کیو دو ایک — ایک گھڑی کا کے سمر لے۔ پاپی ترے انیک

۹۔ بھیشم جی

بھیشم پتامہ جی بھگوان کے پرم بھگت تھے۔ آپ دھرم کرم کی نشٹھا میں شمار کئے جاتے ہیں آپ کے پتا مہاراج شانتنو اور ماتا ساکشات بھگوتی شری گنگا جی تھیں۔ آپ آٹھ وسوؤں میں سے ایک وسو کے اوتار تھے۔ آپ کا چرتر اور آپ کی مہما مہابھارت گرنتھ میں بھلی پرکار سے گائی گئی ہے۔ گیان ویراگیہ۔ بھگتی اور دھرم شاستر کے آپ آچاریہ تھے۔ آپ جنم بھر اکھنڈ برہمچاری رہے۔ جوان اتنے تھے کہ بڑھاپے میں بھی آپ سے

اس زمانہ کے بڑے بڑے یودھا کانپتے تھے۔ مہابھارت کے جنگ عظیم میں کورؤوں کی طرف سے پہلے سپہ سالار آپ ہی تھے اور آپ اپنے برہم چریہ کے پربھاؤ سے ۱۷۵ برس کی عمر میں دس دن تک گھور یدھ کرتے رہے۔ پر ادھیکاری بھی آپ پرلے درجہ کے تھے۔ یہاں تک کہ جنگ مہابھارت میں راجہ یدھشٹر کو آپ نے اپنے مرنے کا اپائے بھی بتلا دیا۔ آپ اچھا مرنی تھے۔ ارتھات موت میں بھی آپ کو مارنے کی شکتی نہ تھی۔ یہ سب آپ کے اکھنڈ برہم چریہ کا پرتاپ تھا۔ یدھ میں زخمی ہو کر آپ نے بانوں کی شیا تیار کرا کر اسی پر شیّن کیا۔ اور جنگ کے خاتمہ پر ۵۶ دن تک مہاراج یدھشٹر اور دیگر گیان ابھلاشیوں کو راج نیتی، آپت دھرم اور موکش دھرم کا زبردست اپدیش کیا، جو کہ مہابھارت میں شانتی پرب کے نام سے پرسدھ ہے۔ اور نیتی، سداچار اور برہم گیان کا اموسیہ بھنڈار ہے۔ اور قابل مطالعہ ہے۔ مہابھارت کے یدھ میں بھگوان نے اپنے پرن کو بالائے طاق رکھ کر اپنے بھگت بھیشم کے پرن کو پورن کیا۔ اور ارجن کو بچانے کے لئے رتھ کا پہیہ لے کر بھیشم جی پر دوڑے۔ بھیشم جی کی بھگتی اتنی پختہ تھی کہ جب یہ بھگوان کا دھیان کرتے تھے۔ تب بھگوان بھی آپ کا دھیان کرنے لگتے تھے۔ شانتی پرب کا اپدیش دے کر جب آپ نے نروان کی خواہش کی تب بھگوان کرشن ان کے پاس ہی تھے۔ آپ بھگوان کی موہنی مورت کا ہردے میں دھیان کرتے ہوئے پرم دھام کو سدھارے۔

۱۰۔ راجہ بلی

آپ پرم بھگت پرہلاد کے پوتے اور ویروچن کے بیٹے ہیں۔ آپ کا شمار بھی دھرم کرم کی نشٹھا میں ہوتا ہے۔ آپ نے ایک سو یگیہ کرنے کا سنکلپ کر کے یگیہ کرنا شروع کیا۔ دیوتاؤں کی ماتا ادتی نے بھگوان سے پرارتھنا کی کہ راجہ بلی میرے بیٹے (اندر) کا سنگھاسن چھیننا چاہتا ہے۔ اور اسی لئے یگیہ کر رہا ہے۔ اس پر بھگوان نے وامن اوتار دھارن کر کے راجہ بلی سے تین قدم پرتھوی دان مانگی۔ اگرچہ آپ کے گورو شکراچاریہ نے راجہ بلی کو منع کیا۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ اور دان کا بچن دے دیا۔ پرتھوی ناپتے وقت وامن سے وراٹ روپ ہو کر ہری نے دو قدم میں سورگ پاتال دونو ناپ لئے۔ اور باقی تیسرے چرن کی جگہ راجہ بلی نے بہت ہی پرسنتا کے ساتھ اپنا شریر ارپن کر دیا۔ پربھو نے پرسن ہو کر اگلے جنم میں سورگ کا راج اور اس جنم میں پاتال کا راج بلی جی کو دیا۔ اتنا ہی نہیں، بلکہ بھگت سے چھل کرنے کے باعث آپ نے ان کے دوار پال ہو کر اسی (وامن) روپ سے نت ان کو درشن دینا سویکار کیا۔ دھنیہ ہیں راجہ بلی۔ آپ کی بھگتی کے بلہارے۔

۱۱۔ شکدیو جی

آپ مہرشی ویاس جی کے پتر ہیں۔ جنم لیتے ہی پرم ویراگیہ وان ہو کر آپ آشرم تیاگ کر بن کو چلے گئے۔ آپ کی مہما کا کیا بیان کیا جائے۔ آپ نے راجہ پریکشت کو شریمد بھاگوت کی کتھا سنا کر ایک ہی سپتاہ میں پرم دھام بیکنٹھ کا ادھیکاری بنا دیا۔ اور اب تک اسی بھاگوت کا پاٹھ کر کے نہ معلوم کتنے جیو بھو ساگر سے پار اتر گئے ہوں گے۔ آپ کے جنم کی ادبھت کتھا اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ کسی وقت شری پاربتی جی نے شری شو جی سے رام نام کے گپت مہاتم کے سننے کی پرارتھنا کی۔ شو جی نے پاربتی جی کی یہ انوکھی ابھلاشا سن کر وہاں جس قدر بھی جیو جنتو تھے۔ سب کو ہٹا دیا۔ اور پھر رام نام کا پوشیدہ تتو کہنا شروع کیا۔ مگر بیچارہ وقت شری پاربتی جی تو غنودہ ہو گئیں۔ مگر ہری اچھا سے ایک شک پکشی (طوطے) کا بچہ وہاں رہ گیا تھا۔ سو شری رام نام مہاتم سننے کے پربھاؤ سے وہی پرم تتو دیا اور اس پر ہوں ہوں کار (ہنکار) بھرتا رہا۔ جب شو جی کو معلوم ہوا تب وہ جلدی اس کو مارنے کے لئے اٹھے۔ مگر اس شک پکشی نے اڑ کر مہرشی ویاس جی کی دھرم پتنی کے گربھ میں جا شرن لی۔ یہی وجہ ہے کہ جنم سے ہی پرم گیانی پرم بھگت۔ نام مہاتم کے جانکار اور پرم ویراگی تھے۔

۱۲۔ دھرم راج اور اجامیل کی کتھا

کبت ۲۳

دھرم پوچھت نام اجامیل ساچو کہیو۔ بھیو اجامیل تیاچھوٹی سبھ جات کی

کیونکہ پاپ سو سیان گہی دُور ڈاریو۔ گاریو تنھو واہی شوں۔ جو کینو نے کے پانگی
کر پڑی ہاس کا ہو دُشٹ نے پیچھائے ساد ہو۔ آئے گھر دیکھ بدھی آئی گئی سانگی
سیوا کر ساد ھان سنتن ریجھائے لیو۔ نارائن نام دھر لیو گربھ بال پانگی

ترجمہ۔ آپ براہمن کے لڑکے تھے۔ ماتا پتا نے اجامیل نام رکھا تھا۔ سو وہ سچا ہی اجامیل (اجا = مایا = اُودیا اور میل = ملاپ اور تھات مایا کا ساتھی یا اگیانی) ہو گیا۔ اور تھات مایا یا اُودیا کی سانگشات مورتی ایک ویشیا سے اُس کا پریم ہو گیا۔ تب اُس نے براہمن جاتی کی اپنی سوشیل دھرم پتنی کو تیاگ دیا۔ اور اس ویشیا کو گھر میں ڈال لیا۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس بارے میں کہتے ہیں۔ کہ کیونکہ پان یعنی اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔ جس سے اس کی سادھک بدھی بھرشٹ ہو گئی۔ اور تامسی بدھی پیدا ہو گئی۔ مطلب۔ یہ کہ اجامیل کی یہ دُردشا محض شراب نوشی کے باعث ہوئی۔ تامسی بدھی ہو جانے کے باعث اجامیل اُس ویشیا کے ساتھ رہ کر طرح طرح کے پاپ کرنے لگا۔ جب اس کے کرم پھل کا وقت آیا۔ تب کچھ بھگوت بھگت سادھو لوگ اس گاؤں میں آئے جہاں اجامیل رہتا تھا۔ اُن سادھوؤں نے بھگت پانے کے لئے کسی شردھالو بھگت کا گھر پوچھا۔ تب کسی آدمی نے ہنسی سے اجامیل کا گھر بتلا دیا۔ سنت دریافت کرتے کرتے اجامیل کے گھر پہنچ گئے۔ ان سادھوؤں کے درشن کر کے بھگوت کرپا سے اجامیل میں کچھ سادھک بدھی پیدا ہوئی۔ تب اُس نے ان سنتوں کی سیوا کر کے اُنہیں پرسن کیا۔ جب سنت چلنے لگے۔ تب اس نے اس گربھ وتی اپنی استری (ویشیا) کو چرنوں میں ڈال دیا اور دست بستہ پرارتھنا کی کہ آپ لوگ اس گربھ وتی استری کو آشیرباد دیویں۔ سنتوں نے خوش ہو کر کہا۔ کہ بھگوان کی کرپا سے اس کے پتر ہی ہوگا۔ تم اس کا نام نارائن رکھنا۔ یہ کہہ کر سنت چلے گئے۔ وقت پا کر اُس کے ایک پتر ہوا۔ اور وہ کچھ بڑا ہوا۔ اجامیل کا اس سے بہت ہی موہ ہو گیا۔

کبت ۲۴

آئی گیو کال۔ موہ جال میں لپیٹ رہیو۔ مہا وکرال یم دُوت شوں دکھائیے
دُہی مت نارائن نام جو کرپا کے دیو۔ لیو سو پکار شر آرت سنائیے
سُنت ہی پارشد۔ آئے دُہی ٹھور دوڑ۔ تور ڈارے پاش کہیو دھرم کہائیے
ہر ممائے بڈارے جائی پتی پے پکار کہی سُنو بجبر مارے۔ مت جا دوسری لگائیے

ترجمہ۔ اجامیل پتر اور استری کے موہ جال میں بُری طرح لپٹا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں موت کا پروانہ آ گیا۔ بہت ہی وکرال یم دُوت گُمدر اور پھانسی لئے نظر آئے۔ تب بہت ہی موہ اور خوف سے گھبرا کر اس نے اپنے اُسی بیٹے نارائن کو بڑے آرت بھاؤ سے پکارا۔ جو کہ سنتوں نے کرپا کر کے دیا تھا۔ بھگتوں کی رکشا کے لئے بھگوان کے پارشد جگت میں وچرتے ہی رہتے ہیں۔ وہ آرت بھاؤ سے نارائن شبد کی پکار سنتے ہی اس طرف دوڑے۔ اور انہوں نے آتے ہی اُس بیچارے کی پھانسی توڑ دی۔ اور یم کے دُوتوں سے اُس کو چھڑا لیا۔ یم دُوتوں نے پوچھا۔ کہ تم ایک پاپی کی سہایتا کیوں کرتے ہو؟ تب پارشدوں نے اُن کو بھگون نام اُوچارن کی مہما بتلائی۔ اور ان کو وہاں سے مار کر بھگا دیا۔ یم دُوتوں نے جا کر اپنے سوامی یم راج سے فریاد کی۔ یم راج نے سب باتیں سن کر ان دوتوں کو ڈانٹ بتلائی۔ ارے تم سب پر بجر پڑے۔ میری بات کو اچھی طرح گانٹھ باندھ لو۔ کہ کوئی کیسا ہی پاپی ہو۔ اگر وہ کسی طرح سے بھی بھگون نام اُوچارن کرے تو وہاں تم بھول کر بھی کبھی مت جانا۔ پیارے کبنو! نام کا مہاتم دیکھا دیئے۔ کہ مجبوری سے یا دکھ میں بھگوان کا نام لینے والا بھی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ تب جو لوگ شردھا بھگتی سے بھگون نام سمرن کرتے ہیں۔ ان کے بھو ساگر ترنے میں کیا شک ہے؟

پردھان بارہ بھگتوں کا ورنن کرکے اب شری نابھا جی بھگوان کے پارشدوں کے نام بتلاتے ہیں پریم سے سنئے۔

چھپے چھند ۸

موچت ورتی نت تاہمہ ہوجا تہہ نارائن پارشد

وشوکسین جے وجے پربل بل منگل کاری | نند سونند سو بھدر بھدر جگ آمئے ہاری
چنڈ پرچنڈ و نیت کمد کمدا کھش کرونالے | شیل سوشیل سوشین دبھاو بھگتن پرتی پالے

لکشمی پتی پریتی پروین بھجنانند بھگتن سوہرد

موچیت ورتی نت تاہمہ رہو جاتہہ نارائن پارشد

ترجمہ۔ شری سوامی نابھا جی فرماتے ہیں۔ کہ میری چت ورتی سدا وہاں لگی رہے۔ جہاں شری نارائن جی کے پارشد وچرن کیے ہوں۔ جو کہ منگل کرنے والے۔ سنسار کو دکھ دینے والے روگ کے ہرنے والے۔ کرپا کے دھام۔ پرم نت رحلیم اور بھجن میں آنند لینے والے بھگتوں کے رکھشک ہیں۔ جو شری لکشمی پتی جی کی سیوا کر کے ان کو پرسن کرنے میں ماہر ہیں۔ جو بھجن آنندی بھگتوں کے سچے سکھا ہیں۔ اور بھگوت بھگتوں میں سب سے سرشیٹ ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) وشوکسین (۲) سوشین جی (۳) شری جے جی (۴) شری وجے جی (۵) شری بل جی (۶) شری پربل جی (۷) شری نند جی (۸) شری سونند جی (۹) شری بھدر جی (۱۰) شری سوبھدر جی (۱۱) شری چنڈ جی (۱۲) شری پرچنڈ جی (۱۳) شری کمد جی (۱۴) شری کمدا کھش جی (۱۵) شری شیل جی (۱۶) شری سوشیل جی۔

کبت ۲۵

پارشد مکھیہ کہے سولہ سو بھاو سدھ۔ سیوا ہی کی بدھی ہیئے راکھی بھو جور کے
شری پتی نارائن کے پریتی پروین مہا۔ دھیان کئے تجن پالیں بھاو درگ کور کے
سنک آدی دیو شاپ پریرکے دواپو آپ۔ پرگٹ ہوئے ہیو سدھا جم گھور کے
گہی پرتی گولتا ہی۔ جو پیہ ہی من بھائی۔ پاتے ریتی حد گائی۔ دھری رنگ بور کے

ترجمہ۔ شری نابھا جی نے جو سولہ مکھیہ پارشد کہے ہیں۔ ان کو سوبھاوک بدھ ادھکارت نت مکت ہی جاننے۔ انہوں نے پربھو کی سیوا روپ ودھان کو دھارن کر کے اپنے ہردے میں رکھ لیا ہے۔ شری لکشمی پتی نارائن کو پرسن کرنے والی سیوا میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔ اور سدا ہی بھگوان کے دھیان میں مگن رہتے ہیں۔ یہ سارے بھگوت بھگتوں کی پالنا اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے پلکیں آنکھوں کی رکھشا کر کے انہیں پالتی ہیں۔ اور دیا کاری اتنے ہیں۔ کہ ان میں شری جے اور وجے کو جب پربھو کی پریرنا سے سنک آدی نے تین جنم تک اسر ہونے کا سراپ دیا۔ اور شری نارائن جی نے بھی پرگٹ ہو کر کہا۔ کہ اس سراپ کو تم میری اچھا سمجھ کر گرہن کرو۔ تب وہ یہ کہہ کر اگر آپ کی یہی اچھا ہے تو ہم کو ہزار امرت کے برابر ہے یہ سیوا دھرم کی حد ہے۔ کیونکہ پربھو کی بھگت سیوا کا سکھ چھوڑ کر بھگوان کی آگیا سے انہوں نے پرسنتا پوروک

مخالف اور تعات اشر بھاؤ سویکار کیا۔ ایسے رنگیلے یہ بھگوان کے سیوک ہیں۔ اب آگے نابھاجی ہری بلبھ بھگتوں کا ورنن کرتے ہیں

ہری وُلبھ بھگت چھپے ۹

ہری بلبھ سب پرار تھوں جن چرن رینو آسا دھری

کملا گرڑ۔ سونند آدی شوڈش پربھو پد رتی
دُھرو اودھو امبریش۔ بِدُر اکرور سُداما
کوشارد۔ کنتی۔ بدھو۔ پٹ اینچت لج ہری

ہنومنت جاموَنت سُگریو وبھیشن شبری کھگ پتی
چندرہاس چترکیتو۔ گراہ۔ گج پانڈو ناما
ہری بلبھ سب پرار تھوں جن چرن رینو آسا دھری

ترجمہ۔ شری ہری کے سب پرم پریہ شری پربھو پد پریتی پراین بھگتوں کی پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جن کے چرن کملوں کا آشرے بھو ساگر سے پار ہونے کے لئے اپنے ہردے میں رکھتے ہوئے ہوں۔ یہ بھگت مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) شری لکشمی جی (۲) شری گرڑ جی (۳) شری سونند آدی سولہ پارشد (۴) شری ہنومان جی (۵) شری جاموَنت جی (۶) شری سگریو جی (۷) شری وبھیشن جی (۸) شری شبری جی (۹) شری جٹایو جی (۱۰) شری دھرو جی (۱۱) شری اودھو جی (۱۲) امبریش جی (۱۳) شری بِدُر جی (۱۴) شری اکرور جی (۱۵) شری سداماں جی (۱۶) شری چندرہاس جی (۱۷) شری چترکیتو جی (۱۸) شری گجراج جی (۱۹) شری گراہ جی (۲۰) شری پانڈو اپنے عشرہ ارجن بھیم ہیں۔ نکل اور سہدیو) جی (۲۱) شری بیترے (؟) جی (۲۲) شری کنتی جی (۲۳) شری کنتی بدھو جن کی لجا دوشاسن کے پٹ چھینتے وقت پربھو نے رکھی تھی ارتھات دروپدی جی

کبت ۲۶

ہری کے جے بلبھ ہیں دُرلبھ بھون مانجھ — تن ہی کی پدرینو آسا جیا کرہی ہے
یوگی یتی تپی تاسوں میرو کچھو کاج ناہیں۔ پریت پرتیت ریت میری متی ہری ہے
کملا گرڑ۔ جامبوان سگریو آدی۔ سبے سواروپ کتھا۔ پہ تھیں میں دھری ہے
پربھو سوں سچائی جگ کیرتی چلائی۔ اتی میرے من بھائی سکھ دائی رس بھری ہے

ترجمہ شری ہری کے بلبھ (پیارے) بھگت جگت میں پرم دُرلبھ ہیں۔ اس لئے میں نے اُن کے چرن کملوں کی رج کی آشا کی ہے۔ دیگر یوگی یتی تپسوی لوگوں سے (جن میں پربھو کی سچی بھگتی نہیں ہے) مجھے کچھ غرض نہیں ہے۔ میری تو سچی تو شری بھگوان کی پریت۔ پرتیت اور ریت نے ہی ہر لی ہے۔ مندرجہ بالا بھگتوں میں شری لکشمی جی۔ شری گرڑ جی۔ شری جاموَنت جی اور شری سگریو جی آدی کی بھگتی کے امرت رس سے بھرپور کتھائیں پوران وغیرہ شاستروں میں پرسدھ ہی ہیں۔ انہوں نے پربھو سے سچی پریتی کر کے سنسار میں اپنی کیرتی پھیلائی ہے۔ جو مجھے بہت ہی بھلی لگی ہے۔ کیونکہ بڑی ہی رسیلی اور سکھدائی ہے۔

۱۔ لکشمی جی

جگت جننی شری لکشمی جی اور شری نارائن جی درحقیقت ایک ہی ہیں۔ بھگتوں کی پریتی کے لئے لکشمی روپ سے سنسار کو پیدا کر کے اور نارائن روپ سے پالن کرتے۔ بھگتی اسنار (؟) سکھ ا بھگتی اور مکتی دے کر جیووں کا کلیان کرتے ہیں۔ اسی لئے شری لکشمی جی بھگتی مارگ شری سمپردا سے کی پرم آچاریہ ہیں۔ آدی بھگت رُوپا شری ہری دُلبھا ہیں۔ جتنے بھی وید پوران۔ بھاگوت۔ اتہاس اور سد گرنتھ ہیں۔ سب کے سب سرکار کی لیلا اور

آدی کا درشن کرتے ہوئے نیتی نیتی پکارتے ہیں۔ بھگتی سوروپا شری لکشمی جی کو ہمارا بارم بار پرنام ہے۔

۱۵۔ شری پارشد

بھگوان کے مکھیہ سولہ پارشد ہیں۔ جن کے نام پہلے بتلائے جا چکے ہیں۔ یہ سب بھگتوں کے رکھشک ہیں۔ ان کی مہما کا بھلا کون بیان کر سکتا ہے یہاں نابھا جی نے ہری بلبھوں میں دوبارہ ان کی بندنا کی ہے۔

۱۶۔ شری گرڑ جی

شری گرڑ جی بھی بھگوان کے پارشد ہیں۔ پربھو کے واہن ہیں۔ آپ مہا گیانی اور گنوں کے بھنڈار ہیں۔ ہری کے بہت ہی نزدیکی سیوک ہیں۔ آپ انیک بھاو روپ ارتھات داس سکھا۔ واہن۔ آسن۔ دھوجا۔ وِتان وغیرہ ہو کے پربھو جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور سدا سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ شری یامنا چاریہ مہاراج نے آگرڑ جی کو "وید ترئی روپ" کہا ہے۔ آپ کے پروں میں سے ہمیشہ سام وید کا گان ہوتا رہتا ہے۔ سو پربھو جی آپ پر سوار ہو کر پریم سے بیٹھے رہتے ہیں۔ شری کاگ بھشنڈی جی سے آپ نے جس پریم سے شری رام چرتر مانس سُنا۔ اُس کا کیا کہنا؟ اُس وقت اُن کی آنکھوں سے پریم کے آنسو بہتے تھے۔ اور بھگوان رام میں اُن کی سچی پریت ہو گئی تھی۔ آپ کے بل پراکرم اور بھگتی چرتر کا ورنن مہا بھارت کے سوپرن پرب میں اچھی طرح کیا گیا ہے۔ اس طرح آپ کی مہما اپرم پار ہے۔

۱۷۔ شری ہنومان جی

کبت ۲۷

> رتن اپار سار ساگر اُدّھار کئے۔ لئے ہت چاہ کے۔ بنائی مالا کری ہے
> سب سکھ ساج رگھوناتھ مہاراج جو کو۔ بھگتی سوں وبھیشن جو آن بھینٹ دھری ہے
> سبھا ہی کی چاہ اوگاہ ہنومان گرے۔ ڈار دئی۔ سُدھ بھئی۔ متی ارو ری ہے ٹو
> رام بن کام کون۔ پھوڑ منی دینے ڈار۔ کھول توچا نام ہی دکھا بُدّھی ہری لے

ترجمہ۔ سمندر سے نکالے ہوئے رتنوں میں اپار سار تھا۔ یعنی بہت ہی بیش قیمت تھے۔ ان کو سمندر میں سے نکال نکال کر راون نے خزانہ بھر رکھے تھے۔ سب سکھ کا ساج مہاراج رگھوناتھ جی کے لئے ہی ہے۔ یہ وِچار کر وبھیشن جی نے بڑی بھگتی سے ان امول رتنوں کی مالا بنا کر بھگوان کے بھینٹ کی۔ اس مالا کو دیکھ کر ساری سبھا کا من للچا گیا۔ یہ دیکھ کر شری جانکی جی نے وہ مالا اپنے مکھیہ سیوک ہنومان جی کے گلے میں پہنا دی۔ شری ہنومان جی آپ پربھو رام جی کے انوپ روپ کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھولے ہوئے تھے۔ گلے میں قیمتوں کی مالا پڑتے دیکھ کر اُن کو سُدھ آئی۔ تب انہوں نے اس منوہر مالا کی طرف دیکھا۔ مگر اس مالا میں ان کو کہیں شری رام جی کا نام دکھائی نہیں دیا۔ شاید ان کے اندر کہیں رام جی کا نام ہو۔ یہ سوچ آپ ایک ایک رتن کو توڑ توڑ کر دیکھنے لگے۔ اور پھینکنے لگے۔ یہ تماشہ دیکھ سب سبھا حیران رہ گئی۔ تب وبھیشن جی بولے ہے مہا ویر جی! آپ ان بیش قیمت رتنوں کو توڑ پھوڑ کیوں پھینک رہے ہیں؟ بندر جاتی کے چنچل سوبھاؤ سے؟ یا اس میں اور کوئی خاص بات ہے؟

اس پر انجنی نندن نے جواب دیا۔ شری رام نام سے رہت یہ منی مالا میرے کسی کام کی نہیں ہے؟ یہ سُن کر وبھیشن کو کچھ کرودھ سا آ گیا۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ کے جسم میں بھی تو رام نام دکھائی نہیں دیتا؟ تب اس کو کیوں رکھے ہوئے ہیں؟ یہ سن کر ہنومان جی نے ناخنوں سے اپنے دویہ شریر کو پھاڑ کر دکھایا کہ تیجومئے سوکھشم شبد کیلت رام نام سارے شریر میں سب کو دکھائی دیا۔ دیکھ کر سب کو بڑا تعجب ہوا۔ دھنیہ ہیں ہنومان جی! رام جی اور رام نام کے ساتھ ایسا نرالا پریم بھلا اور کس کا ہو سکتا ہے؟ اس معجزے کو دیکھ کر سب کے من میں رام نام کے لئے اگادھ پریم پیدا ہوا۔ بھگوان شری رام جی ہنومان جی کی بھگتی سے بے حد پرسن تھے۔ وہ آپ کو اپنے پیارے

بھائی بھرت سے بھی زیادہ مانتے تھے۔ تلسی رامائن اور بالمیکی رامائن میں آپ کی مہا مہما پڑھی ہے۔ بنا ہنومان جی کی کرپا کے رام جی میں بھگتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بھگت جن رام بھگتی کے پراپت کرنے کے لئے شری ہنومان جی کی ہی پرستش کرتے ہیں۔ گوسائیں شری تلسی داس جی نے بھی ونے پتر کا ہنومان جی کے ذریعے ہی بھگوان رام تک پہنچائی ہے۔ آپ ہنومان جی سے ونے کرتے ہیں۔ اسے

ونے

جائے گتی ہے ہنومان کی

تاکی پیچ پوچ آئی۔ یہ ریکھا کلیش کمھان کی
سمرت سنکٹ سوچ و موچن۔ مورت مود ندھان کی

اگھٹت گھٹن سوگھٹ وگھٹن الیسی برداولی نہیں آن کی
تاپہ سانکول کرے جاہر لکشمن رام شری جانکی

تلسی کپہن کی کرپاولوچن۔ کھان سکل کلیان کی

ترجمہ۔ جس نے شری ہنومان جی کی شرن لے لی ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ یہ بات پتھر کی لکیر ہی جانیے۔ شری ہنومان جی ناممکن کو ممکن اور ممکن کو ناممکن بنا سکتے ہیں۔ ایسی شکتی اور کسی میں نہیں ہے۔ سمرن کرتے ہی آپ سب دکھ مٹا دیتے ہیں۔ آپ کی منوہر مورتی آنند کا بھنڈار ہی ہے۔ جن پر شری ہنومان جی کی نظر مہر ہو جاتی ہے۔ ان پر بھگوان رام لکشمن اور جانکی ہمیشہ سدا ہی پرسن رہتے ہیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ کیسی سرشٹ ہنومان جی کی کرپا درشٹی سارے کلیانوں کی کھان ہی ہے۔

چوپائی

پون تنے بل پون سماتا ـــــــ بدھی بویک وگیان ندھانا
مہابیر ہنومان ہنومانا ـــــ رام جانو بیش آپ بکھانا
بڈوا کنڈ برہم چاری۔ بجر انگ بلی۔ مہابیر۔ رام دوت شری ہنومان کی جے۔ جے

شری جامبوان جی

آپ برہما جی کے اوتار ہیں۔ پربھو رام اور سگریو جی کے منتری ہیں۔ لنکا کے یدھ میں آپ نے ادبھت پراکرم دکھایا تھا۔ اور جوانی میں تو یہ حالت تھی۔ کہ جب راجہ بلی کو باندھنے کے لئے وامن بھگوان نے اپنے شریر کو اتنا بڑھایا کہ جو برہمانڈ میں نہ سما سکا۔ تب جامبوان جی نے دو گھڑی میں اس کی سات پردکشنا لیں۔ اس شہ زوری کا بھلا کوئی ٹھکانا ہے؟ شری مد بھاگوت میں لکھا ہے کہ آپ نے بڑھاپے میں بھی شری کرشن جی کے ساتھ یدھ میں بڑا پراکرم دکھایا تھا۔ جب تک انہوں نے آپ کو نہ پہچانا لڑتے رہے۔ جب پہچان لیا۔ تب اپنی کنیا جامبوتی بھگوان شری کرشن جی کے ارپن کر دی۔ بودوانت بل شالی۔ بھگت سرشٹ شری جامبوان کی جے

۱۹۔ سگریو جی مہاراج

آپ سوریہ بھگوان کے پتر پرسدھ ہیں۔ آپ کے ساتھ پربھو رام نے اگنی دیو کی ساکشی کر کے متر تا کی تھی۔ جس طرح آپ نے بھگوان کے ساتھ اپنی متر تا کو نبھایا۔ یہ بات رامائن سے بخوبی معلوم ہو جاتی ہے۔ آپ سب بانروں اور ریچھوں کے راجہ تھے۔ اور شری رام جی آپ کو اپنا پیارا پانچواں بھائی مانتے تھے

۲۰۔ لنکاپتی وبھیشن جی

شری وبھیشن جی مہاراج کی بھگتی اور شرناگتی کی مہما کا بکھان کون کر سکتا ہے؟ آپ اپنے بڑے بھائی۔ خاندان اور سب راج پاٹ کو تیاگ کر بھگوان کی شرن میں آ گئے۔ اور سخت آزمائش کے وقت بھی شری رام میں آپ کی شردھا بھگتی اٹل بنی رہی۔ پرانے کال سے لے کر آپ کا نام بنا بنا ہی منگل دایک ہے۔ آپ کے بارے میں پدم داس جی نے ایک نیا اتہاس بتلایا ہے۔ وہ سنئے

کبت ۲۸

بھگتی جو وبھیشن کی، کہے ایسو کون جن؟ آسے پے کچھو کہی جات۔ سُنو چت لائے کے
چلت جہاز پری اٹک وچار کیو۔ کو اُڈ انگ ہین نر دیوے بہائے کے
جاتی لگیو ٹاپو تاہی۔ راکھشسن گود لیو۔ سو وبھر راجہ پاس گئے بلاکائے کے
دیکھت سنگھاسن سے کود پرے۔ نین بھرے۔ یاہی کے آکار رام دیکھے بھاگ ہائے کے

ترجمہ۔ ایک سوداگر کا جہاز سمندر میں چلا جاتا تھا۔ کسی وجہ سے وہ اٹک گیا اور بہت کوشش کرنے پر بھی نہیں چلا۔ تب سوداگر نے سوچا، کہ شاید سمندر کے دیوتا نے جہاز روک لیا ہے۔ اس لئے اس نے بلیدان کے طور پر ایک انگ ہین (لنگڑے) آدمی کو سمندر میں گرا دیا۔ مگر وہ آدمی مرا نہیں، بلکہ رام جی کی کرپا سے لنکا کے کنارے پہ جا لگا۔ راکھشسوں نے اُسے دیکھ کر خوشی سے گود میں اُٹھا لیا۔ اور خوشی خوشی راجہ وبھیشن کے پاس لے گئے۔ اس وقت وبھیشن جی شری رام جی کے دھیان میں مگن تھے۔ اس آدمی کو دیکھ کر فوراً سنگھاسن سے کود پڑے۔ اور آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر کر بولے۔ کہ اسی کی طرح میرے پربھو رام جی بھی منش شریر دھاری ہیں۔ ان کے درشن اس وقت بڑے ہی بھاگیہ سے ہوئے۔

کبت ۲۹

رچ سو سنگھاسن پے پٹھلائے تاہی چھن، راکھشسن یہ بھیٹ مان شبھ گھڑی ہے
چاہت کھوارینہ، آتی ہی آنند بھر۔ دھرکت نین نیر ٹیک ٹھاڑو چھڑی ہے
تو او نہ پرسن ہوت چھن چھن چھین جیوتی۔ ہُو جیسے کرپال میری متی آتی ہری ہے
کرو بند ہو پار میرے یہی سُکھ سار۔ دیو رتن اپار۔ لائے داہی ٹھور پھری ہے

ترجمہ۔ سندر کپڑوں، چندن رینی اور سونے کے زیوروں سے اس کے جسم کو سجا کر اُسے سندر سنگھاسن پہ بٹھایا۔ اور کھلی پکار اس کی پوجا کر کے کپڑے اور زیورات نیوچھاور کئے۔ اور بڑے شوق سے راکھشسوں کو انعام دیا۔ اور اس گھڑی کو وبھیشن نے بہت ہی شبھ مانا۔ اور اسے شری پربھو کا ہم شکل جان پربھو ہی مان کر سونے کی چھڑی ہاتھ میں لے پہریدار کی طرح اس کے چہرے کو پریم سے دیکھنے لگے آنکھوں سے آنند کے آنسو ٹپکنے لگے۔ مگر اس آدمی کے چہرے پر ذرا بھی خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوئے۔ بلکہ لمحہ بہ لمحہ اس کی اُداسی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ اس کے من میں یہ بیٹھ سا گیا تھا، کہ شاید یہ راکھشس لوگ مجھے زبردستی بلیدان چڑھا دیں گے۔

وبھیشن جی نے دست بستہ پرارتھنا کی، کہ اس داس پہ کرپالو ہو کر دیا آ گیا کیجئے۔ کیونکہ آپ کو اداس دیکھ کر میری بدھی ہری گئی ہے۔ تب وہ آدمی بولا۔ مجھے کسی طرح سے سمندر پار اتار دیجئے۔ مجھ کو اسی سے پرم سُکھ ہوگا۔ تب شری وبھیشن جی بہت سے رتن وغیرہ بھینٹ کر کے اُسے سمندر کے کنارے پہ لے آئے۔ اور

کبت ۳۰

رام نام لکھ سیس مدھیہ دھر دیو یا کو۔ یہی جل پار کرے بھاو سانچو پایو ہے
تاہی ٹھور بیٹھو مانو نیہ اور روپ بھیو۔ گیو جو جہاز سوئی پھر کر آیو ہے
لیو پہچان پوچھیو سب سو بکھان کیو۔ ہیو ہلسایو تن بنے کے چڑھایو ہے

پربو نیر کو د ۔ نیک پائیں نہ پرسں کریو ۔ ہریو من دیکھو ۔ رگھوناتھ نام بھایو ہے

ترجمہ ۔ وبھیشن جی نے پرم پوتر رام نام اپنے ہاتھوں سے پریم پورک اُس کے مستک پر لکھ کر کپڑے سے باندھ دیا ۔ اور کہا کر اس رام نام کے پرتاپ سے لوگ سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں ۔ سو اس سمندر کے جل کو تو آپ سہج میں ہی پار کر لیجئے گا ۔" اُن کے اس بھاو اور اٹل وشواس سے وہ آدمی پانی میں خشکی کی مانند چل کر اس جگہ جا پہنچا کہ جہاں اتفاق سے وہی جہاز ٹوٹ کر آ لگا تھا ۔ اُن لوگوں نے اُسے دیکھ کر پہچان لیا ۔ اور اس کے جسم کا تیج دیکھ کر وہ سب بہت ہی حیران ہوئے ۔ اور پوچھا کہ تم کیسے یہاں تک پہنچ گئے ؟ اس نے اپنی سب آپ بیتی اور وبھیشن جی کی بھگتی کی بات کہہ سنائی ۔ سن کر سب کو بڑی خوشی ہوئی ۔ اور ہتھیں وِنے کر کے اس کو جہاز پر چڑھا کر معافی مانگی ۔ تب اس آدمی نے خوش ہو کر رام نام کی مہما اور پربھاو اُن لوگوں سے کہا ۔ اور سمندر میں کود کر اُن کو دکھا بھی دیا کہ اس کا پاؤں تک نہ بھیگا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ، اس کے پاس انمول رتنوں کو دیکھ کر سوداگر کے من میں لوبھ پیدا ہوا ۔ اور اُس نے اس آدمی کو پھر سے سمندر میں دھکیل دیا ۔ مگر وہ سمندر میں بھی خشکی کی مانند ہی چلتا رہا ۔ یہ دیکھ کر سب لوگ رام نام کی مہما کے قایل ہو گئے ۔ رام نام ان کو بہت بھایا ۔ اور سب لوگ نام جپ کر کے بھو ساگر سے پار ہو گئے ۔

دیوی شبری بھیلنی کی کتھا

سب پریمی بھگتوں میں شرومنی دیوی شبری جی شبر (بھیل جاتی) میں پیدا ہوئیں ۔ مگر بچپن سے ہی اِن میں ویراگیہ اور نرمل (ساتوک) بُدھی نمایاں تھی ۔ جب آپ کچھ بڑی ہو کر بیاہ کے یوگیہ ہوئیں ، تب ماں باپ نے منگنی کر دی ۔ اور شادی کے لئے بہت سے بکرے وغیرہ جانور کھانے کے لئے اکٹھے کئے ۔ یہ دیکھ شبری نے سوچا کہ ہائے ! میرے لئے اتنے جیوں کی جان جائیگی دھکار ہے اس سنسار کے پرپنچ کو ۔ رات کے وقت آپ نے چوری سے ان سب جانوروں کو چھوڑ دیا ۔ اور اُسی رات آپ وہاں سے چل کر پمپاسر کے پاس جا پہنچیں ۔ اور وہیں بن کے پھل کند مول کھا کر زندگی کے دن کاٹنے لگیں ۔ آگے کا حال پریہ داس جی کہتے ہیں

کبت ۱۳

من میں رہت نام شبری کہت سب ۔ چاہت ٹہل ساؤ ھو تنو نیچ تا ئی ہے

رجنی کے شیش رشی آشرم پرویش کر ۔ لکرن بوجھ دھر آوے من بھائی ہے

نہا بے کو مگ جھار ۔ کانکرن بین ڈار ۔ ویگ اُٹھ جائی نیک دیت نہ دکھائی ہے

اُٹھت سبارے ۔ کہیں کون دھو بہار گئو ۔ بجھو ہئے شوچ کو ڈر ڈو سکھدائی ہے

ترجمہ ۔ وہ اس بن میں رہتی تھی ۔ لوگ اُس کو شبری کہتے تھے ۔ اس کو سنتوں کی سیوا کا بڑا شوق تھا ۔ مگر اپنے کو نیچ جاتی کی جان کر سنتوں کے پاس نہیں جاتی تھی ۔ تو بھی بنا سیوا کئے نہیں رہا گیا ۔ تب کچھ رات رہتے رشی متنگ وغیرہ رشیوں کے آشرم میں لکڑیوں کے بھار رکھ آیا کرتی تھی ۔ اور من میں اسی سے سکھ مانتی تھی ۔ اور سنان کے راستے کی کنکریاں اور کانٹے وغیرہ راتوں رات ہی جھاڑو سے صاف کر کے صبح ہونے سے پہلے ہی چلی آیا کرتی تھی ۔ تا کہ کوئی رشی منی دیکھ نہ لے ۔ رشی لوگ صبح اٹھ کر اس سیوا کو دیکھ کر وچارتے کہ راستے کو جھاڑو سے صاف کرنے والا اور لکڑیاں رکھ جانے والا سکھدائی کون ہے ؟

کبت ۳۲

بنے ہی انگ وے متنگ رس رنگ بھرے ۔ دیرے دیکھ بوجھ کہیو کون چور آیو ہے ؟

کرے نت چوری اہو۔ گھوا ہی ایک دِن۔ بنا پاسے پریت وا کی۔ من بھر آیو ہے
بیٹھے نِشی چوکی دیت۔ شِشیہ سب ساودھان۔ آئی گئی۔ گہی لاہی کانپے تنو نایو ہے
دیکھت ہی رِشی جل دھارا بہی نینن تے۔ بینن نہ کہیو جات کہا سکھ پایو ہے

ترجمہ۔ سب رشیوں میں بڑے سے ہی اتنگ۔ رام جی کے رس رنگ میں بھرے ہوئے مہرشی متنگ جی لکڑیوں کا بوجھ رکھا دیکھ کر بولے۔ یہ کون چور ہمارے شیشہ کرم چرانے آتا ہے؟ جو نت ہی چوری سے سیوا کر کے چلا جاتا ہے۔ اس کی اس پریتی نے ہمارا دیکھے ہی ہمارے من کو موہ لیا ہے۔ رات کے وقت جاگ کر اس کو پکڑنا چاہیئے۔ چنانچہ رات کو شِشیوں نے ساودھان ہو کر پہرا دیا اور اس کو پکڑ لیا۔ اس سے پوچھا گیا۔ تم یہاں چوری چوری لکڑیوں کے بوجھ کیوں رکھ جاتی ہو؟ اس کی مزدوری کس سے لیتی ہے؟ اس پر وہ بھیلنی بہت ہی کانپتی ہوئی پاؤں پر گر پڑی۔ اس کو دیکھتے ہی اس کی نشکام سیوا سے پرسن مہرشی متنگ کی آنکھوں سے پریم کے آنسو بہنے لگے۔ وہ ایسے بیاہ سے باہر آنند میں مگن ہوئے۔ گویا انہیں کوئی امولیہ وستو (بھگتی اور سیوا کی امول ندھی) ہی مل گئی ہو۔

کبت ۴۳

ڈیٹھی نہ سوہیں ہوت۔ مان تن گوت چھوت۔ پری جائے سوچ سوت کیسے گے لگا بیے
بھگتی کو پرتاپ رِشی جانت نپٹ نیکے "کے اُدونی وپر تائی۔ یا پنے وار ڈاریے"
دیو ہا س آشرم میں۔ شِروَن میں نام دیو۔ کیو شن رودش سبھے۔ کینی پانتی نیاریے
سبری سُوں کہیو۔ تم رام درشن کرو۔ میں تو پرلوک جات آگیا پر بھو پاریے

ترجمہ۔ شری شبری جی کی نگاہ بھی رشی کے سامنے نہیں ہوتی تھی۔ اپنی جاتی کو بہت ہی نیچ مان کر وہ بیحد شوک کے پرواہ میں پڑ گئی۔ ادھر مہرشی متنگ وچار نے لگے۔ کہ اس کے دکھ کو کیسے مٹایا جائے؟ مہرشی شبری رام جی کی بھگتی کی مہما کو بخوبی جانتے تھے۔ رشیوں سے کہنے لگے۔ کہ یہ جاتی کی نیچ تو ہے۔ مگر اس کی بھگتی ایسی ہے۔ کہ جس پر کروڑوں وپرتائی (براہمن پن) نیوچھاور کر دینے چاہئیں۔" یہ کہہ کر انہوں نے شری شبری جی کو اپنے آشرم میں ستھان دے دیا۔ اور بڑی پریتی سے اس کو سیتارام جی کا مہامنتر کان میں سنا دیا اور تھات گورو منتر دے دیا۔ اس بات کو سن کر کہ متنگ رشی نے ایک اچھوت لڑکی کو اپنے آشرم میں ستھان دے کر اسے منتر دان دیا ہے۔ دیگر رشیوں نے بہت برا مانا اور متنگ رشی کو سبھا کر کے اپنی برادری سے الگ کر دیا۔ شری رام بھگت متنگ رشی نے اس کا ذرا بھی خیال نہ کیا۔ شبری جی رشی کے آشرم میں رہ کر نام جپ اور سادھو سیوا کرنے لگیں۔ کچھ کال پا کر متنگ رشی کے شریر چھوٹنے کا وقت آ گیا۔ تب شبری جی سے آپ نے کہا۔ کہ مجھے تو پربھو نے اب اپنی سیوا میں بلا لیا ہے۔ اس لئے اب میں پربھو کی آگیا انوسار پرلوک کو جاؤں گا۔ مگر تم یہیں رہ کر بھجن اور سادھو سیوا کرو۔" یہ سن کر دیوی شبری بہت ہی بیاکل ہوئیں۔ تب مہرشی نے سمجھا کر کہا۔ دیوی! میرے اس آشرم میں پربرہم پرماتما رام اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کے ساتھ آویں گے۔ تم اُن کا درشن کر کے اور پریم سہت اُن کی پوجا کر کے نہال ہونا اور اس طرح اپنے منش جنم کو سپھل کر کے پھر رام دھام کو چلی آنا۔ اس طرح سمجھا کر متنگ رشی پرم دھام کو پدھار گئے۔

کبت ۴۴

گورو کے ویوگ ہیئے داروُن لے شوک دیو۔ جیو نہیں جات تو او رام آسا لاگی ہے۔
نہایئے کو ہاٹ نِشی جات ہی بہارست۔ بھئی یوں اباہ رِشی دیکھ ویتھا پاگی ہے

چھوپو گیئو نیک کہوں ۔ کھیجت انیک بھانت ۔ کرکے ویک گیئو نہان ۔ یہ بھاگی ہے
جل سو رُدھر بھیو ۔ ناناکرمی بھر گیئو ۔ پٹو پائیو شوچ ۔ تو ہو جانے نہ ۔ ابھاگی ہے

ترجمہ ۔ شبری بھیلنی جی کو گورو جی کے ویوگ سے مہان دُکھ ہوا ۔ وہ اپنے پران بھی نہیں رکھنا چاہتی تھیں ۔ مگر شری رام جی کے درشنوں کی لالسا میں گرو آگیا انوسار انہوں نے اپنے پرانوں کو دھارن کئے رکھا ۔ آپ بدستور سابق رشی منیوں کے سنان کے راستے کو جھاڑ آیا کرتی تھیں ۔ ایک دن کچھ دیر ہو گئی ۔ ایک جاتی ابھیمانی منی نے شبری جی کو دیکھ لیا ۔ اس سے شبری جی بہت ڈر گئیں اور بے سُدھ سی وہیں کھڑی رہ گئیں ۔ بن کا راستہ بہت تنگ تو ہوتا ہی ہے ۔ اس لئے رشی شبری کے ساتھ ذرا چھو گئے ۔ اس پر رشی غصہ کر کے بہت طرح کے دُربچن کہنے لگے ۔ اور اس چھوت کے اثر کو مٹانے کے لئے وہ سروور میں نہانے چلے ۔ اور ادھر شبری جی بھاگ کر اپنی کٹیا میں آگئیں ۔ منی جب سنان کرنے لگے ۔ تب رام بھگت شبری کا اپرادھ کرنے سے سارا پانی بگڑ کر لہو بن گیا ۔ اور اس تالاب میں دیکھتے ہی دیکھتے کیڑے بھی پڑ گئے ۔ سب رشی منی یہ دیکھ کر بڑی چنتا میں پڑ گئے ۔ تو بھی وہ اس بھید کو نہ سمجھے کہ شبری جی کو نیچ مان کر ان کو جو دُربچن کہے ہیں ۔ اُسی کا یہ پھل ہے ۔ اُلٹا انہوں نے یہ سمجھا کہ شبری کے چھونے کے باعث ہی جل بگڑ گیا ہے ۔ اس سے اُن رشیوں کو شبری جی پر اور بھی زیادہ کرودھ آیا ۔ (اور اس دیوی کو کئی طرح سے تنگ کرنے کے اُپائے سوچنے لگے ۔)

کبت ۳۵

لاوے بن بیر ۔ لاگی رام کی اوسیر ۔ پھل چاکھے دھر راکھے ۔ پھر میٹھے اُن جوگ ہیں
مارگ میں جائی لئے بوچن بچھائی ۔ کبھوں آویں رگھورائی ۔ درگ پاویں نج بھوگ ہیں
ایسے ہی بہت دن بیتے مگ جوہت ہی ۔ آئے نہیں ۔ اوچک سُوں مٹے سب سوگ ہیں
آئے پے تنو نیو تائی ۔ آئی سُدھ چھپ جائی ۔ پوچھیں رب شبری کہاں بھاگ سب لوگ ہیں

ترجمہ ۔ شری شبری جی کے من میں بے حد اوسیر (انتظار) کی بے چینی تھی ۔ وہ پربھو کے آنے کی دُھن میں ہی مگن رہتی تھیں ۔ وہ بن سے بیر وغیرہ پھل لا کر چکھتی تھیں اور میٹھے میٹھے پربھو کے لئے سنبھال کر رکھ چھوڑتی تھیں ۔ اس کا ارتھ کچھ مہاتما ایسا بھی کرتے ہیں کہ چکھنے پر جس درخت کے پھل میٹھے پاتی تھیں ۔ اُسی درخت کے پھل پربھو کے لئے سنبھال کر توڑ کر رکھ چھوڑتی تھیں ۔ اور پربھو کے آنے کے انتظار میں چشم براہ رہتی تھیں ۔ اور کہتی تھیں کہ وہ دن کب آوے گا ۔ جب شری رگھوناتھ جی آویں گے ۔ اور یہ نین اُن کے سُندر درشنوں کا بھوگ پاویں گے ۔ اور تمام خواہشات پوری کر کے ترپت ہونگے ۔ اس طرح شبری دیوی کا پریم راہ جی سے اگادھ ہی تھا ۔ کبھی کٹیا میں اور کبھی باہر ۔ اسی طرح انتظار کرتے کرتے بہت دن گذر گئے ۔ تب اچانک ایک دن رگھوناتھ جی آ ہی پہنچے ۔ سن کر سب کشٹ جاتے رہے ۔ تب شبری کو اپنے اچھوت ہونے کی سُدھ آئی ۔ اس نے سوچا ۔ میں اچھوت جاتی کی ہو کر کیسے پربھو کے استقبال کو جاؤں ؟ یہ سوچ کر وہ بہت دُکھی ہوئیں ۔ اور بھگوان کی پیشوائی کے لئے آگے نہ بڑھیں ۔ بلکہ اس نیچ شریر کو درشن بھگوان کو نہ ہونے پاویں ۔ اس وچار سے وہ آشرم میں ہی چھپ گئیں ۔ پربھو آکر بن باسی لوگوں سے پوچھنے لگے ۔ وہ رستہ بھری بھگتی والی شبری کہاں ہے ؟

کبت ۳۶

پوچھ پوچھ آئے تہاں ۔ بسیوری کو استھان جہاں ۔ کہاں وہ بھاگوتی ۔ دیکھیں درگ پیاسے ہیں
آئی لئی آشرم میں ۔ جان کے پدھارے آپ ۔ دور ہی سے سانشٹانگ کری چش بھاسے ہیں
روک اُٹھائی لئی ۔ بیٹھا تھو دور گئی ۔ نئی نیر جھری نین ۔ پرے پریم پاسے ہیں ۔۔

بیٹھے سوکھ پانی پھل کھائی کے نسرا ہے۔ ویسے ای کہیو۔ کہا کہوں میرے نگ دکھ نلتے ہیں

ترجمہ۔ اس طرح پوچھتے پوچھتے رگھوناتھ جی جس جگہ شبری جی کی کٹیا تھی، وہیں آ پہنچے، اور کسی سے پوچھا، کہ ہماری وہ پرم بھاگیہ وان شبری کہاں ہے؟ اس کو ہم دیکھنا چاہتے ہیں، ہماری آنکھیں اس کے درشنوں کی پیاسی ہیں۔ اُشبری اندر چھپی ہوئی بھگوان کی یہ سب پریت بھری باتیں سن رہی تھی، ان کے پریتی بھرے بچن سن کر شبری کا اپنے اچھوت ہونے کا دکھ جاتا رہا، وہ کٹیا سے باہر نکلیں، اس بھاگیہ وتی نے دیکھا کہ پربھو رام اپنے بھائی لکشمن جی کے ساتھ اس کی کٹیا کے اندر ہی آ کھڑے ہوئے ہیں، یہ دیکھ شبری کٹیا کے اندر سے ہی ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کرتی ہوئی پربھو کی سیوا میں پہنچیں، پربھو شبری کو دیکھتے ہی لپک پڑے، اور اپنے کرکملوں سے شبری جی کو اٹھا لیا (ابو بھگت اور بھگوان کی جے) بھگوان کے کرکملوں سے لگتے ہی شبری کا سارا وِیوگ کا دکھ جاتا رہا، اور آنکھوں سے نئی پریم مئی جل کی جھڑی لگ گئی۔ کیونکہ اس وقت ان کو بادل کی مانند پربھو کے پاس آ نکل پڑے گئے، اور شری شبری جی کے نین رام جی کے نینوں کے پریم پاش میں بندھ گئے۔

شبری جی نے چرن دھو کر دونوں بھائیوں کو پریم بھرت سجے ہوئے آسن پر بٹھایا، چرنامرت لیا اور پھولوں کی مالا پہنا کر پھلوں (بیروں) کے نئے دونوں میں بھر کر آگے رکھا، پربھو ان پھلوں کو کھاتے ہوئے ان کی مٹھاس کی بار بار تعریف کرنے لگے، یہ دیکھ کر آکاش میں شو جی وغیرہ بھگت اور بھگوان کے پریم کی سراہنا کرنے لگے۔ بھگوان بولے۔ شبری! کیا کہوں، آج تم نے میرے راستے بھر کی سب تھکان کو اور تھکان کے کشٹ کو مٹا کر پریم سے کھو دیا ہے۔" اس طرح بھگوان بار بار شبری کی بھگتی کی تعریف کرتے ہوئے بہت پرسن ہوتے تھے۔

کبت ۳

کرتے ہیں سوچ سب رشی بیٹھے آشرم میں، جل کو بگاڑ! سو شدھار کیسے کیجے؟

آوت سنے ہیں پنتھ رگھوناتھ کہوں، آویں جب کہیں یا کو بھید کہہ دیجے؟

اتنے ہی مانجھ سنی۔ شبری کے برلجے آن، گیو ابھیمان۔ چلو پگ گہی لیجے

آئے دھنائے کہی نیر کو اُپائے کہو۔ کہو پگ بھیلنی کے چھوئے سو چھو نیجے"

ترجمہ۔ ادھر رشی لوگ اپنے آشرموں میں بیٹھے سوچ کر رہے تھے کہ جل بگڑ گیا ہے۔ اس کی شدھی کیسے کی جاوے؟ اتنے میں کچھ منی بول اٹھے۔ سنا ہے کہ اس مارگ سے کہیں شری رگھوناتھ جی چلے آتے ہیں، سو جب وہ آویں، تو ان سے اس کا کارن اور اس کی شدھی کا اُپائے پوچھنا چاہیے۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں، کہ اسی لمحہ کسی نے آ کر خبر دی کہ آپ آ ہی گئے ہیں، اور شبری بھیلنی کی کٹیا میں براجمان ہیں۔" یہ سن کر سبھی رشیوں منیوں کا ابھیمان جاتا رہا، اور وہ لوگ بولے، کہ چلو، وہیں جا کر بھگوان کے چرنوں میں پرنام کریں، وہ کھسیانے ہوتے اور شرماتے ہوئے آئے، اور پربھو سے کہا، کہ ہمارے سنان کرنے اور پینے کا پانی بگڑ گیا ہے، اس کے شدھ کا اُپائے بتا دیجئے۔ جواب میں پربھو نے کہا، کہ آپ لوگوں نے پرم بھاگوتی شری شبری کا انادر کیا ہے، میرے بھگت کا اپرادھ کرنے کی وجہ سے پانی خراب ہو گیا ہے۔ بس اب آپ لوگ اسی کے چرن پکڑ لیجئے، تب جل شدھ ہو جاوے گا۔

رشی بیچارے کیا کرتے، مجبوری تھی، پانی کے بنا زندگی محال تھی۔ سب رشی شبری جی کے چرنوں میں پڑے۔ تب سرور کا پانی پہلے کی طرح نرمل شفاف اور سُگندھ یکت ہو گیا۔" پربھو نے جب وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا، تب شبری جی نے اپنے پران ان کے چرنوں میں بھینٹ کر دیئے، اور پرم دھام کو سدھاریں۔ دھنیہ ہے دیوی شبری اور دھنیہ ہے ان کی بھگتی۔ شبری کے پریم اور بھگتی کی تعریف بھلا کون کر سکتا ہے؟ اور ادھر پربھو کی بھگت وتسلتا کے بارے میں بھی کیا کہا جائے؟ دونوں ہی انت اپار ہیں، دونوں ہی کے بلہارے! پربھو نے بھیلنی کے جوٹھے بیر کھا کر سو ہزار گنا ادھک پریم کیا۔ بھیلنی نے ایسے ہی پریم سے رام جی کو بیر کھلائے، جیسے ماتا اپنے پتر کو کھلاتی ہے۔ ادھر پربھو نے بھی ماتا کوشلیا کے پکوانوں سے بھی زیادہ سواد ان بیروں میں پایا۔ بھگوان کی بھگت وتسلتا ایسی ہی بے نظیر ہے۔ بقول

دوہا | اُدھک بڑھاوت آپ تے جن مہما رگھوبیر | تلسی شبری پدم سے ، شدھ بھیو سریر | دوہا

شری جٹایو جی

کبت ۴۰

جانکی ہرن کیو ، راون مرن کاج ، سُن سیتا بانی ، کلک راج دوڑ و آیو ہے
بڑی یہ لڑائی لینی ، دیہہ داری پھیر دینی ، راکھے پران رام کاج ، دیکھیو سُبھایو ہے
آئے آپ گود بیش نرمل دھار دِرگ ، دھائے سینچیو ، دھی شدھ لئی گتی تتھ ہو جرایو ہے
دشرتھ وَت مان کیو جل دان بیہا آپی سمان ، بج روپ دھام پایو ہے

ترجمہ: پکشی راج مہان بھگت شری جٹایو جی نے اپنا تن بھی بھگوان کے لئے ارپن کر دیا ، یہ کتھا راماین میں پرسدھ ہے ، کہ جب راون کی موت آئی ، تب اس نے جگت ماتا شری سیتا جی کو ہرن کیا ، اور لنکا کو لے چلا ، راستے میں جٹایو نے جب سیتا جی کی آرت ناد پکار سُنی ، تب پکشی راج جٹایو مدد کے لئے دوڑے آئے اور مہان یودھا راون سے خوب لڑائی لڑی - راون نے بھی جاکر کسی بہادر سے مقابلہ ہوا ، جب راون نے اُن کے دو پر کاٹ ڈالے ، تب آپ نے اپنا شریر پربھو پر بلیدان کر دیا ، پھر کچھ چار گھڑی پربھو کے درشن کے لئے پران رکھے ، اور شواس شواس سے بھگوان کا سمرن کرتے رہے ، جب سیتا جی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے رگھوناتھ جی لکشمن جی کے ساتھ اُس جگہ پر آئے ، جہاں جٹایو ان کے انتظار میں زندگی کے لمحے گذار رہے تھے ، دیا ساگر بھگوان جٹایو کی ایسی حالت دیکھ کر بڑے دُکھی ہوئے - بقول راماین ست دوہا

دوہا | کر سروج سر پرسیو ، دیا ندھو رگھوبیر - نرکھ رام چھبی دھام مکھ دِگت بھئی سب پیرا | دوہا

پربھو نے اپنا کر کمل جٹایو کے سر پر پیار سے رکھا ، اور بڑے ہی پریم سے جٹایو کو دیکھا ، رام جی کے پرم سندر شانتی دایک مکھڑے کو دیکھ کر جٹایو کا سب دُکھ دور مٹ گیا ، ادھر پربھو کی بھگت وتسلتا دیکھئے - کہ سوامی تلسی داس جی فرماتے ہیں

آپیشہ راج ندا زخمی
دین ملین اُدھین ہیں انگ - وہنگ پریو چھتی کٹھن دُکھاری
راگھو دین دیال کرپال کو دیکھ دُکھی کرونا بھئی بھاری
گیدھ کو گود میں راکھ کرپا ندھی ، نین سروجن میں بھر واری
تا جل آنسو
بار ہیں بار سُدھارت پنکھ ، جٹایو کی دھور جٹان سُوں جھاری

جٹایو کو اس بیچارگی کی حالت میں دیکھ کر بھگوان کو بہت دیا آئی ، اُن کے دُکھوں سے بھرے شریر کو گود میں اُٹھا لیا ، آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہنے لگے ، پربھو نے اپنی جٹاؤں سے جٹایو کی دھول کو جھاڑا ، بھگوان نے فرمایا ہے بھگت راج ! میرا آشیرباد ہے ، کہ تم جیتے رہو - اس پر جٹایو نے کہا ، پربھو! جن کا نام مرتے وقت زبان پر آجائے ، تو پاپی سے پاپی پرش بھی بھو ساگر سے تر جاتا ہے ، وہی پربھو میری آنکھوں کے سامنے براجمان ہیں ، بھلا ایسے سنہری موقعہ کو میں کیسے گنواؤں ؟ بھگوان نے فرمایا ، اچھا ، پکشی راج ! آپ اس فانی دیہہ کو تیاگ کر بیکنٹھ دھام میں جاکر ابدی سکھ ہو گئیں - " اس طرح اس گوشت خور نیچ گیدھ کو بھگوان نے وہ گتی دی ، کہ جس کے لئے بڑے بڑے یوگیشور بھی ترستے ہیں - اس طرح گیدھ راج تو شریر کو تیاگ کر بیکنٹھ دھام کو گئے ، اور بھگوان نے اُن کے شریر کی کریا اپنے پتا دشرتھ جی کے سمان اپنے ہاتھوں سے کی ، بلکہ اس سے بھی دس گنا پریم کے ساتھ - بقول گوسوامی تلسی داس جی - دوہا

دشرتھ سے دس گن بھگتی سہت تاسو کرت کاج - تاسی شو چت بند ہو تیت ، رام غریب نواج

کروڑوں جیو مر گئے ابھی مرتے ہیں اور آگے بھی مریں گے ، مگر جو شبھ گتی گیدھ راج کو ملی ، وہ دوسرے کسی کو نہیں ملی ، دھنیہ گیدھ راج !

مہاراج امبریش جی و انکی رانی جی کی کتھا

کبت ۳۹

امبریش بھگت کی جو ریس کو اُو کرے اور بڑو متی ہو۔ یہ ہوں جان نا ہیں کہا کیجے
دُرباسا ریس کبیس ٹمنی نہیں کہوں سا دہو ماں اپرادھ سر جٹا کھینچ نا کیجے
لئی اپجائی کال کر بنا وکرال روپ۔ بھوپ مہا دھیر رہیو ٹھاڑو ابلا کیجے
چکر ڈکھ مان نے کرشانو تیج راکھ کری۔ پری بھیر براہمن کو بھاگوت سا کیجے

ترجمہ۔ راج رشی امبریش جی کی بھگتی کی اگر کوئی دُوسرا پُرش برابری کرے۔ تو وہ بڑا ہی مند بدھی (کم عقل) ہے کیونکہ ان کی بھگتی کی مہما کا تو کسی طرح بیان ہی نہیں ہوسکتا۔ دیکھئے۔ دُرباسا جی نے کسی بھلے پُرش کی شکشا نہیں سُنی۔ اور امبریش جی کو بھگت ہونے پر بھی قصوروار ٹھہرایا۔ وہ کتھا یوں ہے۔ کہ ایک بار دوادشی کے دن مہاراج امبریش کے ہاں دُرباسا جی آئے۔ مہاراج نے نمسکار وغیرہ کرکے بھوجن کے لئے پرارتھنا کی۔ رشی نے کہا۔ سنان کر آویں تو بھوجن کریں گے۔ اتنا کہہ کر وہ سنان کو گئے۔ مگر اُس دن دوادشی دو ہی ونڈ تھی۔ راجہ نے سوچا کہ تب تو رشی کو برت پارن کرنے سے شاستر آگیا کھنڈت ہوگی۔ تب پوچھنے پر براہمنوں نے کہا کہ مہاراج! آپ چرنامرت لے لیجئے۔ مہاراج نے ایسا ہی کیا۔ جب دُرباسا جی آئے۔ اور یوگ بل سے انہیں پتہ لگا۔ کہ راجہ نے جل پان کیا ہے۔ تب تو بہت ہی کرودھ کرکے انہوں نے اپنی جٹا کو بھوُمی میں پٹکا۔ جس سے کال کرتیا پیدا ہوئی۔ رشی نے اس کال کرتیا کو آگیا دی۔ کہ اس راجہ کو بھسم کر دو۔ اتنے پر بھی مہاراج امبریش دُرباسا جی کو پرسن کرنے کے لئے شانتی کے ساتھ دست بستہ کھڑے رہے۔ انہوں نے اپنے بچاؤ کے لئے کچھ بھی کوشش نہیں کی۔ تب بھگت وتسل بھگوان نے اپنے پیارے بھگت کی رکھشا کے لئے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ بھگوان کی آگیا انوسار شری سدرشن چکر جی نے اپنے تیج سے اس کال اگنی کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور اس کے بعد دُرباسا رشی کی طرف رخ کیا۔ تب بہت ہی بیاکل ہو کر جیسا کہ شری مد بھاگوت میں لکھا ہے۔

کبت ۴۰

بھاجیو دِشا وِدِشا سب۔ لوک دِگپال پاس۔ گئے ہُتو تیج چکر۔ چُن کیو ڈارے ہیں
مہا پرشو کہی یہ گہی تم ٹیو بُرہی۔ دامن کو بھید نہیں جانیو۔ وید دھارے ہیں
پہنچے بیکنٹھ جائے۔ کہیو دُکھ اکولائے۔ ہائے ہائے راکھو پربھو! کھرو تن جارے ہیں
ہیں تو ہوں آدھین تین گُن کو نہ مان میرے۔ بھگت واتسلیہ گُن سب ہی کو ٹارے ہیں

ترجمہ۔ دُرباسا رشی چکر کے ڈر سے بھاگتے ہوئے چاروں اطراف اور چاروں کونوں میں سب لوکوں میں گئے۔ اور سب دِگپالوں یعنی اندر۔ کوبیر۔ ورن وغیرہ کے پاس جا کر پناہ مانگی۔ کسی نے رکھشا نہیں کی۔ اس چکر کا بڑھتا ہوا تیج دُرباسا کو اس طرح جھلسا رہا تھا کہ جیسے آگ تنکے کو۔ آخر وہ اس طرح بھاگتے ہوئے برہما جی اور شو جی کے لوکوں میں گئے۔ ان دونوں نے کہا۔ دُرباسا جی! تم کو بہت بُری عادت پڑ گئی ہے۔ کہ تم بھگوت بھگتوں کی مہما کو نہ جان کر خواہ مخواہ ان سے اُلجھتے ہو۔ کرجن کا ایش وید بھی گاتے ہیں۔ تمہاری رکھشا ہم نہیں کر سکتے۔ اپنی کرنی کا پھل بھوگو۔ اس طرح کوئی بھی جائے پناہ نہ دیکھ کر دُرباسا رشی بیکنٹھ دھام میں پہنچے۔ اور جا کے

۔ کرکے بہت ہی بیاکل ہو کر پکار کی۔ ہے پربھو! میری رکھشا کیجئے، ورنہ اس چکر کا تیج مجھ کو بھسم ہی کر ڈالے گا۔ پربھو! آپ شرناگت وتسل ہیں۔ جو آپ کی شرن میں آتا ہے، اسکی رکھشا آپ اوشیہ کرتے ہیں۔ دیکھئے۔ ایک تو میں شرناگت ہوں۔ دوسرے آرت (دکھی) ہوں اور آپ آرتی ہر (دکھ ہرتا) ہیں۔ تیسرے میں براہمن ہوں، آپ براہمن اور گاؤ کے رکھشک ہیں۔ اس لئے! بھگون رکھشا کرو۔ یہ سن کر شری بھگوان بولے۔ درباسا جی! آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب ٹھیک ہے، میں شرناگت وتسل ہوں، آرتی ہر بھی ہوں اور برھنیہ دیو (براہمن کا رکھشک) بھی ہوں، مگر ان سب سے بڑھ کر میں بھگت وتسل ہوں، اور بھگت سب سے پہلے ہیں۔ اپنے بھگتوں کے آدھین ہوں۔ بھگت وتسلتا کے مقابلے میں تمہارے بتلائے ہوئے تینوں گن میرے لئے ہیچ ہیں۔ درباسا جی!

کبت ۱م

موکو اتی پیارے سادھو، اُن کی اگادھ متی۔ کریو اپرادھ تم۔ سہیو کیسے جات ہے؟

دھام دھن وام سُت پران تنو تیاگ کریں۔ ڈھریں میری اور نش بھور موسوں بات ہے

میرے اُو نہ سنت بن اور کچھو ساچی کہوں۔ جاؤ واہی ٹھور جانے۔ مٹے آت پات ہے

جیسے ہی دیال، سدا دین پرتی پال کریں۔ نیونا نہ دھریں کہوں۔ بھگتی گات گات ہے

ترجمہ۔ سادھو (بھگت جن) مجھے بہت ہی پیارے ہیں۔ کیونکہ اُن کی متی (اور شردھا مجھ میں) اگادھ ہے۔ سو جب تم نے انہیں بھی ہم پیاروں کا اپرادھ کیا۔ تو وہ کیسے سہا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ میرے لئے گھر، دھن، تن، ان، استری، پتر وغیرہ رشتہ دار، سب پران تک بھی دل سے تیاگ کرکے میری طرف لگے ہیں۔ میری بھگتی کرتے ہیں۔ رات دن میرے بھجن کے سوائے وہ کوئی دوسری بات نہیں کرتے۔ اس لئے سب بھی اپنے سنتوں کی رکھشا اور پالنا کے بغیر دوسرا کوئی کام نہیں ہے۔ ان سنتوں کے یوگ کھشیم کی تکمیل کرنا میرا دھرم ہے۔ یہ بات میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ اس لئے تم انہیں کے پاس جاؤ۔ جس سے تمہارا یہ تراس مٹ جاوے۔ اس بات کی شنکا نہ کرو کہ کیسے کھشما کریں گے، کیونکہ میرے بھگت سنت جن بڑے ہی دیالو ہوتے ہیں۔ وہ دین دکھیوں کی سدا پالنا اور رکھشا کرتے ہیں۔ دوسرے کا اپرادھ اپنے من میں نہیں رکھتے۔ اُن کے انگ انگ میں میری بھگتی بھری رہتی ہے۔ کسی کا اپرادھ رکھنے کے لئے اُن میں ذرا بھی گنجائش نہیں رہتی

کبت ۲م

ہوئے کے نراس رشی آئے نرپ پاس، چلیو گریب سوں اُداس، پگ گہے دین بھاکھیو ہے

راجہ لاج مان، مرد وہی سنمان کریو، ڈھریو چکر اور، کر ندور اُبھلا کھیو ہے

بھگت نشکام، کبھوں کامنا چاہت ہیں، چاہت ہے پر پر۔ ڈور کرو دکھ چاکھیو ہے

دیکھو کے دیت نا سدا سنت سکھدائی۔ آئی من انچہ سب تیج ڈھانک راکھیو ہے

ترجمہ۔ بھگوان کے بچنوں کو سن کر درباسا رشی مایوس ہو کر اپنے ابھیمان سے اُداس ہو کر یعنی ابھیمان کو چھوڑ کر چلے اور راجہ امبریش کے پاس آ کے چرن پکڑ کر بڑے ہی دین بھاؤ سے پرارتھنا کی۔ کھشما مانگی۔ مہاراج شرمندہ ہو کر ان کے چرن چھڑا کر میٹھے بچنوں سے مُنی کا سنمان کرنے لگے۔ اور سدرشن چکر کی طرف دیکھ اُن سے دست بستہ پرارتھنا کی کہ ہے شری سدرشن جی! اگرچہ ہری بھگت نشکام ہوتے ہیں، اُن کو کوئی قسم کا منا نہیں رہتی، تو بھی میری یہ پرارتھنا ہے کہ رشی جی بہت دکھ پا چکے ہیں۔ اب آپ مجھ پر کرپا کرکے اُن کی رکھشا کیجئے! سنتوں کو سکھ دینے والے سدرشن چکر نے دیکھا کہ بھگت راج براہمن کے دکھ سے بہت دکھی ہو رہے ہیں۔ تب انہوں نے خوش ہو کر اُن کی پرارتھنا قبول کی اور شانت ہو کر درباسا رشی کی رکھشا کی۔ تب راجہ نے بہت آدر سے بھوجن کرا کر رشی جی کو وداع کیا۔ یہ ہو بھگت اور بھگوان کی جے

کبت ۴۳۔ مہارانی کی کتھا

ایک نرپ سُتا سُن امبریش بھگتی بھاؤ۔ بھیو ہے بھاؤ ایسو۔ ور کر لیجئے

پتا سوں نِشنک ہو کے، کہی پتی کیو ئیں ہی، وہ تو مان میری وگ چٹھی لکھ دیجئے

پاتی لے کے چلیو دِپر، پھیر وہی پھری گیو۔ نیو چاؤ جانیو اے پے۔ کیسے نباہ کیجئے

کہو تم جا کے رانی بیٹھیں شت آئے۔ مو کو بولیو نہ سہائے۔ پر بھُو سیوا مانجھ بھیجئے

ترجمہ۔ ایک راج کنیا مہاراج امبریش کی بھگتی اور پریم بھاؤ کو سُن کر اُن پر موہت ہو گئیں۔ اور من میں وچار کیا کہ ایسے بھگت راج کو پتی رُوپ سے وَرنا چاہیئے۔ یہ سوچ کر وہ بے دھڑک ہو کر پتا سے بولی۔ پتا جی! میں نے امبریش مہاراج کو پتی کر کے مان لیا ہے اس لئے آپ بہت جلد انہیں چٹھی لکھ دیجئے۔ کنیا کی وِنے مان کر راجہ نے چٹھی لکھ کر براہمن کے ہاتھ میں دی۔ براہمن وہ چٹھی لے کر بڑی جلدی سے مہاراج امبریش کے پاس پہنچا۔ مہاراج نے چٹھی پڑھ کر کہا۔ اس راجکماری کی نرالی ابھلاشا میں نے بخوبی جان لی۔ مگر میں اُسے استری رُوپ سے کیسے گرہن کروں؟ کیونکہ میرے تو سَو رانیاں گھر میں پہلے ہی بیٹھی ہیں۔ مجھ کو اُن سے بات تک کرنی نہیں بھاتی۔ میرا چت تو شری بھگوت سیوا میں ہی لگا ہوا ہے۔" یہ بات جا کر تم راج کنیا سے کہہ دو کہ وہ میرا وچار چھوڑ دے۔

کبت ۴۴

کہیو نرپ سُتا سوں۔ جو کیجئے بِتن کون؟ پُوت جنم گیو آیو۔ کام نا ہیں بیاہ کو

پھیر کے پٹھایو۔ سُکھ پایو۔ میں تو جانیو وہ۔ بڑے دھرم گیہ وا کے لوبھ نہیں تیاگ کو

بولی اکولائی۔ من بھگتی ہی رِجھائی لیو۔ کیہو پتی دُکھ نہیں دیکھوں اور پیا کو

جائی کے نِشنک یہ بات تم میری کہو۔ چیری جو نہ کرو۔ تو پئے لے او پاپ جیا کو

ترجمہ۔ براہمن نے آ کر راج کنیا سے کہا کہ میں ہوا کی طرح گیا اور واپس آیا۔ مگر کام رتی بھر بھی نہیں ہوا۔ اب کیا تدبیر کی جائے؟ راجکماری نے کہا۔ ان کے ویراگیہ کی بات سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے جان لیا ہے۔ کہ وہ بڑے دھرم گیانی ہیں۔ ان کو استری کا لوبھ نہیں ہے۔ یہ کہہ کر براہمن کو پھر بھیجا۔ اور بڑی بے تابی سے بولی کہ جا کر مہاراج سے کہو۔ کہ آپ کی بھگوت بھگتی نے میرے من کو موہ لیا ہے۔ اور میں من میں اُن کو اپنا پتی مان چکی ہوں۔ اور اب دُوسرے پتی کا منہ نہیں دیکھنا چاہتی۔ تم بے دھڑک جا کر میری یہ بات اُن سے کہو۔ کہ اگر آپ مجھے اپنے چرنوں کی داسی نہ بنا دیں گے۔ تو میں جان سے گذر جاؤں گی۔ اور اس کا پاپ آپ کو لگے گا۔ کہ آپ اپنائیں وہ مجھے کے تیاگوں گی دیہہ

کبت ۴۵

کہی وِپر جائے۔ سُن چائے یہ رائے گیو۔ دیوئے ٹھرڈگ۔ واسوں پھیرے پھیر لیجئے

بھیو جو بواہ اُتسا دکھوں مات نہیں۔ آئی پر امبریش دیکھ چھب بھیجئے

کہیو تو مندر میں جھاڑ کے بسیر و دیو۔ دیود سب بھوگ بھو۔ مانا سُکھ کیجئے

پُورب جنم کو اُو میرے بھگتی گندھ ہتی۔ یاتے سمبندھ پایو۔ ایسے مان لیجئے

ترجمہ - براہمن نے پھر جا کر مہاراج امبریش سے راج کنیا کی سب باتیں کھول کر کہہ دیں۔ تب راجہ نے اس راج کنیا کا ایسا پریم بھاؤ دیکھ کر اور دھرم سنکٹ سے ادھیر ہو کر (کہ اگر نہیں مانتا تو راجکماری پران دے دیں گی) اپنا کھڑگ دیا کہ اس سے پھیرے پھیر لیے گا۔ (کشتریوں کا تیار ہی ان کا شریر مانا گیا ہے۔) اس طرح بیاہ ہو جانے پر راجکماری کا آنند من میں نہیں سماتا تھا۔ وہ جسے ہی اُلسا وے ڈوبے میں بیٹھ کر امبریش کی راجدھانی میں آئی۔ راجکماری اور امبریش دونوں ہی بھگوت بھگتی کی مادھری سے چھکے ہوئے تھے۔ اس لیے ایک دوسرے کی بھگتی کی چھٹا دیکھ کر پربھو پریم میں مگن ہو گئے۔ مہاراج نے آگیا دی کہ نئے محل کو صاف ستھرا کر کے رانی کو اس میں نواس دو۔ اور سب بھوگ سامگری (عیش و عشرت کے سامان) وہاں مہیا کئے جاویں۔ جس سے رانی ہر طرح سے سنساری سکھ بھوگ سکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورب جنم کی میری ان کی کوئی بھگتی سمبندھی واسنا باقی رہ گئی ہو گی کہ جیسے میرا ان کے ساتھ سمبندھ ہوا ہے۔ اور ایسا ہی ان کریم نے انہیں سویکار کیا ہے۔

کبت ۷۶

رجنی کے شیش ہی بھون میں پرویش کیو۔ لیو پریم ساتھ۔ ڈھنگ مندر کے آپیئے
باہری ٹہل پاتر چھو کا کر رچھ رہی۔ کہی کو۔ نہ جانے جا ہیں ہوت نہ لکھائیے
آوت ہی راجہ دیکھ سگے نہ شیش کیوں ہوں۔ کون چور آئیو میری سیوا کے چرائیے
دیکھی دن تین۔ پھیر چھینے کے پرہین کہی۔ ایسو من جو پئے پربھو ساتھ پدھرائیے

ترجمہ - بھگتی متی رانی اپنے محل میں رہنے لگیں۔ ایک دن کچھ رات رہتے (براہم مہورت سے کچھ پہلے ہی) وہ اکیلی مرف پربھو پریم کو ساتھ لئے بیچ کے پوجا محل میں داخل ہوئیں۔ اور وہاں جا کر باہر کی ٹہل سیوا کی۔ اور تھات پوجا کے برتن مانج کر چوکا لگایا۔ اس طرح سیوا کر کے اُلٹے پاؤں چپکے سے واپس چلی آئی تاکہ کسی پر یہ بات ظاہر نہ ہو۔ پھر جب راجہ پوجا کرنے کے لئے آئے تو انہوں نے دیکھا۔ کہ اوپر کی سیوا کوئی کر گیا ہے۔ اس سے ان کے من میں بے چینی ہوئی۔ اور ان کے من روپی آنکھوں کی پلکیں ایک لمحہ بھی نہیں لگتی تھیں۔ وہ سوچنے لگے۔ کہ یہ کون ایسا لاگ چور ہے جو میری سیوا بھگتی کو چرا کر لے گیا ہے۔ اس طرح تین دن تک راجہ نے دیکھا۔ چوتھے دن راجہ رات کو چھپ کر بیٹھے رہے۔ اور دیکھا کہ بھگتی متی نئی رانی آ کر سب کام کر جاتی ہے۔ راجہ نے پہچان کر کہا۔ کہ اگر تمہارے من میں ایسی ہی سیوا اور بھگتی کا شوق ہے۔ تو اپنے من بھاون ٹھاکر کو اپنے ہی محل میں ستھاپت کرو۔ جس سے تم پورے شوق کے ساتھ جی بھر کر سیوا کر سکو۔

کبت ۷۷

لئی بات مان۔ مانو منتر نے سنایو کان۔ ہوت ہیں بہان۔ سیوا نیکی پدھرائی ہے۔
کرت سنگار پھر آپ ہی نہار رہے۔ لہے نہیں پار۔ ورگ جھری سی لگائی ہے
جیتی بھوگ اور راگ بھوگ سوں اپار بھاؤ۔ بھگتی وستار ریتی پتھری سب چھائی ہے
نرپ ہو سنت اب لاگی چوپ دیکھبے کی۔ آئے تت کال۔ متی اتی اکولائی ہے

ترجمہ

مہاراج جی کے دل سے پریت بہت نکلے ہوئے بچن سنتے ہی پریم مورتی رانی نے ان کو اس طرح مان لیا گویا بچی کے کان میں گرو منتر پھونک دیا ہو۔ صبح ہوتے ہی اس نے بھگوان کی دویہ مورتی بڑی دھوم دھام سے اپنے محل میں ستھاپت کرائی۔
رانی کی بھگتی کا کیا کہنا؟ آپ اپنے ہاتھوں سے پریتی پورک شرنگار کر کے پھر بھگوان کی چھب کو آپ ہی دیکھ کر بے حد خوش ہوتیں اور چکور کی طرح ایک ٹک دیکھتی رہتیں۔ شوبھا دھام پربھو کی شوبھا کا پار نہیں پاتی تھیں۔ دیکھتے دیکھتے آنکھوں سے پریم کے آنسوؤں کی جھڑی سی لگ جاتی تھی۔ سیوا۔ راگ بھوگ (پرساد) سے اپار پریت بڑھی۔ اس قدر پریتی بھگتی پھیلی کہ مہارانی کی بھگتی کی شہرت

سارے نگر میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ راجہ نے بھی اُس کی بھگتی کی بات سُنی۔ تب اُن کو بھی پریم وتی رانی کے پریم کو بڑھانے والے پربھو کے درشنوں کی چاہ بہت بڑھی۔ درشن کا اشتیاق اتنا بڑھا کہ فوراً ہی راجہ درشنوں کو چل پڑے

کبت ۴۸

دھرے دھرے پاؤں دھرے، پوریاں منع کیے، کھڑے ادبیے، کب دیکھوں بڑ بھاگ بھری کو
گئے چل مندر ہوں، سندری سُدھ اَنگ، رنگ بھیج رہی، درگ لاج رہے جھری کو
بین لئے بجاوے گاوے، لالن رِجھاوے توں تیوں، ایتی من بھاوے، کہیں دھنیہ یہ گھری کو
دوار چپے رہیو نہ جاتے، گئے ڈھنگ للچائے، بھجی گُٹھ ٹھاڑی دیکھ راجہ گورو ہری کو

ترجمہ

جب پاس پہنچے، تب آہستہ آہستہ پاؤں رکھتے اور پریوں (دوار رکھشک استری پرشوں) کو اشارے سے منع کرتے ہوئے کہ رانی کو جاکر بتلاؤ مت، آگے بڑھے۔ راجہ اشتیاق سے بہت ہی بیاکل ہو رہے ہیں کہ اس بھگتی بھاو سے بھری رانی کو کب جاکر دیکھوں۔ جب محل کے پاس پہنچے۔ تو اندر جاکر دیکھا کہ پریم وتی سندری اپنے تن کی سُدھ بُدھ بھول کر پربھو کے پریم رنگ میں مگن ہے۔ آنکھوں سے پریم آنند کے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ بین بجاکر مدھر سُر سے پربھو کے نام کا نیش گاکر اپنے پریتم بھگوان کو رجھا رہی ہیں۔ یہ حالت جوں جوں دیکھتے ہیں۔ توں توں راجہ کو رانی کی دنیا پرپیا بھگتی بہت ہی بھاتی ہے۔ مہاراج من میں کہتے ہیں کہ یہ گھڑی کو دھنیہ ہے۔ پریم سُکھ لوٹنے کے لوبھ سے دروازے پر ٹھیرا نہیں گیا۔ تب وہ فوراً رانی کے پاس جا کھڑے ہوئے۔ "ہری تے اُدھک گورو جیہ جانی" اس کے مطابق راجہ کو دیکھ کر پریم مگن رانی کی توجہ بھگوان کی طرف سے کچھ کر بھگت راج کی طرف لگ گئی۔ رانی نے دیکھا کہ میرے ہری پتی گورو راجہ پاس ہی کھڑے ہیں۔ اس لئے اُن کے آدر کے لئے وہ فوراً اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

کبت ۴۹

ویسے ہی بجاؤ بین، تا سُن نین نے کے چین، شر کان پرے، جاتے منتی کھوئیے
جیسے رنگ بھیج رہی، کہی سو نہ جات موپے، اپنے من نین چین کیسے کر گوئیے
کرکے الاپ چاؤ، پھیر کے سمبھار تان، آئی گیو دھیان روپ تا ہی ماجھ بھوئیے
پُرنت رس روپ لیکھی، رات سب بیت گئی، نہی کچھو ریت اہو! جاگیں نہیں سوئیے

ترجمہ۔ تب راجہ نے کہا، رانی! اس وقت مہان آنند بھاو کو رہنے دے، جیسے پہلے بین بجاتی تھیں۔ ویسے ہی بجا کر لئے تان کے ساتھ مدھر سُر سے پربھو کا کیرتن کیجئے کیونکہ اس امرت رس کو کانوں کے ذریعے پیئے بنا میری بُدھی کھوئی جا رہی ہے۔ اور آنکھیں کسی طرح چین نہیں پاتی۔ رانی جس طرح انوراگ (پریم) رنگ میں مگن ہو رہی ہے۔ وہ حالت مجھ سے کہی نہیں جا سکتی۔ مگر دھیان سے دیکھتے ہی من اور مانسک نیتروں کو پریم کے پرکاش سے بھر دیتی ہے۔ اور وہ پریم آنند مجھ سے بنا کسی طرح سے رہا بھی نہیں جاتا۔" راجہ کے بچن سنتے ہی رانی نے بین ہاتھ میں لی اور پھر اسی طرح سُر الاپ کر گان تان کو سنبھالا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ من میں شیام سندر کے انوپ روپ کا دھیان آگیا۔ اور وہ اسی میں مگن ہو گئی۔ اس طرح راجہ رانی دونوں ہی کی بھگتی رس روپ پریتی اتنی بڑھی کہ جس سے ساری رات ایک لمحے کے مانند گذر گئی۔ پربھو پریت کی ایسی ہی نرالی ریت ہوتی ہے۔ کہ اس میں نیند، آلس، بھوک پیاس وغیرہ دُکھوں کی تو بات ہی کیا ہے، جاگرت سوپن اور سُکھوپتی بھی اپنا اپنا نرادر دیکھ کر رخصت کرتے اور بیرونی اندریوں سے اپنا تعلق توڑ دیتی ہیں اور نروان اوستھا اپنے آپ آ براجتی ہے۔

کبت ۵۰

ہاٹ سُن رانی اور راجہ گئے نئی ٹھور، بھجی ہر مور، اب کون وا کی سر ہے
ہم ہوں نے سیوا کریں، پتی منتی لبھ کریں، دھریں نت دھیان، ڈٹے بدھی راگنی ڈھرے

سن کے پرسن بھئے . آتی امبریش . ایس . لاگی چوف پھیل گئی . بھگتی گھر گھر ہے
بڑھے دن دن چاو . ایسو ہی پربھاو کو ٹی . پلٹ سوبھاو سونت آنند کو بھر ہے

ترجمہ - یہ بات سب رانیوں نے سُنا کہ نئی رانی کے پاس جاکر پربھو کے نام کا گن گان سنتے سنتے راجہ نے آج ساری گذار دی
اس لئے وہ تو اب سب کی سرتاج ہو گئی . اب اسکی برابری ہم نہیں کر سکینگی . تب سبھی نے یہ وچار کیا کہ مہاراج اگر پربھو بھگتی ہی سے پرسن
ہوتے ہیں . تو ہم کیوں نہ بھگوت سیوا کرکے اپنے پتی کو بس میں کر لیں . سب رانیوں نے ایسا ہی کیا . وہ بھی واسنا کی رکاوٹ کو ہٹا کر وہ
سب اب دن رات بھگوت سیوا پوجا اور دھیان میں ہی دن رات گذارنے لگیں . ان کے بھگتی پریم کو سن کر مہاراج امبریش بہت ہی پرسن
ہوئے . اور ان سب کے ہری مندروں میں بھی جا کر ان کو بھی ویسا ہی آنند دینے لگے . جب مہاراج کی بھگوت بھگتی کے پریم کے بارے میں
سب پرجا نے سنا . تب تو شہر بھر کے لوگوں میں بھگوت بھگتی میں بے حد پریم بڑھا . یہ بھگتی کا کلپ برکش گھر گھر میں پھیل کر پھلنے اور
پھولنے لگا . اس طرح مہاراج امبریش کے راج اس شہر اور دیش میں دن بدن پربھو بھگتی اور پریم بھاو بڑھنے لگا . دیکھئے پریم وتی ایک
رانی سے پریم کا پربھاو . کہ جس نے سب رانیوں . سارے شہر اور دیش باسیوں کا چت سنسار سے ہٹاکر پربھو پریم میں لگا دیا . اور سب جگہ شری
بھگوت پریم کا آنند چھا گیا . ست سنگ کی ایسی ہی ادبھت مہما ہے .

۴۲ . شری بدرانی جی اور ۴۵ بدر جی کی کتھا

کبت ۱۵

نہایت ہی بدر ناری . انگن بچھار کر . آئی گئے دوار کرشن . بول گئے سنایو ہے
سُنت ہی سور سُدھ بھی داری نے بدر . مانو را کھیو ندبھر . دور آن کے چتایو ہے
ڈار دیو پیت بیٹ . کی پٹائے لیو . ہیو سکو چایو ویش ویگ ہی بنایو ہے
بیٹھی دو ہم آئی . کیرا چھیل چھلکا کھوائی . آیو پتی کھیجیو دُکھ کوٹی گنو پایو ہے

ترجمہ - مہابھارت کا یدھ شروع ہونے سے پہلے بھگوان شری کرشن پانڈووں کی طرف سے سمیر ین کر صلح کرانے کے لئے دریودھن کے
پاس گئے . اسے بہت سمجھایا . مگر اس نے کوئی بات نہیں مانی . اس سے بھگوان نے اس گھمنڈی کے گھر میں بھوجن نہیں کیا . اور سیدھے اپنے
بھگت بدر جی کے گھر آئے . اس وقت بدر جی کی استری اشنان کر رہی تھیں
دروازے پر آکر بھگوان نے بہت ہی مدھر سور سے پکارا . شری بدرانی جی آپ کا وہ منوہر بچن سن کر سدھ بدھ بھول گئیں . کیونکہ بھگوان کی وہ
آواز بہت پہلے سے سنی ہوئی تھی . سب آداب سنبھالی ہی دوڑی گئیں . اور کواڑ کھول دئے . بھگوان نے ان پر کیا . استری کو وستر ہین دیکھ کر اپنا پیتامبر
بہت جلدی ان کے اوپر ڈال دیا . جس کو آپ نے کمر میں لپیٹ لیا . اور بہت ہی شرمسار ہو کر بہت ... اپنے آپ کو سمبھال لیا . اور بھگوان کا پریم
پورا کیا . بھگوان نے کہا . ماتا جی میں بہت بھوکا ہوں کچھ کھانے کو دو . تب آپ کیلے لا کر چھیل کر دینے لگیں . مگر پریم میں ایسی
بے سدھ ہو گئیں . کہ چھلکے تو لا کر بھگوان کو کھانے کے لئے دیتی جاتی تھیں . اور گودا کو پھینک دیتی تھیں . بھگوان بھی پریم رس میں چھکے
ہوئے ان چھلکوں کو بڑے سواد سے کھاتے جاتے تھے . اتنے میں بدر جی باہر سے آگئے . اور یہ لیلا دیکھ کر اپنی دھرم پتنی پر بہت ناراض ہو
کر تم کو اتنی بھی سدھ نہیں کہ بھگوان کو چھلکے کھلا رہی ہو . تب اس بات کو جان کر اس دیوی نے بہت دکھ پایا . وہ من میں کہنے لگیں . کہ میں بھی کتنی
باولی ہو گئی . کہ بھگوان کو کھلاتے وقت اتنی بھی سدھ نہیں رہی کہ گودا کھلا رہی ہوں یا چھلکے .

کبت ۵۲

پریم کو وچار آپ لاگے پھل سار دین۔ چھین پانھو ہیئے۔ ناری بڑی دکھدائی ہے
بولے ریجھ شیام تم کینو بڑو کام۔ اے پے سواد ابھیرام ویسی وستو میں نہ پائی ہے
نیا سکو چاہئے کر کاسٹ واروں ہائے۔ پران پیارے کو کھوائی چھیں چھیدکا نہ بھائی ہے
ہت ہی کی باتیں دو او۔ پار پاوے ناہیں کو او۔ جیکے لاوے سوئی جانے یہ گائی ہے

ترجمہ۔ پریم کے پربل پربھاو کا دچار کرکے اب بدر جی دھ بھگوان کو کیلے کا گودا (سار) نکال کر کھلانے لگے۔ اور من میں بہت سکھی ہوئے۔ دچار نے لگے۔ کہ ہماری استری نے بڑی بھول کی۔ جو بھگوان کو چھلکے کھلانے کا اس نے دکھدائی کام کیا۔ بدر جی کے من کا بھاو سمجھ کر شری شیام سندر جی پرسن ہو کر بولے۔ تم نے بہت اچھا کام کیا جو کیلے کا گودا کھلایا۔ مگر نہ معلوم کیا کارن ہے۔ کہ ان چھلکوں میں جیسا سواد تھا ویسا گودے میں نہیں ملا ادھر شری بدرانی جی بہت ہی دکھی ہو کر سنکوچ کی وجہ سے بہت پشچاتاپ کرنے لگیں۔ کہ ہائے! میں ان ہاتھوں کو کاٹ کر پھینک دوں۔ جن ہاتھوں سے پران پیارے پربھو کو چھلکے کھلائے۔ پربھو کو چھلکے کھلائیں اچھے لگے ہوں گے ہا پیارے بھگت جن! دیکھیئے۔ شری بدر جی اور بدرانی جی کا گودا اور چھلکا کھلانا۔ یہ دونوں باتیں پریم کی ہی ہیں۔ تو بھی پریم روپی ساگر اتنا اپار ہے کہ کوئی اس کی تھاہ نہیں پا سکتا۔ جو اس پریم میں شرابور ہے کہ پریم کے گراہک پربھو کو لاڈ لڑاوے یعنی سچا پریم کرے۔ پریم میں اپنی سُدھ بُدھ بھول جاوے۔ وہی اس پریم کی گہرائی کے بارے میں کچھ جان سکتا ہے۔ پریہ داس جی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تو صرف بھگوت کرپا سے اس کا صرف گان اچاریا ہے۔

۱۴۶ شری سداماں جی کی کتھا

کبت ۵۳

(دھتاں)

بڑو ڈلش کا نام سیر چولہا ہو نہ دھام۔ دوھ گئے آٹھ پہر جام۔ پتنیت ہری سوں جنائی ہے
سن سوچ کہہ رہیو۔ پھر آدھر بوسن کا ٹوہ گئے کر یہ۔ بولیو ہاں جو سرسائی ہے
جاؤ ایک بار وہ بدن نہار آؤ۔ جو پے کچھو پاؤ پیاؤ۔ موکو سکھدائی ہے
کہی بھلی بات۔ سات لوک میں کلنک ہوت ہے۔ جا نہ برت یاہی ہے رکھیئے مترائی ہے

ترجمہ۔ شری کرشن جی کے متر سداماں جی بڑے نشکام بھگت تھے۔ یہاں تک کہ گھر میں کبھی پہر بھر آٹا بھی نہ رہتا تھا۔ ایک دن ان کی دھرم پتنی سوشیلا دیوی جی ان سے کہنے لگیں۔ کیوں جی! میں نے سنا ہے۔ کہ دوارکا پتی شری کرشن چندر جی سے آپ کی مترتا ہے۔ یہ سن کر سداماں جی اس کا دلی بھاو سمجھ کر سوچ میں پڑ گئے۔ اور کچھ گھبرا سے بھی گئے۔ مگر پھر دل کڑا کر کے بولے کہ ہاں! ان کی اور میری ادہری گہری پریتی ہے۔ یہ سن کر سوشیلا دیوی نے کہا۔ تب آپ ایک بار جائیے اور ان کا مکھ چندر دیکھ آئیے۔ اور اگر وہ کچھ دے دیں تو لے لیجئے یہی بات میرے لئے بہت سکھدائی ہے۔ اور بھگوت درشن کا کشٹ مٹ جاوے گا۔
بھگت جی نے جواب دیا۔ پریہ! اتم ہے۔ یا تم نے کہی مگر مجھ کو سب لوگوں میں کلنک لگے گا۔ کہ اس دھن کے لوبھی براہمن نے صرف دھن کے لئے ہی پربھو سے مترتا کی ہے۔ اس طرح سے میری نشکام بھگتی میں بٹا لگ جاوے گا۔

کبت ۵۴

تیاگیو من ہے۔ کرشن روپ کیوں نہ چہے ہو جائے۔ دہے دُکھ آپ ہی سو۔ بچن سُنائے ہیں
آئی سُدھ پیارے کی، وچارے۔ متی ٹارے سب۔ دھار پگ مگ جھوم دوار وتی آئے ہیں
دیکھے وبھوتی سُکھ رُچیو اچنبھو ت کر اُو۔ چلیو مُکھ مادھری کے لوچن تساے ہیں
دور پت ہیو۔ ڈیوڑھی لانگھ من گاڑھو کیو۔ پیو کر گہی چاہ۔ تاہہ پہنچائے ہیں ۴۵ ۶

ترجمہ۔ سداماں جی کی بات سُن کر ان کی دھرم پتنی نے کہا۔ آپ جا کر صرف اپنے پیارے متر کے منوہر شیام روپ کے درشن کیوں نہیں کرتے
اس کے ساتھ ہی شاستر کا یہ پرمان بھی سُنا دیا کہ بھگوان کے درشن ملنے سے ہی سب دُکھ دردر اپنے آپ مٹ جاتے ہیں۔ ان کے نہ مانگنے
میں مانگنے کی تو ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ پتنی کی یہ بات سُن کر سداماں جی کو اپنے پران پیارے متر کے من بھاونے روپ کا دھیان آگیا۔
تب وچار کر کے بھیو وغیرہ کے خیال کو من سے ہٹا کر آپ شری کرشن بھگوان کے درشنوں کو چلے۔ پریم کی مستی میں جھوم جھوم کر قدم رکھتے
اور من ہی من منوہر روپ کے سُکھ کا آنند لیتے ہوئے وہ بہت جلدی دوارکا میں آپہنچے۔ پرم پیارے پربھو کا دھیان اُسی جگہ دیکھ کر من
میں آشچریہ کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ متر کے مُکھ چندر روپ امرت کا پان کرنے کے لئے ان کے نیتر رُوپی چکور بہت ہی پیاسے
ہیں۔ اس لئے بہت ہی بیاکل ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی ڈر بھی رہے ہیں کہ مبادا کوئی آگے جانے سے روک نہ دیوے۔ مگر من کو کڑا کر کے
راج محل پر آکر آپ ڈیوڑھی کے اندر داخل ہوئے۔ گویا ملنے کی چاہ رُوپی دربان نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر ان کو بھگوان کے پاس پہنچا دیا
دھنیہ ہے یہ چاہ۔ دھنیہ ہے یہ اشتیاق۔ سچ ہی کہا ہے کہ "جا کی شرت لگی ہے جا مہہ۔ کہے کبیر وہ پہنچے تا مہہ"

کبت ۵۵

دیکھیو شیام آیو متر۔ چتر وُت رہے نیک۔ بہت کو چر تر دور۔ روئے گرے لاگے ہیں
مانو ایک تن بھیو۔ پیو ایسے لائی چھاتی۔ نیو یہ پریم۔ چھوٹے ناہیں انگ پاگے ہیں :
آئی وُہ رائی سُدھ۔ ہلن چھُٹائی تلنے۔ آنے جل رانی پگ دھوے بھاگ جاگے ہیں
سیج پدھرائی گورو چرچا چلائی۔ سُکھ ساگر بڑائی۔ آپ آتی انو راگے ہیں

ترجمہ۔ شیام سُندر جی نے دیکھا کہ میرے متر آئے ہیں۔ تب خوشی کے مارے کچھ وقت تک تو پربھو اپنے آپ کو بھول کر بُت کی طرح
جہاں کے تہاں کھڑے رہے۔ پھر دور کر بہت ہی بے تابی سے متر کے چرتروں کو یاد کر کے آنکھوں میں آنسو بھر کر سداما جی کو گلے
لپٹا لیا۔ اور اتنے پریم سے ہردے سے لگایا۔ کہ گویا شیام سداماں ایک ہی شریر بن گئے۔ اس انتہائی پریم کے باعث دونو پریمیوں کے
انگ باہم ایسے گہرے جڑ گئے۔ کہ چھڑائے سے بھی نہیں چھوٹیں۔ مگر اتنے میں ہی شیام سُندر جی کو یہ سُدھ آئی۔ کہ میرے متر بہت
ہی دربل (کمزور) ہیں۔ زیادہ بغلگیر کرنے سے ہیں ان کو کلیش نہ ہو۔ یہی وچار کر آپ نے متر کو الگ کیا۔ اب دونو متر ہاتھ میں ہاتھ
ڈالے رنگ محل (زنانہ محل) میں آئے۔ بھگوان کی آگیا سے رُکمنی جی جل اور تھال لائیں۔ شری کرشن نے اپنے کرکملوں سے اپنے
متر کے چرن دھوئے۔ اور پرسن ہو کر کہا۔ آج میرے دھن بھاگ ہیں۔ جو متر کے درشن ہوئے۔ ایک کوی کہتا ہے :-

سویّا

ایسے بے حال بوائین سوں بھئے کنٹک جال گتے پگ جوئے
ہائے سکھا دُکھ پائے مہا۔ تم آئے اِتے نہ کتے دِن کھوئے
[illegible]

پانی پرات کو ہاتھ چھوئے نہیں، نینن کے جل سوں پگ دھوئے

اسی طرح اپنی آنکھوں کے جل سے چرن دھوکر بھگوان نے جاکر ان کو دویہ سیج پر بٹھلایا۔ اور خیر و عافیت اکشل اپوچھی۔ گرو کل میں جب اکٹھے پڑھتے تھے، اس وقت کی باتوں کی چرچا چلا کر شری کرشن نے ان کو آنند کے ساگر میں مگن کر دیا۔ اور آپ بھی ان کے پریم میں مگن ہوکر سب دنیا و مافیہا کو بھول گئے۔ اس کے بعد جب سُدھ آئی، تب

کبت ۵۶

چیوڑا چھپائے کانکھ پوچھے کہا لیائے ہو کو؟ آنی سنکوچائے بھومی تکیں ورگ کھیجے ہیں
کھینچ لئی گانٹھ، موٹھی ایک مکھ مانجھو دئی۔ دوسری بھولیت سواد پائی آپ رہچے ہیں
گہو کر رانی، سکھ سانی پیاری وسنو پیہ، پاؤ بانٹ مانو شری سداماں پریم ویجھے ہیں
شیام جو وچار وینی، سمپتی اپار، وداع بھئے پئے نہ جانی سار، بچھرن چھیجے ہیں

ترجمہ۔ آپ نے چھپا رہے پیارے متر! میرے لئے کیا لائے ہو؟ یہ سن کر شری سداماں جی سنکوچ کے باعث پرتھوی کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ شیام سندر نے دیکھا کہ ایک پھٹے سے کپڑے میں ایک چھوٹی سی پوٹلی بندھی ہے سُداماں جی اُسے بغل میں دبا کر چھپا رہے ہیں۔ آپ نے دیکھتے ہی اس کو کھینچ لیا۔ اور کھول کر دیکھا۔ کہ اس میں چیوڑے ہیں۔ آپ اُس میں سے ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال کر چبانے لگے۔ پھر دوسری مٹھی بھی لی۔ اور متر کی لائی ہوئی سوغات جان کر اس میں بڑا سواد مان کر بڑے ہی اشتیاق سے آپ نے تیسری مٹھی بھی بھر لی۔ گویا ان چیوڑوں کو آپ اپنے متر کے پریم کے روپ میں ہی گرہن کر رہے ہیں۔ اس وقت شری رکمنی جی نے آپ کے ہاتھ کو پکڑ کر کہا۔ کہ ایسی پریم رس سے بھری ہوئی وستو آپ اکیلے ہی نہ کھا لیجئے۔ بلکہ ہم سب کا حصہ بھی بانٹ دیجئے۔ تب آپ نے مٹھی چھوڑ دی۔ اور اس کو رکمنی جی کو دے دیا۔

بھگوان شری کرشن جی نے اس چیوڑے کو گرہن کرکے پرسن ہوکر من ہی من سے سداماں جی کو اپار سمپتی دے دی۔ مگر ظاہر میں کچھ نہ کہا۔ اسی سے سداماں جی نے اس بھید کو نہ جانا۔ آخر وہ اپنے پیارے متر کے پاس پرم ستکار پوروک سات دن رہ کر بہت اصرار کرکے وداع ہوئے۔ اور متر ویوگ سے بہت دکھی ہوتے ہوئے سُداماں پوری کو لوٹ چلے۔

کبت ۵۷

آئے نج گرام وہ، آنی اکبیرام بھیو، نیو پرۂ دوارکا سوں دیکھ متی گئی ہے۔
رتیار نگ بھینی سنگ، ستن سہیلی لینی، کینی منوہاری یوں پرتیت اُر بھئی ہے
وہے ہری وھیان روپ، ماؤھری کو پان تاسوں راکھیں نج پران، جاکے پریت ریت نئی ہے
بھوگ کی نہ چاہ ایسے، تئو نرباہ کرئیا، ڈھریں سوئی چال، سکھ جال رس مئی ہے

ترجمہ۔ جب اپنے گاؤں میں آئے۔ تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ گاؤں بہت ہی منوہر شاندار بن گیا ہے۔ اس کا حلیہ ہی پلٹ گیا ہے۔ نئے نئے عالیشان محلوں کے باعث وہ گویا دوسری دوارکا ہی بن گیا ہے۔ دیکھتے ہی سداماں جی کی بدھی چکرا سی گئی۔ وہ حیران ہو کر سوچنے لگے۔ کہ میں بھول کر کسی اور شہر میں تو نہیں آگیا؟ اتنے میں اُن کی دھرم پتنی شریمتی سُشیلا دیوی اپنے محل کے جھروکے سے اُن کو دیکھ کر پریم میں بھری ہوئی فوراً نیچے اتر آئی۔ اور بھگوان کی دی ہوئی سینکڑوں سکھیوں کے ساتھ آکر اُس نے اپنے پتی دیو کی آرتی اتاری۔ اور سب بات سمجھا کر اُن کو اپنے کنچن محل میں لے گئی۔

اگرچہ شری سداماں جی نے پربھو کرپا سے سنساری سکھ کے سبھی بھوگ پا لئے۔ عیش و عشرت کے سامان کی کوئی کمی نہ رہی۔ تو بھی وہ اس سنساری موہ مایا کے سکھوں میں نہیں پھنسے۔ اپنے سکھا شیام سندر کے منوہر روپ کا دھیان کرتے ہوئے اُن کے ہی پریم میں سدا مگن رہتے۔ اور پربھو کے ساتھ نت نئی پریت کرکے پرسن ہوتے۔ سدا تیاگ بھاو سے ہی اپنے شریر کا نرباہ کرتے۔ اور وشے بھوگوں سے ہمیشہ الگ۔ وہ کرپرم آتما وسی بھری چال سے جیون وتیت کرتے رہے۔ دھنیہ ہیں شری سداماں جی جن کا بھگوان میں ایسا اٹل وشواس تھا۔ ہمارا قلم اِن کے پوتر چرتر کی مہما بیان کرنے کے ناقابل ہے۔

۲۷۔ شری چندرہاس جی کی کتھا

کبت ۵۸

ہتو نرپ ایک تاکے سُت چندرہاس بھیو۔ پری یوں بپت۔ دھائی (دایہ) لیائی اور پہنچے
راجہ کو دیوان تاکے رہی گھر آن۔ بال آپنے سمان سنگ کھیلے رس ڈھرہے
بھیو برہم بھوج۔ کوئی ایسو ہی سنیوگ بنیو۔ آئے وے کمار۔ جہاں وپرن کو شر ہے
بول اُٹھے سبھے "تیری سُتا کو جو پتی یہ ہے۔ ہو وُچاہے جانی" سُن گیو لاج گھر ہے

ترجمہ۔ کیرل دیش میں میدھاوی نامی ایک راجہ راج کرتا تھا۔ اس کے چندرہاس نامی ایک پتر ہوا۔ راجہ میدھاوی کو ایک دوسرے دیش کے راجہ نے یدھ میں مار کر اس کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ تب چندرہاس جی کی ماتا تو راجہ کے ساتھ ستی ہو گئی۔ اور ایک دایہ اُن کو لے کر چپکے سے بھاگ آئی۔ اس دائی نے کُنتل پور میں آکر وہاں کے راجہ کے پردھان منتری دہرشٹ بدھ جی کے ہاں نوکری کر لی اور اپنے پتر کی مانند ہی چندرہاس کو پالنے لگی۔ جب چندرہاس جی پانچ برس کے ہوئے۔ تب وہ دایہ بھی سُورگ سدھار گئی اور چندرہاس بیچارہ یتیم رہ گیا۔ پرماتما کا چکر اٹل ہے۔ ایک دن شری نارد جی کرپا کر کے ان کو ایکانت میں ملے۔ اور ایک شالگرام جی کی چھوٹی سی مورتی دے کر بولے۔ بچہ! اس کو تم دھو کر پی لیا کرو۔ اور کھا کے کھایا کرو۔ پھر اُس مورتی کو مُنہ میں رکھنے کی ترکیب بھی اُنہوں نے بتا دی۔ اور بھگوان نام جپ کا اپدیش کر کے انتردھان ہو گئے۔ چندرہاس جی نارد جی کے اپدیش کے مطابق ہی سب کچھ کرتے رہے۔ اور ہم عمر لڑکوں کے ساتھ وہ بڑے پریم سے بھگوت سمبندھی رس ڈھر (پریم) کے کھیل کھیلا کرتے تھے۔

ایک دن کسی وجہ سے پردھان منتری دہرشٹ بدھ جی کے گھر برہم بھوج ہوا۔ اتفاق سے چندرہاس جی بھی دوسرے لڑکوں کے ساتھ ان براہمنوں کے مکھیا پنڈت کے سامنے آیا۔ اور بھگتی بھاو سے اُس نے پرنام کیا۔ دہرشٹ بدھ نے چندرہاس کو داسی پتر اور یتیم جان کر جھڑکا اور تو یہاں کیوں آیا؟ اتنے میں اس کی پیاری لڑکی وِشیا اُس جگہ پر آ گئی۔ دہرشٹ بدھ نے اس کو پیار سے گود میں اٹھا لیا اور براہمنوں سے بولے۔ مہاراج! میری اس لڑکی کو ور کیسا ملے گا؟ تب اُن براہمنوں کے مکھیا چندرہاس کی طرف انگلی کر کے بولے۔ کہ یہی بالک تیری اس کنیا کا پتی ہوگا۔ ہم یہ بھاوی یقینی (اٹل) جانتے ہیں۔ یہ سُنتے ہی پردھان منتری دہرشٹ بدھی لاج شرم سے کٹ کر پانی پانی ہو گئے۔ اور بہت فکر مند ہوئے۔

کبت ۵۹

پرئیو سوچ بھاری۔ کہا کروں؟ یوں وچاری۔ اہو سُتا جو ہماری۔ تاکو پتی ایسو چاہیئے؟
ڈاروں یا ہی مار۔ یا کو یہی ہے وچار۔ تب بولی نیچ جن۔ کہیو۔ مارو ہیئے وا ہیئے۔

بے کے گئے ڈور، دیکھ بال چھب پُنڈ۔ ہم پوٹی پرے ڈھور، دکھ اُلیو اُوگھا ہیے
بوے اگولائے۔ تو ہی مارین گے سہائے کون؟ مانگوں یک بات۔ جب کہوں تب ماہیے

ترجمہ۔ اُس کے من میں بہت بڑا دُکھ ہوا۔ سوچنے لگا۔ کہ اب۔ کیا کرنا چاہیے؟ آخر اُس دُشٹ نے سوچا۔ کہ اس لڑکے کا کوئی والی وارث تو ہے ہی نہیں۔ اس لئے اسے مروا ڈالنا چاہیئے۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ کتنے دکھ کی بات ہے۔ میری کنیا کا کیا ایسا ہی کنگال داس پتر پتی ہونا چاہیئے؟ یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ یہ سوچ کر اس بھرشٹ بُدھی نے جلادوں کو بلا کر حکم دیا۔ کہ اس لڑکے کو دیکھ کر میرا من جل بھن جاتا ہے۔ تم اسے بن میں لے جا کر مار ڈالو۔ جلاد چندر ہاس جی کو بن میں لے گئے۔ جب مارنے کو تیار ہوئے۔ تب بالک کا سندر بھولا بھالا مکھڑا دیکھ کر پربھو پریرنا سے اُن کو رحم آ گیا۔ اُن کا دل دیا سے پگھل گیا۔ وہ من ہی من کہنے لگے۔ ہماری جاتی اور ہمارے پیشے کو دھکار ہے۔ کہ ہمیں ایسے ایسے گھناؤنے پاپ کرم کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے سندر بالک پر ہمارا کیسے ہاتھ چلے گا؟ مگر مالک کا حکم ہے۔ کیا کیا جائے؟ یہ کہ کر وہ چندر ہاس جی سے بولے۔ اب ہم تمہیں ماریں گے۔ بتاؤ تمہارا رکھشک کون ہے؟ اگر کوئی ہو۔ تو اس کو پکارو۔

چندر ہاس جی نے جواب دیا۔ میں صرف ایک ہی بات چاہتا ہوں۔ کہ جب میں کہوں۔ تب آپ مجھ پر تلوار کا وار کریں

کبت ۱۰

مان لینو بول وے۔ کھول ندھیہ گول ایک۔ گنڈ کی کو شت کاڑھ دہ سیوا ہنکی کینی ہے
بھیو نداکاریوں نہار سکھ بھار بھر۔ نینن کی کور ہی سوں آ گیا بدھ دینی ہے
گرے مرجھائے دیا آئی۔ کچھو بھائے بھرے۔ ڈھرے پربھو اور مُتی آنند سوں بھینی ہے
ہُتی چھٹی انگری سو کاٹ لئی۔ دوش ہو۔ بھوش ہی بھیو۔ جائی کہی۔ سانچ چینہی ہے

ترجمہ۔ جلادوں نے چندر ہاس جی کی بات مان لی۔ تب انہوں نے اپنے گال (منہ) سے شری نارد جی کی دی ہوئی وہی شری سالگرام جی کی مورتی نکال کر جنگلی پھولوں سے اس کی پوجا کی۔ پھر اُس گولی کو ہاتھ میں لے کر ایکاگر چت سے اسے دیکھنے لگے۔ تب پربھو نے اس مورتی میں ایسے سچدانند سوکشم روپ سے درشن دیئے۔ کہ جس کے بھاری پریم آنند میں یہ مگن ہو کر دیہہ ابھیمان کو بھول گئے۔ پربھو کی مہان کرپالتا کی جے ہو۔ اس محویت کی حالت میں آنکھ کے اشارے سے انہوں نے جلادوں کو اپنے قتل کرنے کی آگیا کی۔ جوں ہی جلادوں نے مار ڈالنے کا وچار کیا۔ توں ہی بھگوان کی پریرنا سے وہ مرجھا کر زمین پر گر پڑے۔ پھر جب ہوش آئی تب دیا بھاو کے باعث اُن کے من اس بالک کی پریتی (محبت) سے بھر گئے۔ انہیں اپنی کرتوت پر بہت پشیمانی ہوئی۔ سنت سنگ کے پربھاو سے اُن جلادوں کے دل میں بھی بھگوت پریم پیدا ہو گیا۔ اور بھگوان کی انت مہا کا وچار کر کے ان کی بدھی پریم آنند سے بھر گئی۔ شری چندر ہاس جی کے ایک پاؤں میں چھ انگلیاں تھیں۔ کہ جن کو سامدرک شاستر میں دوش بتلایا ہے۔ اُس چھٹی انگلی کو اُن جلادوں نے کاٹ کر ان کو چھوڑ دیا۔ گویا ان کی زاید انگلی کا دوش مٹ گیا۔ اب آپ اُتم لکشنوں والے سنسار کے بھوشن (پریم بھاگیہ وان) ہو گئے۔ پربھو کی انت مہما کے بلہارے۔ سب جا کو راکھے سائیاں۔ مار نہ سکے کوئے۔

جلادوں نے وہ کٹی ہوئی انگلی لے جا کر دھرشٹ بدھی کو دکھلا دی۔ اور کہہ دیا کہ آپ کے حکم کی تعمیل کر آئے ہیں۔ دھرشٹ بدھی نے انگلی پہچانی۔ اور اُن کی بات سچی مان کر یقین کر لیا۔ سچ ہے۔ جس کو پرمیشور راکھیں۔ اُسے کون مارے؟

کبت ۱۱

وَہے دیش بھومی میں رہت لگھو بھوپ اور۔ اور سکھ سب ایک چاہ سُت بھاری ہے

> ہمیو دپن آن۔ دیکھ یاہی مودمان۔ کینی کھگ چھاںہہ۔ گھری مرگی پانت ساری ہے
> دور کے اہنک لیو۔ پائی ندھی رنگ جیو۔ کیو من بھایو۔ سو بدھایو۔ شری ہو داری ہے
> کو اودن ہیے۔ نرپ بھئے رچت چیتے۔ دیو راج کو تلک۔ بھاو بھگتی وستاری ہے

ترجمہ۔ اسی کنتل پور راجیہ کے اندر ایک اور باجگذار راجہ راج کرتے تھے۔ وہ چندناوتی کے راجہ تھے اور اُن کا نام کلند تھا۔ ویسے اُس کو استری دھن وغیرہ کے سب سکھ پراپت تھے۔ صرف ایک پُتر نہ تھا۔ سو اُن کو پُتر کی بہت چاہ تھی۔ کرنی پرماتما کی۔ وہ راجہ کسی کام سے اسی بن میں جانکلے۔ کہ جہاں بھگت چندرہاس جی اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور سرب انتریامی پربھو کا پیارا جان کر اُن کے سُندر روپ کو دیکھتی ہوئی ہرنیوں کے جھنڈ اِن کو گھیرے ہوئے تھے۔ اور ایک بڑا پرندہ اُنکا اُس کے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ جس کا سایہ مہان راجیہ کی پراپتی کا مظہر ہوتا ہے۔ دھنیہ پربھو کی دیا لتا۔ سہ

اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار — نہ ہو اُس سے مایوس اُمیدوار

یہ دیکھ بہت ہی خوش ہو کر اس طرح دوڑ کر راجہ نے اُس کو اپنی گود میں لے لیا۔ جیسے کوئی کنگال بہت بڑے خزانہ کو پاکر خوش ہو کر اُٹھا لیتا ہے۔ راجہ اُسے بہت ہی پیار سے گھر میں لائے۔ اور اسی طرح دل کھول کر خوشی منائی۔ جس طرح اکلوتا پتر ہونے سے لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔ کئی دنوں تک خوب آنند منگل ہوتا رہا۔ راجہ نے بہتیرا دھن دان میں لٹایا۔ اور بڑے چاؤ سے اس کی پرورش کرنے لگے۔ کچھ مدت کے بعد راجہ نے چندرہاس کو سیوک یہ ہونہار اور فرمانبردار جان کر پرجا کی صلاح سے راج تلک دے کر ولیعہد بنا دیا۔ ناظرین! دیکھی آپ نے پربھو کی لیلا! گسائیں تلسی داس جی نے سچ ہی کہا ہے۔

> مسک ہیں کرہیں وسنچ پربھو اج ہیں مسک تے ہین
> اس وچار سنشے۔ رام بھجے ہیں پربین

"بھگوان ایسے سمرتھ ہیں کہ مچھر کو برہما بنا دیتے ہیں۔ اور برہما کو مچھر سے بھی ادنے بنا دیتے ہیں۔ ایسا وچار کر بدھیمان لوگ سب کچھ چھوڑ کر رام کا ہی بھجن کرتے ہیں۔" جب چندرہاس یُووراج ولیعہد بن گئے۔ تب اُنہوں نے اپنے راجیہ میں بھگوت بھگتی کا دل کھول کر پرچار کیا۔

کبت ۶۲

> رہیں جا کے دیش سو نریش کچھو پاوے ناہیں۔ یا تہہ پل جو دیو۔ سبھو پٹھائی کے
> آیو گھر جان کیو اتی سنمان۔ سو پچھان لیو وہے۔ بال مارو چھل چھائی کے
> دئی لکھ چٹھی۔ جاؤ میرے سُت ہاتھ دیجے۔ سیجئے ہی بات جاؤ آیو ہے لکھائی کے
> گئے پُر پاس باغ۔ سیوا متی پاگ کر بھری درگ نیند نیک۔ سو بہ سُکھ پائی کے

ترجمہ۔ جب سے چندرہاس راجہ ہوئے۔ تب سے چندناوتی نگری میں دن رات سادھو سنتوں کی سیوا اور پربھو بھگتی کا ہی پرچار رہتا تھا۔ اس لئے جو خراج وہ کنتل پور کے مہاراج کو دیتے تھے۔ وہ اب وقت پر نہ پہنچتا تھا۔ کیونکہ سارا دھن سادھو سیوا میں ہی خرچ ہو جاتا تھا۔ کوڑی بھی نہ بچتی تھی۔ اس لئے کنتل پور کے مہاراج نے کچھ فوج ساتھ دے کر اپنے وزیر دھرشٹ بدھی کو خراج وصول کرنے کے لئے چندناوتی بھیجا۔ راجہ کلند اور چندرہاس نے اس کا بڑا آدر ستکار کیا۔ دھرشٹ بدھی نے شکل صورت سے چندرہاس کو پہچان لیا کہ یہ وہی لڑکا ہے۔ جس کو میں نے قتل کر دینے کا حکم دیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں چندرہاس کو نہ صرف زندہ بلکہ ایک دیش کا راجہ بنا دیکھ کر جل بھن گیا۔ مگر یہ بات اُس نے کسی پر ظاہر نہ کی۔ اس نے دل میں کہا۔ چلو اچھا ہوا۔ مجھے معلوم ہو گیا۔ اب چھل کر کے اس کو مروا دینا چاہئیے اس کے بعد کچھ سوچ کر وہ چندرہاس کو ایک چٹھی دے کر بولا۔ یُووراج! آپ اس چٹھی کو کنتل پور میں میرے بیٹے مدن کے پاس

بیٹی کو خوشی سے دینا، کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ اس کے مطابق فوراً عمل کیجیو۔ دیر بالکل نہ کیجیو۔
چندرہاس چٹھی لے کر کنتل پور پہنچے۔ شہر سے باہر ایک سندر باغ تھا۔ جو اسی وزیر دہرشٹ بدھی کی ملکیت تھا۔ اس باغ میں وہ آرام لینے کے لئے ٹھہر گیا۔ پہلے اس نے سالگرام کی گولی نکال کر اس کی سیوا پوجا بڑے پریم سے کی، پھر پرماتما پاربھگوان کے بھروسے آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ ہری اچھیا سے اس کو نیند آ گئی۔ اور وہ سکھ سے سو گیا۔

کبت ۱۳

کھیلت سہیلن مدھ آئی واہی باغ مانجھ۔ کر انوراگ بھٹی نہاری دیکھ رہ بجھی ہے
پاگ مدھ سیہ پاتی۔ چھب ماتی۔ جھک کھینچ لئی، بانچی کھول لکھیو وش دین پتا کھیجی ہے
"وشیا" سو نام ابھیرام۔ وبرگ انجن سوں۔ "وشیا" بنائی۔ مت بھائی رس بھیجی ہے
آئی ارلی آلن میں۔ لالن کو دھیان ہیئے، بیٹے مدنا نو۔ گرہ آئی تب دیجی ہے

ترجمہ - بھگوان کی پریرنا سے اُس وزیر کی لڑکی جس کا نام "وشیا" تھا۔ اس باغ میں اپنی سکھیوں کے ساتھ آئی، اچانک اس کی نگاہ سوئے ہوئے چندرہاس پر پڑ گئی۔ وہ اس کا سندر مکھ دیکھ کر اس پر موہت ہو گئی۔ بہانے سے دوسری طرف جا کر وہ اپنی سکھیوں سے الگ ہو گئی۔ اور چکر لگا کر چندرہاس کے پاس پہنچی، جو کہ بے ستوہ گہری نیند سو رہے تھے۔ وزیر کی لڑکی بڑی شردھا سے چندرہاس کے چندر مکھ کو دیکھنے لگی۔ اتنے میں اُس کو اُن کی پگڑی میں بندھی ہوئی ایک چٹھی دکھائی دی۔ اُس کے دل میں شوق پیدا ہوا، کہ دیکھوں اس چٹھی میں کیا لکھا ہے؟ اس نے آہستہ سے اُس چٹھی کو کھول کر پڑھا۔ اُسے معلوم ہوا، کہ وہ خط اس کے ہی پتا نے اس کے بھائی مدن کے پاس بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے، کہ اس چٹھی کے لانے والے کو بہت جلدی "وش" دے دینا۔ اگر دیر کرو گے تو میں تم پر بہت ناراض ہوں گا" اس چٹھی کو پڑھ کر اس کنیا کو اپنے باپ پر بہت غصہ آیا۔ اور پریم کے باعث اُس کا نازک دل دیا سے پگھل پڑا۔ اس نے سوچا، اِس نو لعبورت نوجوان کو تو میں دل ہی دل میں اپنا پتی مان چکی ہوں۔ اس لئے کسی تدبیر سے اس کو بچانا چاہئے۔ اسی وقت اس کو ایک ایسی تدبیر سوجھ گئی، کہ جس سے اُس کا من بہت پرسن ہوا۔ اور اس نے بڑی ہی پھرتی سے اپنی آنکھوں کے کاجل سے "وش" شبد کے آگے "یا" اور بڑھا دیا۔ جس سے "وش" شبد کا "وشیا" بن گیا۔ اتنا کر کے اُس سندر نوجوان کو پتی روپ پانے کی آشا کر کے بہت ہی پرسن ہو، بھگوان کا دھنباد کرتی ہوئی اور پریم رس میں بھری ہوئی وہاں سے جلدی سے آ کر اپنی سکھیوں میں مل گئی۔ مگر اُس کا دھیان چندرہاس میں ہی تھا۔ جس طرح کوئی نشے میں مخمور ہو۔ اس طرح وہ پریم میں متوالی ہوئی سب سکھیوں کے ساتھ گھر آ گئی۔ اور دل ہی دل میں پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگی۔ کہ پربھو! میرا منورتھ سپھل کرو۔

کبت ۱۴

اُٹھیو چندرہاس، جہی پاس لکھو لایو۔ جایو دیکھ من بھایو۔ گاڑھے گرے سوں لگایو ہے
دے ہی کر پاتی۔ بات لکھی موں سہاتی۔ بولا وِپر گھڑی ایک مانجھ بیاہ بھرائیو ہے
کری ایسی ریت۔ وارے بڑے نرپ جیت۔ شتر و مت گئی بیت۔ جا پہ پار پے نہ پایو ہے
آیو پتا پنچ، سن گھوم گئی بیچ مانو۔ بانو لکھی ڈولہا کو۔ شول سر سایو ہے

ترجمہ - شری چندرہاس جی اُٹھے۔ اور چٹھی ٹھکانے پر پہنچ کر وزیر کے بیٹے کو دے دی۔ مدن سین اُس چٹھی کو پڑھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ اور چندرہاس جی کو گہرے پریم سے گلے سے لگایا۔ پھر بڑی جلدی سے براہمنوں کو بلا کر لگن سودھ ایک ہی گھڑی میں اپنی

بھین وشیا کا بیاہ چندرہاس سے کر دیا۔ ساری رات آنند اور دان پن میں گذری۔ شادی پر ایسی دھوم دھام کی۔ کہ بڑے بڑے راجہ بھی نہ کر سکیں۔ پیارے ناظرین! دیکھئے ایشور کی لیلا۔ کہ سے وش دیتے وشیا بھیو۔ رام غریب نواز۔ چندرہاس کچھ دن کنتل پور میں ہی رہے۔ ادھر نیچ دہرشٹ بدھی اس خیال میں خوش خوش واپس آیا۔ کہ میرے پُتر نے زہر دینے سے چندرہاس پرلوک سدھار چلا ہو گا۔ مگر گھر آ کر جب اُسے دولہا کے بھیس میں اپنا ہی داماد بنا دیکھا۔ تب تو وہ چل کر گیا۔ حیران رہ گیا۔ کہ کیا کرنا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ سے اپنے من کچھ اور تھا ہری جی کے من اور۔ یہ سوچ کر وہ بے سُدھ سا ہو گیا

کبت ۶۵

بیٹھیو نے اکانت۔ سُت اگری کہا بھرانت یہ ؟ کہیو سونت انت۔ کہ پاتی نے دکھائی ہے
بانچ آنچ لاگی۔ میں تو بڑو ہی ابھاگی۔ اے پے مارو متی پاگی۔ بیٹی رانڈ ہُو سُہائی ہے
بول بیچ جاتی۔ بات کہی تم جاوو مٹھ۔ آوے تہاں کو اُو۔ مار ڈارو۔ موہی بھائی ہے
چندرہاس جو سُوں بھاکھیو۔ دیوی پوج آؤ آپ۔ میری کُل پوج سدا ریت چلی آئی ہے

ترجمہ۔ پھر وہ دُشٹ بُدھی اپنے بیٹے کو ایکانت میں لے گیا اور اس سے پوچھا۔ کہ پُتر! تو نے اسے وش دینے کو لکھا تھا۔ تو نے یہ کیا غضب کر ڈالی۔ تب مدن سین نے اُسی کے ہاتھ کی لکھی چھٹی دکھا دی۔ پڑھ کر اس کم عقل کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کہ میں بہت ہی ابھاگی ہوں۔ مگر میں اس کو مروا کر چھوڑوں گا۔ خواہ بیٹی ودھوا ہی رہے۔ یہ بات اس نیچ نے من ہی من میں وچار کر جلادوں کو بلا کر اُن کو حکم دیا۔ کہ تم جا کر مٹھ (دیوی کے مندر) میں چھپ رہو۔ صبح سب سے پہلے جو دیوی کے مندر میں آوے۔ اُسے تم سوچے سمجھے قتل کر دینا۔ اُدھر نشپاپ چندرہاس جی سے کہا۔ کہ دیوی ہمارے کُل کی پوجنیہ (اشٹ) ہے۔ اس لئے تم صبح اُٹھ کر سب سے پہلے دیوی کی پوجا کرنا۔ اس طرح اُس دہرشٹ بدھی نے چندرہاس کو مروانے کا اُپائے سوچا۔ مگر اسے یہ نہ معلوم تھا

جو بھاوی سو ہوئی ہے۔ جھوٹی من کی دَور
میرے من کچھ اور ہے۔ کرتا کے من اور

کبت ۶۶

چلا ہی کرن پوجا۔ دیش پتی راجہ کہی۔ میرے سُت ناہیں راج واہی کو لے دیجئے
سچو سُوَن (بیٹا) سُوں جو کہیو۔ تم لادو جادو۔ پادو نہیں پھیر سمے اب کام کیجئے
مدن ڈیو سُکھ پائی جائی۔ مگ ہی میں لیو جائی۔ دیو سو پٹھائی۔ نرپ رنگ ماہیں بھیجئے
دیوی ایمان تے نہ ڈرو سنمان کروں۔ جات مار ڈارے یہ۔ یا سُوں بھاکھیو بھوپ لیجئے

ترجمہ۔ پربھات ہوتے ہی چندرہاس نے اشنان کیا۔ اس کے بعد سالگرام جی کی پوجا کر کے چندرہاس جی دیوی جی کی پوجا کو چلے۔ اسی وقت بھگوت پریرنا سے کنتل پور کے مہاراج کے من میں یہ بات آئی۔ کہ میرے پُتر نہیں ہے۔ چندرہاس بہت لائق ہے۔ اس لئے اسی کو راج تلک دے دوں اور آپ نشچنت ہو کر ہری بھجن میں لگوں۔ یہ وچار کر مہاراج نے وزیر کے بیٹے مدن سین کو بُلا کر کہا۔ کہ میرے من میں یہ بات آئی ہے۔ سو تم بہت جلدی جاؤ اور چندرہاس کو بُلا لاؤ۔ اور ابھی دن میں سب کام کر ڈالو۔ ورنہ دیر ہونے سے پھر کوئی وگھن نہ پڑ جاوے۔ شبھ کام میں دیر کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ سو موقعہ چوک جانے پر پھر پچھتانا پڑتا ہے۔ مہاراج کے منہ سے ایسی بات سن کر مدن سین بہت ہی خوش ہو کر دوڑا گیا۔ اور مندر کے

میں ہی سالا بہنوئی دونوں کی ملاقات ہو گئی۔ مدن سین نے چندرہاس سے مہاراج کا سب سندیش کہہ کر کہا۔ کہ مہاراج نے فوراً آپ کو بلایا ہے۔ وہ اسی وقت آپ کو راج تلک دے دینا چاہتے ہیں۔ مہاراج کا زیرانگ اور انوراگ اس وقت بہت پربل ہے۔ اس لئے آپ فوراً اُن کے پاس پہنچیں، اور تاج شاہی سر پر رکھیں۔ آپ دیوی جی کی ناراضگی کا وچار نہ کریں۔ آپ کے بدلے میں جا کر پوجا کر آتا ہوں۔" اس طرح کہہ کر مدن سین چندرہاس جی کو مہاراج کے پاس بھیجکر آپ پوجا کے لئے دیوی جی کے مندر کو گیا۔ مگر جوں ہی وہ مندر میں گھسا۔ جلادوں نے بلا سوچے سمجھے اُس کو قتل کر دیا۔ اِدہر چندرہاس مہاراج کی سیوا میں پہنچے۔ تو مہاراج نے "یہ لیجئے" کہہ کر تاج شاہی اُن کے سر پر رکھدیا۔ اور آپ بھگوت بھجن میں لگے۔

چوپائی

اُدوا کہوں میں اُونچو اپنا —— ست ہری بھجن جگت سب سپنا

کبت ۶۷

کاہو سن کہی۔ دُشٹ بُدھ مارو نیچ نے۔ سینچن سشریر ذرک نیر جھری لاگی ہے

چلیو تت کال دیکھ گریو ہوئے حال۔ سیس پاتھر سُوں پھوریو ابھوی ابھاگی ہے

سُن چندرہاس چل دیک منڈھ پاس آئے۔ وجہائے جگ ڈپوتا کے۔ کاٹے انگ راگی ہے

کہیو تیرو دولتی۔ یا ہی کرودھ کر مار یو پُت ہی۔ اُٹھیں دوؤ دیجے دان جئے بڑبھاگی ہے

ترجمہ۔ دہرشٹ بدھی سے آکر کسی نے کہا۔ کہ تمہارے بیٹے کو جلادوں نے مار ڈالا۔ یہ سن کر وہ زار دھیں مار کر رونے پیٹنے لگا اور دوڑتا ہوا دیوی کے مندر میں گیا۔ وہاں جب اس نے اپنے پتر کو مرا ہوا دیکھا۔ تب وہ ابھاگا بھی پتھر پر سر پٹک کر مر گیا۔ سچ ہی کہا ہے کرم پردھان وشو کر راکھا۔ جو جس کرہی سو تس پھل چاکھا۔

جب بھگت چندرہاس جی نے یہ سب حال سنا۔ تب وہ بھی بہت جلدی سے دیوی جی کے مندر میں آ کر اُستتی کرنے لگا۔ اور اپنا سر بلیدان کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ تب بھگت کو آشیرباد دینے کے لئے دیوی پرگٹ ہو گئیں۔ اور چندرہاس جی کا ہاتھ پکڑ کر بولیں۔ بیٹا! یہ دہرشٹ بدھی تیرا اکثر دشمن تھا۔ اس نے کئی بار تم کو مارنے کی کوشش کی۔ مگر مارنے والے سے بچانے والا زبردست تھا۔ اس لئے تمہارا بال بھی بانکا نہ ہوا۔ اور یہ دُشٹ اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ میں نے ہی تمہارے اس دشمن کو بیٹے سمیت مار ڈالا ہے۔ اب تم بے خطر ہو کر راجیہ سُکھ بھوگو۔"

یہ سن کر چندرہاس جی نے دیوی جی سے دست بستہ پرارتھنا کی۔ کہ ہے جگدمبا! تمہاری جے ہو۔ آپ اگر مجھ پر پرسن ہیں۔ تو کرپا کر کے ان دونوں کو پران دان دیں۔ اور ان کو سُومتی پردان کریں۔ تاکہ یہ میرے ستردھ ہو کر متر بن جاویں۔ شری دیوی جی نے پرسن ہو کر ہری بھگت چندرہاس جی کی بات مان لی۔ اور ان دونوں کو زندہ کر کے انہیں ایسی سُومتی دی، کہ وہ دونوں ہی دویش بھاؤ کو تیاگ کر چندرہاس کے سچے خیر خواہ بن گئے۔ سچ ہے۔ دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

کبت ۶۸

کریو ابھیو راج۔ سب دلیش بھگت راج کریو۔ ڈھنگ کو سماج تا کی بات کہا بھاکھئے

ہری ہری نام ابھیرام دھام دھام سُن۔ اور کام کامنا نہ سیوا ابھلاکھئے

کام کرودھ لوبھ مد۔ آدی لے کے دُور کئے۔ جیسے نرپ پائی۔ ایسو نینن میں راکھئے

کہی جیتی بات آدی انت لوں سُہات ہئے۔ پڑھے اُدھ پرات پھل "جیمنی" میں ساکھئے

ترجمہ۔ اب بھگت چندرہاس جی بھگوت کرپا سے راجہ ہی نہیں بلکہ مہاراجہ ہو گئے۔ آپ نے تین سو برس تک بیٹھے ہی عدل اور انصاف سے راجیہ کیا۔ اور اپنی سلطنت میں ایسی ہری بھگتی پھیلائی کہ وہ سارا ملک ہی بھگتوں کا ملک کہلانے لگا۔ اور خود راجیہ سنگھاسن اور ہار راج کے پریوار کا کیا کہنا۔ وہاں تو ہر جگہ اور گھر گھر میں ہری ہری کے پرم مدھر نام کا سنکیرتن ہوتا تھا۔ ساری پرجا پریم بھگتی میں ایسی مگن ہو گئی کہ کبھی کوئی کسی قسم کی سنساری کامنا ہی نہیں، سب کے سب بھگوت بھجن اور بھگوان کے بھگتوں کی سیوا ہی کا منا کرتے تھے۔ ان کے کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ سب وکار مٹ گئے تھے۔ تب اس بات کے کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ اپنے سیوک راجہ کو پا کر پرجا کیسے جیون بسر کرتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ ایسے راجہ کو تو آنکھ کی پتلی کی طرح پیارا جاننا چاہئے۔ کیونکہ ان کے راجیہ میں لوک پرلوک دونوں ہی سدھر تے ہیں۔" پریہ داس جی کہتے ہیں کہ پرماتما کا اور چندر ہاس جی کی کتھا سننے اور چندر ہاس جی کا نام لینے سے بڑا پنیہ ہوتا ہے۔ بھگتی پراپت ہوتی ہے اور سب کشٹ مٹتے ہیں۔ اس مہاتم کو شری جیمنی جی نے ورنن کیا ہے۔ بولو بھگت چندر ہاس اور اس کے رکھشک بھگوان کی جے۔ جے۔ جے

۴۰۔ میترے رشی جی کی کتھا

کبت ۶۹

کوشارو نام سو بکھان کیو نام بنا جو تے۔ میترے ابھیرام رشی ہاں پیچھے بات ہیں
آگیا پربھو دئی جا ہو۔ بدر ہے بھگت بیرو۔ کرو اپدیش روپ گن گن گات ہیں
چتر کیتو پریم کیتو دجا گون کھیات جات۔ پلیو جنم پرتی تول پھل گھات ہیں
اکرور آدی دھرو کہے سب بھگت بھوپ۔ اُدّو ہوتے پہ ان کی کتھا پات پات ہیں

ترجمہ۔ آپ کی ماتا کا نام شری متراجی اور پتا کا نام کوشارو جی تھا۔ اس لئے آپ میترے اور کوشارو دونو ناموں سے پرسدھ ہیں۔ نابھا جی نے اسی واسطے آپ کا کوشارو نام سے ورنن کیا ہے۔ آپ شری پراشر مُنی جی کے شِشیہ ہیں۔

جس وقت شری کرشن بھگوان بدری جی کے لئے اپنے پرم سکھا شری اُودّھو جی کو گیان اور بھگتی کا اپدیش کر رہے تھے اس وقت وہاں پر شری میترے جی بھی تھے۔ انہوں نے بھی وہ اپدیش پراپت کیا تھا۔ اس وقت پربھو جی نے ان کو آگیا دی تھی کہ شری میترے جی! آپ میرے پرم پیارے بھگت اور بھگت بدر جی کو یہ اپدیش اس طرح سنا دیجئے گا کہ جس میں میرا نام میرے گُن اور میرا روپ ان کے روم روم میں رگ رگ میں سما کر پھیل جاوے۔" جب شری کرشن بھگوان گولوک کو گئے۔ اور شری اُودّھو جی پربھو کے برہ میں بدری آشرم کو چلے جا رہے تھے۔ تو شری بدر جی سے اُودّھو جی ملے۔ مگر بھگوان کے برہ میں بہت ہی بیاکل تھے اس لئے وہ صرف اتنا ہی کہہ سکے کہ پربھو نے میترے جی کے سامنے آپ کے لئے مجھے اپدیش کیا تھا۔ سو میں تو اسے کہہ نہیں سکتا آپ ان سے ست سنگ کر کے اس اپدیش کو پراپت کر لیجئے گا۔ شری بدر جی نے ایسا ہی کیا۔ یہ پرسنگ (شری میترے بدر جی کا سنواد) شریمد بھاگوت کے تیسرے سکندھ میں تفصیل سے درج ہے۔ جس میں شری میترے جی نے خود بھگوان سے ہی اپدیش لیا۔ راجہ چتر کیتو جی بھی پرم بھاگوت تھے۔ آپ کی کتھا شریمد بھاگوت میں پرسدھ ہے۔ کہ کیسے شراپ پا کر آپ نے مہا بھیانک اسُر یونی میں جنم لیا۔ اور ورترا سُر کے نام پر سدھ ہوئے اور اندر کے ترشول اور بجر کو پھول جیسا سمجھا گیا یعنی اپنی موت سے پرسن ہو کر اپنی بھگتی اور گیان کے چمتکار سے سب کو آنند کر دیا۔ ایسے ہی شری اکرور جی اور شری بھگت راج دھرو جی نیز بھگوان کے بہت ہی پیارے شری اُودّھو جی وغیرہ کی منوہر کتھائیں شریمد بھاگوت کے صفحہ صفحہ پر کندہ ہیں

۲۹۔ شری چترکیتو جی کی کتھا

راجہ چترکیتو کے لاکھوں استریاں تھیں۔ اس میں سے کرت دوتی نامی ایک استری سے (شری نارد جی اور شری انگرہ جی کے یگیہ کرانے سے) ایک پتر پیدا ہوا۔ جس کو دیگر سب رانیوں نے مل کر زہر دے دیا جس سے وہ مر گیا۔ مگر راجہ موہ اور پیار کی وجہ سے اس کا انتم سنسکار نہیں کرتا تھا۔ اگرچہ نارد جی نے اُپدیش دے کر راجہ کو بہت سمجھایا کہ سنسار کا ایسا ہی دستور ہے۔ مگر راجہ کا موہ نہیں مٹا۔ اور اسے گیان نہیں آیا۔ تب نارد جی نے تپ کرکے پربھاو سے اس بچے کو زندہ کر دیا۔ وہ بچہ راجہ سے بولا مہاراج! آپ کیوں میرے موہ میں پڑے ہیں۔ سینکڑوں بار تم میرے اور میں تمہارا پتر ہو چکا ہوں۔ آج یہ کوئی نئی بات تو ہوئی نہیں پھر عبث موہ کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اب جو اصل بات ہے۔ وہ سنئے۔ اس سے پہلے جنم میں میں سادھو تھا اور شالگرام جی کی پوجا کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس استری نے جو اس جنم میں میری ماتا بنی ہے۔ مجھے بھوجن کرانا چاہا۔ اس نے رسوئی بنانے کے لئے مجھے سیدھا اور ایندھن دیا۔ ان ایندھن کی لکڑیوں میں سے کسی ایک لکڑی میں لاکھوں چیونٹیاں بھری تھیں۔ وہ سب رسوئی کی آگ میں جل مریں۔ اور میں نے پربھو کو بھوگ لگا کر وہ پرشاد پا لیا۔ مہاراج! ان لاکھوں چیونٹیوں کے مارنے کی پاداش میں مجھے لاکھوں بار پیدا ہونا اور مرنا پڑتا۔ جس کا وچار کرنے سے ہی ہردے کانپنے لگتا ہے۔ مگر میں نے چونکہ بھوجن کرنے سے پہلے پربھو کو بھوگ لگایا تھا۔ اور پربھو کا ہی پرساد سمجھ کر وہ بھوجن کیا تھا۔ اس لئے پربھو کرپا سے ایک ہی جنم میں میرا وہ پاپ ٹل گیا۔ ارتھات وہی لاکھوں چیونٹیاں سب کی سب آپ کی رانیاں بنیں۔ اور وہی سیدھا اور ایندھن دینے والی استری میری ماتا بنیں۔ میں پتر بنا اور ہم سب نے اپنا اپنا بدلہ اس طرح سے لیا۔ سچ ہی کہا ہے۔ سے کلجگ نہیں کرجگ ہے یاں ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

اتنا کہہ کر اُس لڑکے نے پھر پران تیاگ دیے۔ تب راجہ کو گیان پراپت ہوا۔ اور اس نے اس کی انتم کریا کی۔ "یہ سب مایا کر پرداراء" ایسا جان کر راجہ نے بھگوت بھگتی میں چیت لگایا۔ شری نارد جی نے راجہ کو سنکرشن بھگوان کا منتر اُپدیش کیا۔ جس سے سات ہی دن میں راجہ گرو کرپا سے شری سنکرشن مہاراج کی سیوا میں پہنچ گئے۔ وہاں اُستتی کرکے شری واسو دیو منتر (اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے) پاکر اس کا جپ کرکے ایسی گتی پائی کہ حسب مرضی جہاں چاہیں۔ فوراً پہنچ سکیں۔ کوئی روکاوٹ بیچ میں حایل نہ ہو۔ ایک دفعہ کی بات ہے۔ کہ آپ وہاں پر چڑھ کر شو جی کے پاس پہنچے۔ دیکھا کہ بھری سبھا میں سمرتھ شری شو جی مہاراج اپنی پران پریہ استری جگت ماتا پاربتی جی کو اپنی جانگھ پر بٹھلائے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ آپ نے اگیان کی وجہ سے شو جی کو گیان اُپدیش دینا شروع کر دیا۔ تب جگت ماتا پاربتی جی نے سراپ دے دیا کہ راکھشس ہو جا۔ اس سراپ کے باعث آپ ورترا اسُر ہو گئے۔ مگر پربھو بھگتی کے باعث ان کا سابقہ گیان بنا رہا۔ اور راکھشس جونی میں بھی آپ بھگوت بھگتی کرتے رہے۔ آپ اتنے بلوان یودھا تھے کہ کسی طرح سے بھی دیوتا ان کو مار نہ سکے۔ آخر مہرشی ددھیچی کی ہڈیوں کا بجر بنا کر دیوراج اندر نے اُسے مارا۔ یدھ میں جو بے مثال بہادری اُنہوں نے دکھلائی۔ اُس پر دیوراج اندر بھی واہ واہ کر اُٹھے۔ ان کی منوہر کتھائیں شریمد بھاگوت اور مہابھارت میں درج ہیں۔ جس سے اہنکار کے ناش اور پربھو وشواس کا اُپدیش ملتا ہے۔ شریر تیاگ کر آپ نے پرم گتی (موکھش) پراپت کی۔

۳۰۔ شری اودھو جی کی کتھا

شری اودھو جی شری کرشن جی کے پرم بھگت اور سکھا تھے۔ آپ پرم گیانی تھے۔ اور بھگوان کی سیوا کئی پرکار سے کرتے تھے۔ ایک بار بھگوان شری کرشن جی نے آپ کو بھگتی کا تتو سمجھانے کے لیے برج میں گوپیوں کے پاس بھیجا تھا۔ تب انہوں نے گوپیوں کی بھگوان میں ادبھت پریتی دیکھی تھی۔ اور دیکھ کر چکت ہو گئے تھے۔ سورساگر۔ کرشن گیتاولی۔ للت گیت اور گیت گوبند وغیرہ گرنتھوں میں اودھو گوپی سمواد گایا گیا ہے۔ یہ ایسے گرنتھ ہیں کہ ان کے ایک ایک پد میں شری کرشن بھگتی لبالب بھرپور ہے۔ اور تن من کی سدھ بھلا دیتا ہے

گوپیوں کا پریم دیکھ کر پرم گیانی اُدھو جی بھی گوپیوں کی چرن رج میں لوٹنے لگے۔ اور ان کے درشن کر کے اپنے آپ کو دھنیہ مانا۔ اور اپنے جنم کو سپھل سمجھا۔ دھنیہ ہیں اُدھو جی اور دھنیہ ہیں برج کی گوپیاں۔ جن کا پریم کہنے کی بات نہیں ہے۔ بلکہ انوبھو کی بات ہے۔ جب آپ واپس لوٹ کر بھگوان شری کرشن کی سیوا میں گئے۔ تو پربھو سے ان گوپیوں کی اتنی استتی کی۔ کہ مندرجہ بالا گرنتھوں میں پڑھ کر چت بھگوت بھگتی میں شرابور ہو جاتا ہے۔ متھرا سے آپ شری کرشن بھگوان کے ساتھ دوارکا جی گئے۔ وہاں درشن کال انوسار بھگوان سے گیان اور بھگتی کا اُپدیش پا کر پربھو کی کرپا سے بدریکاشرم کو چلے گئے۔ شریمد بھاگوت کے گیارھویں سکندھ میں وہ زندہ جاوید گیان درج ہے۔ جو اُدھو گیتا کے نام سے مشہور ہے۔

۳۱۔ شری دھروجی کی کتھا

جس طرح شری پرہلاد کی رکھشا کے لئے بھگوان نرسنگھ روپ میں پرگٹ ہوئے۔ ویسے ہی آپ دھرو جی کے لئے دھرو وردانا اوتار کے روپ میں پرگٹ ہوئے۔ دھرو جی کی کتھا سب پرانوں میں پرسدھ ہے۔ جس کا سار یہ ہے کہ

دھرو سگلانی چیو ہری نامُو ۔۔۔ پائیو اچل انوپم ٹھامُو

راجہ اُتان پاد کی دو رانیاں تھیں۔ سونیتی اور سوروچی۔ سونیتی کے گربھ سے دھرو جی کا اور سوروچی کے گربھ سے اُتم جی کا جنم ہوا۔ ایک وقت راجہ اُتم کو گود میں لئے بیٹھے تھے۔ اسی وقت دھرو جی نے (جو چار برس کے تھے) راجہ کی گود میں بیٹھنا چاہا۔ مگر اُن کی سوتیلی ماتا جو پاس ہی بیٹھی تھی۔ بول اٹھی۔ کہ بھگوان کا تپ کر کے اگر تو میرے گربھ سے جنم لے۔ تب تجھے راجہ کی گود میں بیٹھنے کا حق حاصل ہوگا۔ یہ سن کر آپ کے کومل ہردے کو بہت چوٹ لگی اور آپ روتے ہوئے اپنی ماتا سونیتی کے پاس گئے۔ اور اُن کی آگیا پا کر تپ کرنے نکلے۔ راستے میں نارد جی کے درشن ہوگئے۔ انہوں نے کرپا کر کے دوادش اکھشر منتر (اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے) کا اپدیش دیا۔ دھرو جی متھرا جی میں جمنا جی کے کنارے پریم سہت اس منتر کا جپ کرنے لگے۔ آخر منتر کے پربھاو سے ہری نے ساکھشات پرگٹ ہو کر درشن دیئے۔ اور کرپا کر کے اپنا شنکھ دھرو جی کے منہ سے لگا دیا۔ جب سے اُسی اوستھا میں آپ نے بھگوان کی استتی کی۔ یہ استتی وشنو پران وغیرہ گرنتھوں میں پڑھنے ہی لائق ہے۔ تب پربھو نے پرسن ہو کر وردیا۔ کہ چھتیس ہزار برس تک اس پرتھوی کا راج کر۔ اس کے بعد دھرو (اچل دھام) لوک میں جا کر بسو۔ اب گھر جاؤ اور ماتا پتا کو پرسن کرو۔

چنانچہ دھرو جی اپنے گھر آئے۔ نارد جی کی آگیا سے مہاراج اُتان پاد نے آگر پیشوائی کی۔ اور بڑے ستکار کے ساتھ گھر لے جا کر اُن کا راج تلک کر دیا۔ اور خود استریوں سمیت تپ کرنے کے لئے بن میں چلے گئے۔ بھگوان کی آگیا انوسار دھرو جی بہت مدت تک راج کر کے اپنی دونوں ماتاؤں اور پتا جی سمیت دھرو لوک میں جا براجے۔ اب تک وہیں براجمان ہیں۔ اور مہا پرلے کے بعد پرم پد پائیں گے۔

۳۲۔ ارجن جی کی کتھا

شری ارجن جی شری کرشن جی کے پھوپھیرے بھائی اور سکھا تھے۔ آپ کی متر تا بھگوان سے اتنی بڑھی ہوئی تھی۔ کہ دیا دھ بھگوان پریم وش آپ کے سارتھی کا کام بھی کرتے تھے۔ پھر یہ پریم اتنا زیادہ بڑھا کہ جب ارجن شری کرشن جی کی بہن سبھدرا پر فریفتہ ہوئے تو انہوں نے نشکپٹ بھاؤ سے یہ بات شری کرشن سے کہہ دی۔ تب شری کرشن جی نے بھی سنسار کی نندا کی پروانہ کرتے ہوئے ارجن کو ایسی تدبیر بتلا دی اور گپت روپ سے اس میں اس طرح مددگار ہوئے۔ کہ ارجن سبھدرا کو روز روشن میں ہر لائے اور شری کرشن کی کرپا سے بلرام جی وغیرہ یادوان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ بھگت وتسلتا کی حد ہو گئی۔

ایک وقت منگل مورتی شری ہنومان جی اپنے ستھان گندھ مادن پر سے شری سیتا رام جی کے درشنوں کے لئے بیکنٹھ لوک کو گئے جہاں پر سنک وغیرہ رشی اور وید کی شرتیاں بھگوان کی استتی کر رہی تھیں۔ بھگوان کے درشن کر کے جب ہنومان جی واپس لوٹنے لگے

تب بھگت وتسل بھگوان نے کہا۔ جاؤ۔ مگر ہمارے پورن اوتار شری کرشن کے بھگت پانڈوؤں کی رکھشا کوروؤں سے ضرور ہی کرنا۔ بھگوان کی اس آگیا کو بسر و چشم مان کر ڈنڈوت پرنام کر کے ہنومان جی آکاش مارگ سے دویت بن میں پہنچے۔ تب ارجن وغیرہ پانڈو اور شری کرشن جی کی بات سنی۔ وہ بات یہ تھی۔ ارجن کہہ رہے تھے۔ کہ ہم کوروؤں روپی دکھ ساگر سے کیسے پار اتریں گے؟ یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا۔ دیکھو۔ یہ پون پتر ہنومان جی بیکنٹھ ناتھ بھگوان کے دوت آکاش مارگ سے جا رہے ہیں۔ یہی تمہاری رکھشا کریں گے۔"

اتنا سنتے ہی سب حالات جاننے کے لئے ہنومان جی پرتھوی پر شری کرشن جی کی سیوا میں پہنچے۔ بھگوان شری کرشن جی نے اُن کو شری رام روپ میں درشن دے کر کرتارتھ کیا۔ آخر بھگوان نے پانڈوؤں کو ان کی شرن میں سونپ دیا۔ شری انجنی نندن جی نے بھی اُن کو اپنا سچا بھگت اور داس جان کر کوروؤں سے پانڈوؤں کی رکھشا کی۔ اسی وجہ سے ہنومان جی کا ایک نام ارجن سہائے کاری بھی ہے۔

بھگت سریشٹ ارجن کی بھگتی کی تعریف کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ جس کو خود بھگوان شری کرشن جی نے امر کر دینے والا گیتا کا اپدیش کیا ہے۔ کہ جس کا شرون۔ منن اور ندھیاسن کر کے اننت جیو بھو ساگر سے تر گئے اور اننت آگے تریں گے۔

۳۳-۳۶- یدھشٹر وغیرہ پانڈو

مہاراج دہرم پتر یدھشٹر۔ مہابلی بھیم سین۔ نکل اور سہدیو۔ یہ چاروں بھائی بھی ارجن کی طرح ہی بھگوان کے سچے بھگت تھے۔ یہ بھگوان شری کرشن جی کو پورن برہم اور سناتن سوامی مانتے تھے۔ ان پانچوں بھائیوں پر جب کبھی بھیڑ پڑی۔ تبھی بھگوان نے فوراً پہنچ کر ان کی رکھشا اور سہائتا کی۔ پانچوں پانڈوؤں کی کتھا مہابھارت میں لکھی ہے۔ دیکھئیے ہیا۔ دہرم سے اوتار ستیہ وادی بھگت سریشٹ دہرم راج یدھشٹر جی۔ کہ جن کی راست روی کی تعریف خود بھگوان کرتے ہیں۔

۳۷ و ۳۸- گجیندر اور گراہ کی کتھا

کلپ بھید سے شری گجیندر اور شری گراہ کی کتھا دو طرح سے پرسدھ ہے۔ ایک کتھا تو یہ ہے۔ کہ تریکوٹ دیپ کے ایک سروور میں شری دیول منی جی سنان کر رہے تھے۔ تب ہاہا نامی گندھرو نے کھیل سے پانی کے اندر گراہ کی طرح ان کا پاؤں پکڑ لیا۔ اس لئے منی نے سراپ دیا۔ جس سے وہ اسی سروور میں گراہ بن گیا۔ بڑوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے۔

اندر دمن نامی ایک راجہ اپنے منتریوں کو راج دے کر پہاڑ کی چوٹی پر جا کر بھجن کرنے لگا۔ ایک دن مہرشی اگستیہ جی اُن کے پاس گئے۔ مگر راجہ نے ابھیمان میں آکر ان کا آدر ستکار نہیں کیا۔ منی جی نے سراپ دے دیا کہ گجیندر (ہاتھی) بن جا۔ ابھیمان سرب ناش کا ہیتو ہے۔

دوسری کتھا اس پرکار ہے۔ کہ مرو دیش کے راجہ کے یگیہ میں بھگوت بھگت دو براہمن بھائیوں میں سے ایک برہما اور ایک ہوتا بنے۔ ہوتا نے بہت مگر برہما نے اُس کی نسبت زیادہ دکشنا پائی۔ اس لئے برہما نے دونو دکشنائیں ملا کر آدھا آدھا دھن بانٹ لینا چاہا۔ مگر ہوتا نے اُس کی بات نہیں مانی۔ اس پر برہما نے ہوتا کو سراپ دیا کہ تم گنڈک ندی میں گراہ ہو جاؤ۔ تب ہوتا نے بھی برہما کو سراپ دیا کہ تم گج ہو جاؤ۔ سو آپس کی لڑائی اور لوبھ کا یہی انجام ہوتا ہے۔

ایک دن اتفاق سے گجیندر اپنی ہتھنیوں اور بچوں کو ساتھ لے کر اسی سروور پر پانی پینے گیا۔ کہ جہاں گراہ رہتا تھا۔ گراہ نے گج کا پاؤں پکڑ لیا۔ اب گراہ اپنی طرف پانی میں اور گج اپنی طرف خشکی میں ایک دوسرے کو کھینچتے تھے۔ کچھ دیر تک دوسرے ہاتھیوں نے بھی اس گھور یدھ میں گجیندر کی امداد کی۔ مگر آخر تھک کر اُن کو تنہا بے یار و مددگار چھوڑ کر چلے گئے۔ سچ ہی کہا ہے۔

تلسی سوارتھ میت سب۔ پرمارتھ رگھو ناتھ

ہزار سال تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر گراہ زبردست ہو کر گج کو ندی میں بہالے چلا۔ صرف سونڈ کا تھوڑا سا حصہ باہر رہ گیا۔ اسی وقت

گج نے بہت ہی آرت بھاؤ سے بھگوان دُکھ ہرن کا سمرن کیا۔ اور دین بھاؤ سے بھگوان کی استتی کی۔ پھر ایک کنول کا پھول توڑ کر شری بھگوان سے ارپن کر کے پکارا۔ ہے دین دُکھ ہرن دیو! ہے سنتن ہت کاری! ہے چکر دھاری پربھو! رکشا کرو۔" ایسی آتے شبد گج کے مُنہ سے نکلنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ بھگوان فوراً گرڑ کو بھی چھوڑ کر بیکنٹھ سے پیادہ پا دوڑے آئے۔ اور گجیندر کے پاس پہنچ کر گراہ کو چکر سے مار کر اس کو چھڑا لیا۔ بھگوان نے گج اور گراہ دونو کو ہی مُکتی پردان کی۔ شریمد بھاگوت میں گجیندر موکھش کی کتھا پڑھنے یوگیہ ہے۔ اور اس کے آرت بھاؤ سے پڑھنے سے سب کلیش نشٹ ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ کس نے پربھو کو آرت بھاؤ سے پکارا اور کشٹ سے چھٹکارہ نہ پایا؟

۳۹۔ کُنتی دیوی جی کی کتھا

کبت ۷۰

کُنتی کرتوت ایسی کرے کون بھوت پرانی۔ مانگت وپتی جا سوں بھاجیں سب جن ہیں
دیکھیو مکھ چاہوں لال! دیکھے بن ہوئے شال ہو جے کرپال نہیں دیجے باس بن ہیں
دیکھ وِکلائی پربھو آنکھ بھر آئی۔ پھیر گھر ہی کو لائی کرشن۔ پران تن دھن ہیں
شرون ویوگ سُن۔ تتنک نہ رہیو گیو۔ بھیو وپو نیارو اہو! یہی سانچو پن ہیں

ترجمہ۔ شری کرشن مہاراج کُنتی کے بھتیجے تھے۔ مگر آپ اُن میں پُورن برہم سچدانند کا ہی بھاو رکھتی تھیں۔ اُن کے انتہ کرن میں موہ مایا کا اندھکار نہیں تھا۔ ان کے ہردے میں سدا ہی بھگوان کی منوہر مُورتی براجمان رہتی تھی۔ پھر کون ایسا پرش ہے۔ جو دیوی کنتی کی بھگتی کی برابری کر سکے۔ جس دُکھ سے سب لوگ تھر تھر کانپتے ہوئے بھاگتے ہیں۔ وہی دُکھ آپ نے پربھو سے مانگا۔ آپ بھگوان سے کہنے لگیں۔ ہے لال جی! سُکھ کی نسبت مجھے دُکھ ہی زیادہ پیارا ہے۔ کہ جب دُکھ میں آپ سدا درشن دیا کرتے ہیں۔ میں سدا تمہارا مُکھ چندر دیکھتی رہنا چاہتی ہوں۔ آپ کو دیکھے بنا میرے ہردے میں سدا اشوکل بنا رہتا ہے۔ اس لئے مجھ پر کرپا کر کے تم سدا میرے پاس رہا کرو۔ ورنہ مجھے پھر بن باس دے دو۔ کیونکہ بنباس میں سدا تم ساتھ رہتے تھے۔ اب راجیہ ملنے پر بھی تمہارا ویوگ سہا نہیں جاتا۔" جب یدھشٹر جی کو راجیہ ملنے کے بعد بھگوان دوارکا جانے کا وچار کرنے لگتے۔ تب دیوی کنتی اسی طرح کی پرارتھنا بھگوان سے کیا کرتیں۔ آپ کی ویاکلتا دیکھ کر پربھو کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آتے۔ اور آپ دوارکا جانے کا عزم ملتوی کر دیتے۔ اس طرح آپ آنند کند کو رتھ پر سے اُتار کر لوٹا لاتیں۔ مطلب یہ کہ شری کرشن بھگوان ہی آپ کے تن من دھن اور پران سب کچھ تھے۔ جب بھگوان شری کرشن اس سنسار کو چھوڑ کر گو لوک کو پدھارے۔ تب یہ خبر سن کر دیوی کُنتی نے بھی فوراً اپنا شریر تیاگ دیا۔ اور شری ہری دھام جا پہنچیں۔ پریم کا پرن نبھانا اسے ہی کہتے ہیں۔ نارائن کوی نے کیا اچھا کہا ہے

نارائن آلی کٹھن ہے۔ پریم نگر کو باٹ
یا مارگ سو یگ دھرے۔ پہلے سیس کو کاٹ

۴۰۔ دیوی دروپدی جی کی کتھا

کبت ۷۱

دروپدی ستی کی بات کہے۔ ایسو کون پڑھو۔ کھینچت ہی پٹ۔ پٹ کوٹی گنے بھئے ہیں
دوارکا کے ناتھ: جب بولی تب ساتھ ہتے۔ دوارکا سوں پھیر آئے۔ بھگت بانی نئے ہیں
گئے دُرباسا رِشی بن میں پٹھائے نیچ۔ دھرم پتر بولے وِ نے آوے پن لئے ہیں ۲۶
بھوجن نوار تریا۔ آئی کہی شوچ پرپو۔ چاہئے تنو تیاگو۔ کہیو "کرشن کہوں گئے ہیں"؟

ترجمہ۔ ستی سرشیٹ دروپدی جی کی مہا درشن کرنے کی طاقت کس پروین کو ہے؟ آپ شری کرشن بھگوان کو سچدانند برہم جان کر دیو بھاد سے اُن میں شدھ بھگتی رکھتی تھیں۔ شری ہری بھی آپ کو اپنی بہن مان کر آپ کا ستکار کرتے تھے۔ دروپدی جی کی کتھا مہابھارت میں وِستار سے لکھی ہے۔ جب دھرم راج یدھشٹر جوئے میں دریودھن کے ہاتھ اپنا راج اور ستی دروپدی کو بھی ہار گئے۔ تب نیچ دریودھن کے حکم سے دُشٹ دوشاسن بھری سبھا میں آپ کو ننگن کرنے کے لئے چیر کھینچنے لگا۔ دیوی دروپدی اس وقت صرف ایک ساڑھی پہنے تھیں۔ ایسے نازک وقت میں اُس نے اپنے دیو بھگت وتسل شری کرشن کو "ہے دوارکا ناتھ" کہہ کر پکارا۔ کرونا ساگر بھگوان اگرچہ ساتھ ہی موجود تھے۔ تو بھی اپنے بھگت کے بچن کو پورا کرنے کے لئے اُسی لمحہ دوارکا سے ہو کر واپس لوٹے۔ اور اُس کے چیر کو بڑھانے لگے۔ وہ چیر اتنا بڑھ گیا۔ کہ دس ہزار ہاتھیوں کا بل رکھنے والا دوشاسن بھی کھینچتے کھینچتے تھک گیا۔ مگر دس گز چیر ختم نہیں ہوا۔ ارتھات آپ جوں کی توں کپڑے سے ڈھکی کھڑی رہیں۔ دُشٹوں کے مُنہ کالے ہو گئے۔ اور سجنوں کے مُنہ سے بھگتی۔ بھگت اور بھگوان کی جے کے جیکارے گونج اُٹھے۔ چاروں طرف سبھا میں کپڑوں کا ڈھیر لگ گیا۔ اور بھیشم دروُن وغیرہ سجن حیران ہو کر یوں وچارنے لگے۔ کہ

ناری مدھیہ ساری ہے کہ ساری مدھیہ ناری ہے۔ کہ ساری ہی کی ناری ہے کہ ناری ہی کی ساری ہے؟

سچ ہی کہا ہے۔ کہ بڑے سے بڑا دُشمن بھی اُس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ کہ جس کے بھگوان رکھشک ہوں۔

کہا کرے وَیری پربل۔ جِہ سہائے رگھوبیر
دس ہزار گج بل گھٹیو۔ گھٹیو نہ دس گز چیر

ایک دن جب دُشٹ دُریودھن نے دُرباسا رِشی کو یدھشٹر جی کے پاس بن میں بھیجا۔ تو وہ مہاتما ایسے وقت میں پہنچے۔ کہ جب دیوی دروپدی سب کو بھوجن کرا کے شری سورج بھگوان کی دی ہوئی بٹلوہی کو دھو چکی تھیں۔ اس بٹلوہی میں یہ گُن تھا۔ کہ جب تک دروپدی جی بھوجن کر کے اس کو دھو نہیں ڈالتی تھیں۔ تب تک بھانت بھانت کی بھوجن سامگری اس میں سے نکلتی رہتی تھی۔ مگر دروپدی کے بھوجن کر چکنے کے بعد وہ خالی ہو جاتی تھی۔ اس لئے یدھشٹر وغیرہ سب بھائی بڑی چنتا میں پڑے۔ کہ دس ہزار رِشیوں سمیت دُرباسا جی کو اب کہاں سے بھوجن کرا دیں گے؟ دُرباسا جی نے کہا۔ جب تک تم بھوجن تیار کرو۔ تب تک ہم ندی پر سنان وغیرہ نیتہ کرم کر کے آتے ہیں۔ دھرماتما یدھشٹر جی نے سوچا۔ کہ اب وِناش کا کال آ گیا ہے۔ دُرباسا جی ضرور سراپ دے کر ہم سب کو بھسم کر دیں گے۔ اب تو شریر تیاگ کرنا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ مگر شری دروپدی جی نے کہا۔ کہ آپ لوگ کسی قسم کی چنتا نہ کیجئے۔ ہمارے رکھشک شری کرشن کیا کہیں چلے گئے ہیں؟ ارتھات دُرومت وِشواس کرو۔ کہ شری کرشن جی ضرور سہایتا کریں گے۔

کبت ۲۷

سُنیو بھاگ وَتی کو۔ پن بھگتی بہاو تھیر ہیہ۔ کرپو من آئے شیام۔ پوچھے رہیو کام ہے
آوت ہی کہی موہی بھوک لاگی دیو کچھو۔ مہا سکو پائے۔ مانگیں سپارو نہیں دھام ہے
وِشو کے بھرن ہار۔ دھرے ہیں آہار اُجو۔ ہم سوں دُرائے کہی بالی ابھیرام ہے

ٹکیوشاک پتر پاتر۔ جل سنگ پائی گئے۔ پُورن ترلوکی۔ دِپر گئے کون نام ہے ؟

ترجمہ

(کیا میرے کرشن چندر کہیں چلے گئے ہیں ؟) پرم بھاگوتی دروپدی کے شُدھ انتہ کرن سے نکلے ہوئے بھگتی بھاؤ سے بھرپور بچن جُوں ہی سرب ویاپی کرونا ندھان بھگوان نے سنے۔ تب وہ پانڈوں کی رکھشا کے لئے فوراً پہنچے۔ اتنی جلدی کہ بجلی کو بھی مات کر دیا۔ دروپدی کے من کی کامنا پُورن ہوئی۔ آنند کند بھگوان نے بڑی بیکلی کا اُظہار کر کے کہا۔ بھابھی! جلدی کچھ کھلاؤ۔ بس بہت بھوکا ہوں۔" یہ سن کر بہت ہی شرمندہ ہو کر دیوی دروپدی نے جواب دیا۔ پیارے! اس وقت کھانے پینے کی تو کوئی وستو گھر میں نہیں ہے۔ اس پر شری ہری جی مسکرا کر بڑے ہی مدھر سُور سے بولے۔ بھابھی! مجھ سے تم چھپاؤ کیوں کرتی ہو؟ تم نے تو وہ بٹلوہی گم میں دھر رکھی ہے۔ کہ جس سے چاہو تو ہری کرپا سے تم سنسار بھر کو کھلا سکتی ہو۔ دروپدی جی نے کہا۔ پیارے! میں بھوجن کر کے اس بٹلوہی کو دھو دھا کر رکھ چکی ہوں۔ پربھو نے کہا۔ اچھا بھابھی! وہ بٹلوہی ذرا لے تو آؤ۔ دروپدی بٹلوہی لے آئی۔ اور پربھو کے سامنے رکھ دی۔ بھگوان نے اس میں سے لگا ہوا ایک ساگ کا پتہ ڈھونڈ نکالا۔ جس کو دروپدی جی کو دکھا کر آپ کھا گئے۔ اور اس کے اوپر تھوڑا سا جل پی لیا۔ اسی لمحہ دُرباسا جی اور اُن کے چیلوں کی کون کہے۔ ساری ترلوکی کے پرانی بھوجن سے سیر ہو گئے۔ دُرباسا جی شری امبریش کی واتا یاد کر کے ڈرے اور باہر ہی سے ندی کنارے سے چیلوں سمیت بھاگ گئے۔ دھنیہ بھگوان کی دیالتا اب آگے شری نابھا جی ان بھگتوں کے ناموں کا کیرتن کرتے ہیں کہ جن کے ہردے میں بھگوان سدا نواس کرتے ہیں۔

چھپے چھند ۱۰

پد پنکج باچھوں سدا۔ جن کے ہری نت اُر بسیں

یوگیشور، شرتی دیو، انگ، مچکند، پریہ ورت جیتا	پرتھو، پریکھشت، شیش، سُوت، شونک، پرچیتا
شت رُوپا، ترے ستا، سونیتی، ستی سب ہی	مندالس، یگیہ پتنی، برج ناری کیے کیشو اپنے بس
ایسے نر ناری جتے تن ہی کے گاؤں جسیں	پد پنکج باچھوں سدا، جن کے ہری نت اُر بسیں

ترجمہ۔ (نابھا جی کہتے ہیں کہ) جن بھگت جنوں کے ہردے میں بھگوان نت ہی نواس کرتے ہیں، اُن کے پد پنکج (چرن کملوں) کی دھول کو میں نت ہی چاہتا ہوں۔ اور وہ بھگت مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) نو یوگیشور (۲) شرتی دیو (۳) راجہ انگ (۴) شری مچکند جی (۵) جگت وجیئی راجہ پریہ ورت جی (۶) مہاراج پرتھو جی (۷) راجہ پریکھشت (۸) سہسر مکھ شیش جی (۹) شری سُوت جی (۱۰) شری شونک وغیرہ اٹھاسی ہزار رشی (۱۱) دس پرچیتا گن (۱۲) شری شت رُوپا جی (۱۳) اور ان کی تین کنیا میں شری پرسُوتی جی (۱۴) شری آکوتی جی (۱۵) شری دیوہوتی جی۔ (۱۶) شری سونیتی جی (۱۷) شری ستی (شوا) جی یا سب پتی برتا استریاں (۱۸) شری مندالسا جی (۱۹) شری یگیہ پتنی جی اور (۲۰) شری برج ناری (گوپیاں)۔ جنہوں نے کیشو (بھگوان کو اپنے بس میں کر رکھا تھا۔ (۲۱) بھگوان کو اس طرح سے اپنے ہردے میں بسانے والے جس قدر بھی پرش اور استری ہیں۔ انہیں کے اوتم جسیں (یش) کو میں نت گاتا ہوں اور گاتا رہوں گا۔ ان کے چرن کمل میرے اُر (ہردے) میں نت بسیں۔

کبت ۱۰

جن ہی کے ہری نت اُر بسیں تن ہی کی، پد رینو چہیں دیو۔ آبھرن کیجیے
یوگیشور آدی رس سواد میں پروین مہا۔ وپر شرتی دیو۔ تا کی بات کہہ دیجیے

آئے ہری گھر دیکھ تنہوں پریم بھرہیئے، اونچہ کر کری۔ پٹ پھیر متی نہیجے،
جتنے ساد ہوسنگ تنہیں ونے نہ پر سنگ کیو۔ کیو اپدیش موسوں بارھ پاؤں لیجے،

ترجمہ:۔ جن مہاپرشوں کے ہردیوں میں سب دکھوں کے ہرنے والے من ہرن بھگوان سدا بستے ہیں۔ ان کے چرن کملوں کی سب دکھوں کے ہرنے والی چرن رج کو اپنے مستک میں ہمیشہ ہی دھارن کرنا چاہیئے۔ ان بھگتوں میں نو یوگیشور وغیرہ پریما پرابھگتی رس کے چھکے ہوئے پرم پرزیت پرستھ ہی ہیں۔ ان میں سے شرتی دیو نامی براہمن پرم پریمی کی کتھا کہہ دیتے ہیں۔

۱۸۔ شرتی دیو جی کی کتھا

ایک بار شری کرشن چندر دوارکا جی سے جنک پور میں نمی بنسی مہاراج بہولاشو جی کے گھر آئے اور اسی وقت سب ساتھیوں سمیت دوسرے روپ سے براہمن شرتی دیو کے گھر کرپا کر کے پدھارے۔ یہ درشن کرتے ہی پریم سے بھرے اور بھگتی رس سے بھیگے ہوئے اونچے ہاتھ کر کے کپڑوں کو پھرا پھرا کر ناچنے لگے۔ مگر شری کرشن بھگوان کے ساتھ اور جو سنت تھے۔ ان کا ستکار انہوں نے نہیں کیا۔ تب پربھو نے ان کے انتہائی پریم کو دیکھ کر خود اپدیش کیا۔ کہ آپ نے سنتوں کا ستکار نہیں کیا۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ تم ان کو مجھ سے زیادہ پوجنیہ جان کر دنڈوت، پرنام اور پوجا کرو۔" ایسا سن سکھ مان کر انہوں نے ویسا ہی کیا۔ چار ماہ دونو گھر میں رہ کر اپنے دونو بھگتوں کو آنند کرتے رہے۔ تب بھی ایک کی دوسرے کو خبر نہیں لگی۔ ایسا ادبھت لیلا دھاری بھگوان کی جے ہو۔

۴۳۔ نو یوگیشور جی

نو یوگیشوروں کی کتھا شریمد بھاگوت کے گیارھویں سکندھ میں آئی ہے۔ اور آگے شری نابھا جی تیرھویں چھند میں خود ہی ان کا بیان کریں گے

۴۴۔ مہاراج انگ جی

آپ چندر بنسی مہاراجہ بڑے ہی دھرماتما تھے۔ ان کے ہاں سنتان نہ تھی۔ براہمنوں سے یگیہ کرایا۔ مگر سابقہ جنم کے پاپ کرموں کی وجہ سے دیوتاؤں نے یگیہ سویکار نہ کیا۔ تب براہمنوں نے بہت ونے کر کے وشنو کا یگیہ کرایا۔ وشنو دیوتا نے پرگٹ ہو کر ہوش دیگیہ شیش دیا۔ جس سے راجہ وین پیدا ہوئے۔ مگر آپ نے دھرماتما پتا کی آگیا انوسار نہیں چلتے تھے۔ اس لئے مہاراج انگ جی سنسار کو تیاگ کر چپ چاپ جنگل میں جا کر بھگوان کے بھجن میں لگ گئے۔ اور پرم دھام کو پراپت ہوئے۔ انگ نامی ایک دوسرے راجہ انگ دیش (بہار) کے تھے۔ ان کے بیٹے روم پادجی بڑے ایشور بھگت ہوئے ہیں۔

۴۵۔ راجہ مچکند جی کی کتھا

آپ ایودھیا کے راجہ تھے۔ دیوتاؤں کی یدھ میں مدد کی۔ وہاں سے تھکے ہوئے آکر ایک پہاڑ کی کندرا میں آرام کر رہے تھے۔ کرشن چندر جی کال یون کے تعاقب کرنے پر بھاگتے بھاگتے اسی کندرا میں آ پہنچے۔ اور اپنا پیتامبر شری مچکند جی کے شریر پر اڑھا کر آپ کہیں چھپ گئے۔ کال یون انہیں کو شری کرشن سمجھ کر الٹ پلٹ سنانے لگے۔ تب انہوں نے آنکھیں کھولیں۔ تو ان کی نگاہ پڑتے ہی کال یون مر گئے۔ کیونکہ بھگت اپرادھ کی سزا جلدی ملتی ہے۔ اور بھگوان نے خود اس کو اس لئے نہ مارا کیونکہ گرگ آچاریہ کا بچن تھا۔ کہ کال یون کسی یدو بنسی کے ہاتھ سے نہ مرے۔

سنا جاتا ہے کہ وہی مچکند جی شری لکشمی دیو جی کوی شرومنی ہوئے۔ جن کا گیت گوبند پرسدھ ہے۔

۴۵۔ مہاراج پریہ برت جی

مہاراج سوئمبھو منو کے بیٹے شری پریہ برت جی جب پانچ ہی برس کے تھے۔ کہ نارد جی کے اُپدیش سے ورکت ہو کر ہری بھجن کرنے لگے۔ منو جی شری برھما جی کو ساتھ لے کر ان کو سمجھانے گئے اور کہا۔ بیٹا! پہلے تم کو گرہست بھی کرنا چاہیئے۔ چنانچہ پریہ برت جی برھما جی کی بات مان کر بیاہ کر کے گرہستی ہوئے۔ ان کے دس بیٹے ہوئے۔ جن میں سے تین برہم چاری اور سات گرہستی ہوئے۔ جو ساتوں دیپوں کے راجہ بنے مہاراج پریہ برت جی ایسے پرتاپی تھے۔ کہ آپ کا پرکاش سُورج کی مانند تھا۔ سورج جب غروب ہو جاتا۔ تب بھی ان کے پرتاپ سے ان کے رتھ کے پرکاش اور تیج سے دن ہی بنا رہتا تھا۔ پھر شری برھما جی کے کہنے سے انہوں نے اپنے تیج کو ڈھانپ لیا۔ تب سب کو رات کا احساس ہونے لگا۔ بہت مدت تک سُکھ پُوروک راجیہ کر کے اور بھگتی کر کے مہاراج پریہ برت جی پرم دھام کو پدھارے۔

۴۶۔ مہاراج پرتھُو جی

آپ کا نام نامی اس سے پہلے چوبیس اوتاروں میں آ چکا ہے۔ آپ کی کتھا بھاگوت میں پرسدھ ہی ہے۔ آپ بھگوت کتھا سننے کے ایسے قدر پریمی تھے۔ کہ آپ نے ہری کتھا سننے کے لئے اپنے کانوں میں دس ہزار کانوں کی سامرتھ مانگی تھی۔ اور پائی بھی تھی۔

۴۷۔ مہاراج پریکھشت جی

ہستناپور کے راجہ شری پریکشت جی کو ہی شری شکدیو جی نے شریمد بھاگوت سُنایا تھا۔ کہ جو سب پُرانوں میں سرشریشٹھ اور پرم ہنس سنگھتا ہے۔ اور سنسار ساگر سے ترنے کے لئے ایک مضبوط جہاز ہے۔ آپ شری ارجن جی کے پوتے تھے۔ بھگوان نے گربھ میں ہی ان کی رکھشا کی تھی۔ آپ اتنے پرتاپی تھے۔ کہ آپ نے کلجگ کو باندھ رکھا تھا۔ اور اس کے رہنے کے لئے پانچ ستھان مقرر کر دیئے تھے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) جہاں ہنسا ہو رہے (۲) جہاں شراب وغیرہ نشوں کا استعمال ہوتا ہو۔ (۳) جوآ۔ (۴) ویشیا اور (۵) سونا۔ آپ کو ہوئے ۵۰۴۰ برس ہوئے۔

۴۸۔ شری شیش بھگوان

شری شیش جی ہزار مکھوں سے شری بھگوان جی کی استتی کیا کرتے ہیں۔ پہلی بار جو استتی کی تھی۔ وہ وشنو سہسر نام سے پرسدھ ہے آپ شری پربھو جی کی شیا رُوپ سے اور چھتر رُوپ سے اکھنڈ سیوا کرتے ہیں۔ آپ کا نام اننت بھی ہے۔ اننت جی کے اننت چرتروں کا سچ مچ انت نہیں ہے۔ جب بھگوان نے براہ اوتار دھر کر پرتھوی کا اُدھار کیا۔ تب اس کے اٹھائے رکھنے کا سوال پیدا ہوا۔ شیش بھگوان کے سوائے اور کسی دیوتا میں اتنی شکتی نہ تھی۔ کہ پرتھوی کا بھار سنبھال سکے۔ شیش جی نے بھگوان کے کہنے سے بڑی پرسنتا سے پرتھوی کو اٹھا لیا۔ اور بھگوت بھگتی کے پربھاو سے وہ پرتھوی اُن کے لئے پھول سمان ہو گئی۔ آپ شری سمپردائے کے پرگٹ کرنے والے پرتھم آچاریہ ہیں۔ اس لئے شری سمپردائے شیش سمپردائے کے نام سے بھی پرسدھ ہے۔ جس کی پرم پرا اس طرح ہے (۱) نارائن جی (۲) شری لکشمی جی (۳) وشوکسین جی (۴) شٹھ کوپ جی (۵) شری ناتھ جی (۶) پُنڈریکاکھش جی (۷) شری رام مشر جی (۸) شری یامناچاریہ جی (۹) شری پُورن آچاریہ جی (۱۰) سوامی اننت شری رامانج بھگوان جی۔

۴۹۔ ۵۰۔ شری سُوت جی۔ شری شونک جی

یہ بات سبھی سجن جانتے ہی ہیں۔ کہ سب پُرانوں وغیرہ کے کیرتن کرنے والے شری سُوت جی ہی ہیں۔ اور ان سب کتھاؤں کا پریم اور پریتی سے سننے والے شری شونک جی ہیں۔ جو اٹھاسی ہزار رشیوں سے پریم پُوروک سب کتھائیں سنتے تھے۔ ان کتھا پیارے مہا پرشوں کے حالات مہابھارت میں تفصیل سے درج ہیں۔

۵۱۔ شری پرچیتا جی

یہ دسوں بھائی مہاراج پراچین برہی کے بیٹے تھے۔ پتا کی آگیا سے تپ کرنے کے لئے نارائن سر کو جاتے تھے۔ کہ راستے میں نارد جی مل گئے۔ اور کرپا کر کے بھگوت بھگتی کا اپدیش کیا۔ دس ہزار برس تک بھگتی پُوربک تپ کرنے کے بعد بھگوان پرسن ہو کر پرگٹ ہوئے اور درشن دے کر بھگتی کا وردان دیا۔ پھر دسوں بھائیوں کو بیاہ کرنے کی آگیا بھی دی۔ اس سے ایک "پرجاپتی" کا دوسرا جنم ہوا۔ جن کو راجیہ دے کر دسوں بھائی پھر بن میں جا کر بھگوت بھجن کرنے لگے۔ کیونکہ بھگتی کا چسکا لگ گیا تھا۔ آخر یہ پرم دھام کو پراپت ہوئے

۵۲۔ شری شت رُوپا (کوشلیا جی)

مہاراج سوئمبھو جی کی دھرم پتنی شت رُوپا تھیں۔ تپ کے پربھاو سے اگلے جنم میں یہ دونو مہاراج دشرتھ جی اور مہارانی شری کوشلیا جی ہوئے۔ آپ نے تپ کر کے بھگوان کو پتر روپ سے پراپت کیا۔ آپ کی بھگتی کی تعریف بھلا کس سے ہو سکتی ہے۔ کہ جن کے گھر بھگوان رام پتر روپ سے پرگٹ ہوئے۔ دیوی شت رُوپا کے تپ اور بھگتی کے بلہارے۔ آپ کی اُستتی ہزار مُنہ سے بھی نہیں ہو سکتی

منگل مُول رام سُت جاسُو — جو کچھ کہیئے تھور سب تاسُو

۵۳ تا ۵۵۔ شری پرسُوتی جی۔ شری آکوتی جی۔ شری دیوہُوتی جی

شری پرسوتی جی مہاراج منو جی کی کنیا اور پرجاپتی دکھش جی کی دھرم پتنی تھیں۔ آپ بہت ہی پتی برتا اور بھگتی پرائنا تھیں آپ کی بہین شری آکوتی جی تھیں۔ جن کا بیاہ مہرشی رُوچی جی سے ہوا تھا۔ آپ کی بھگوت بھگتی بھی پرسدھ ہے۔ تیسری بہین شری دیو ہُوتی تھیں۔ جو کردم رشی کی دھرم پتنی ہوئیں۔ آپ بھی بڑی پتی برتا اور ہری بھگت تھیں۔ آپ کے گربھ سے خود ہری جی نے بھگوان کپل دیو کے روپ میں جنم لیا۔ جو سانکھیہ شاستر کے مصنف ہیں۔ بھگوان کپل دیو جی نے دیا کر کے اپنی ماتا دیوہُوتی جی کو سانکھیہ گیان کا اُپدیش کیا تھا۔ جو کہ شریمد بھاگوت کے تیسرے سکندھ میں درج ہے۔ اس طرح یہ تینوں بہینیں بہت ہی گُن وتی تھیں۔ مہاراج شری اُتان پاد جی اور مہاراج شری پریہ ورت جی اُن کے بھائی تھے۔

۵۶۔ شری سونیتی جی

آپ مہاراج اُتان پاد جی کی پٹ رانی اور بھگت راج دُھرو جی کی ماتا تھیں۔ "دُھرو ہری بھگت بھیو سُت جاسُو۔" اُس ماتا کی مہما کیا تعریف کی جاوے۔ آپ نے پانچ برس کی عمر میں ہی اپنے پیارے پُتر کو ہری بھگتی کا اُپدیش دیا تھا۔ کہ بیٹا محلوں کو چھوڑ کر بن میں جا کر ہری جی کا بھجن کرو۔ بھگوان ہری ہی سب دُکھوں کی جڑ کاٹنے والے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی تمہارا رکھشک نہیں ہے۔ ماتا کا اپدیش مان کر دھرو جی نے ایسی کٹھن بھگتی کی۔ کہ بھگوان نے پرگٹ ہو کر درشن دیئے۔ اور دُھرو کو (اچل) دھام بخشا اور اس دیوی کی کوکھ دھنیہ ہوئی۔ سچ ہی کہا ہے۔ پُتر وتی یُووتی جگ سوئی — رگھوپتی بھگت جاسُو سُت ہوئی

۵۷۔ دیوی مندالسا جی کی کتھا

یہ دیوی بچپن سے ہی پرم بھگتی وتی اور گیان وتی تھیں۔ آپ نے بھگوان کی کرپا سے یہ پرتگیا کی تھی۔ کہ

جو ان جیو ہم گربھ میں آوے۔ سو پُن جنم مرن نہیں پاوے

بلکہ بھگوت بھگت ہو کر آواگون سے چھوٹ جائے۔ آپ نے اپنے پتا جی سے یہ پرارتھنا کی۔ کہ اگر میرا بواہ کیجئے تو ایسے پُرش سے

کیجیے۔ کہ جو دوسری استری کے پاس نہ جانے کی پرتگیا کرے۔ چنانچہ ان کا بیاہ راجہ پرتیپ ہو ج پر تردن سے ہوا۔ ان کے جو بھی پتر ہوتا تھا، وہ اُس کو بچپن سے ایسا اُپدیش دیتی تھیں، کہ گیارھویں سال میں ہی وہ پرم ویراگی ہو کر بن میں جا کر ہری بھگتی کرنے لگتا تھا۔ اس طرح جب ان کے پانچ چھ بیٹے ویراگی اور ہری بھگت ہو کر بن کو چلے گئے، تب راجہ نے بڑی بینتی سے مندالسا جی سے یہ ور مانگا۔ کہ یہ ساتواں بیٹا الرک (سباہو) میرے لیے رہنے دو۔ کہ جس سے خاندان اور راج کاج بھی چلتا رہے۔ پرتگیا سے مجبور ہو کر دیوی مندالسا نے اپنے پتی کی یہ بات مان لی۔ اور ایک شلوک لکھ کر ایک جنتر میں اپنے اس سب سے چھوٹے بیٹے سباہو کے داہنے ہاتھ میں باندھ کر یہ کہہ دیا کہ بیٹا! جب تم پر کوئی مصیبت آ دے، تو اس جنتر کو کھول کر پڑھ لینا۔" اس طرح پتر کو راج دلا کر شری مندالسا جی نے اپنے پتی کو بھی سُندر اُپدیش دے کر ہری بھگتی میں لگا دیا، اور ان کو اپنے ساتھ ہی بن میں لے گئیں۔ پیچھے سباہو (الرک) راج کرنے لگا۔

بن میں اپنے بیٹوں اور پتی کو سب طرح کی واسنا سے رہت ہو کر ہری بھگتی میں مگن دیکھ کر دیوی مندالسا کو بہت خوشی ہوئی، تب وہ اپنے بیٹوں سے بولی۔ "ہے پترو! تم سب تو ہری بھگتی کر کے پرم پد کو پا لو گے۔ مگر تمہارے سب سے چھوٹے بھائی کے لیے مجھے بہت چنتا ہے۔ اس کو بھی کسی طرح سے سنسار بندھن سے چھڑا کر نورتی مارگ (بھگتی مارگ) میں لگاؤ۔" سب سے بڑے بیٹے نے ماں کے بچنوں پر سر تسلیم خم کیا۔ وہ راجدھانی میں جا کر اپنے بھائی الرک کو گیان اور بھگتی کا اُپدیش دیا۔ مگر راج سُکھ میں پھنسے ہونے کے باعث اس نے اپنے بڑے بھائی کے اُپدیش پر دھیان نہیں دیا۔ تب اس بڑے بھائی نے اپنے ماما کاشی نریش کو اُبھارا اور آدھا راج دینے کا لالچ دے کر چھوٹے بھائی پر چڑھائی کرا دی۔ سُباہو پر جب یہ مصیبت پڑی۔ تب اُس نے اپنی ماتا کے دیے ہوئے جنتر کو کھولا اور پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔

کرئیے نہ سنگ کبہوں کیہو کیرو — کرئیے تو سنت ہی سنگ گھنیرو

ارتھات سنگ کسی کا بھی کبھی نہ کرے۔ لیکن اگر کرنا ہی پڑے، تو سنتوں کا سنگ کرنا چاہیے۔ آگے لکھا تھا کہ

شدھو اسی بدھو اسی نرنجنو اسی۔ سنسار مایا پری ورجتو اسی

سنسار سپن ترج موہ نندرام۔ مندالسا واکیم اواچ پترم ۱۰

ارتھ۔ مندالسا اپنے بیٹے سے بچن کہتی ہے، کہ ہے پتر! تو شدھ ہے، بدھ ہے، نرنجن ہے۔ (سچدانند سوروپ ہے) سنسار مایا سے قطعی نیارا ہے۔ یعنی مایا تم کو چھو کبھی نہیں گئی ہے۔ سچدانند روپ سنسار کی نیند کو تیاگ کر اور موہ ارتھ میں جاگ۔" یہ پڑھتے ہی شری پربھو جی کی کرپا اور ماتا کے آشیرباد سے الرک کو آتم گیان ہو گیا۔ اور اسی لمحہ وہ سب راج پاٹ کو تیاگ کر بنوں کو چلا گیا۔ اور شری دتاتریہ جی مہاراج سے اُپدیش لے کر اپنے بھائیوں میں جا ملا۔ ماتا کے چرنوں میں گرا۔ کہ جس کر پا سے بھوساگر سے مُکتی پائی۔ اس طرح وہ اپنے پتا اور سب بھائیوں کا ست سنگ کر کے کرتارتھ ہو گیا۔" یہ بات جب چڑھائی کرنے والے کاشی راج نے سنی۔ تو اس پر بھی اس کا بڑا اثر پڑا۔ وہ بھی اپنے بیٹے کو راج دے کر انہیں کے پاس جا کر بھگوت بھگتی میں لین ہو گیا۔

ایسی تھی دیوی مندالسا جس نے اپنے سمیت اپنے ساتوں بیٹوں اور پتی کو بھی بھوساگر سے پار کر دیا۔ پتنی ہو۔ تو ایسی ہو اور ماتا ہو۔ تو ایسی ہو۔ پیارے ناظرین! ذرا دیوی مندالسا کی جے تو بلا دیجیے۔ جے۔ جے۔ جے

۵۸۔ شری ستی جی

بکلش پتری شری ستی (شیوا) جی مہارانی کی کتھا شری شو جی کی کتھا کے اندر آ چکی ہے۔ اس جگت ماتا کی جے ہو

۵۹۔ شری یگیہ پتنی جی

چھیم ہی سنسار کا پران ہے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی نے گائیوں کو چراتے ہوئے ایک دن چتر دیو کی براہمنوں یعنی

چوبے لوگوں کو تپسیہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اپنے سکھاؤں کو اُن سے بھوجن مانگنے کے لئے بھیجا۔ چوبے لوگوں نے نہیں دیا۔ سکھا سب لوٹ آئے۔ پھر پربھو نے اُن کو بھیجا کہ چوبے براہمنوں (چوبوں کی استریوں) سے جا کر مانگنا۔ برج چندر مہاراج کا نام سُنتے ہی وہ سب بہت ہی پریم سے (اپنے پتیوں کی آگیا کے خلاف) تھالیوں میں بھوجن پدارتھ لے کر بن میں شری کرشن مہاراج کے پاس جا پہنچیں اور سکھاؤں سمیت بھوجن کرا کر من مانی بھگتی کا وردان پا کر نہال ہو گئیں۔

۶۰۔ برج کی گوپیاں

پریم! اس شبد کے سُنتے ہی ہردے کی کچھ اور ہی حالت ہو جاتی ہے۔ پیارے ناظرین! سنسار میں ایسا کونسا انسان ہے کہ اس تیز ہتھیار نے جس پر اثر نہ کیا ہو، خواہ تھوڑا خواہ بہت۔ مگر کہیں کہیں تو اس نے ایسی اپوربہ اور نرالی دشا پرگٹ کی ہے، کہ جس کے سُننے سمجھنے سے بڑے بڑے تتو دیکھنے والوں کی آنکھوں سے بھی سیکھو کی سی جھڑی لگ جاتی ہے۔ شری برج گوپیوں کا پریم ایسا ہی تھا۔ پریم اور بھگتی کی کان یہ گوپیاں ساکشات پریم کا مجسمہ ہی تھیں۔ شری نارد بھگتی سوتر دیکھئے۔ دیو، برہما، شو، شیش، سنک، آدی، گنیش، نارد، شاردا، شوت جی، نابھا جی، تلسی داس اور شری سور داس وغیرہ بڑے بڑے کُشل کوی اور بھگت ہوئے، مگر کوئی بھی تو برج کی گوپیوں کی پوری تعریف نہ کر سکا۔ مگر اپنی اپنی بانی کو کرتارتھ کرنے کے لئے کوئی کچھ نہ کچھ کہے بنا رہا بھی تو نہیں۔ آج کل سادھارن لوگ بھی ان کے پریم کو گاتے ہیں۔ شری برج کے کُنج کُنج، گھر گھر، ہاٹ گھاٹ، باٹ سے صدیوں کی ایسی پکار سنائی دیتی ہے، کہ "ہا! اے شیام! ملی ہو گئے۔ تم بن چھن چھن بیت جات"۔ سچ مچ گوپیوں کے پریم کا انت کسی نے نہیں پایا۔ اُدھو جی ان کو گیان اور یوگ سکھانے آئے، مگر گوپیوں کے پریم بھاو کو دیکھ کر اُن کے شِشیہ بن گئے۔ اور ان کی چرن رج کو اپنے ماتھے پر چڑھایا۔ آپ واپس آ شری کرشن جی سے کہتے ہیں:-

مادھو ابھی نہ جات کتی برج کی

ارتھات "ہے کرشن جی! برج کی گوپیوں کی پریم کی دشا کا بیان نہیں ہو سکتا۔ وہاں کی باتیں ہی کچھ اور ہیں۔ مجھ کو دیکھتے ہی سب گوال اور گوپیاں دوڑی آئیں۔ وہاں کے پریم سے بھرپور دن اور رات اور ہی قسم کے ہیں اگر سچی سچی باتیں کہوں تو کوئی اعتبار نہ کرے۔ کیا کہوں، گوپیوں کے پریم کی بات کہی بھی تو نہیں جاتی۔ زبان پر آتے ہی چھاتی بھر آتی ہے۔ کرشن! تم خود جا کر دیکھ لو، کہ آپ کے برہ میں اُن پر کیا گذر رہی ہے؟" شریمد بھاگوت کے دسم سکندھ میں یہ گوپی پریم ایک انمول وستو ہے۔ گوپیوں کا سا پریم نہ تو ہونے والا ہے۔ نہ ہے اور نہ ہوا۔" اب آگے گیارھویں چھند میں شری نابھا جی اور بھگتوں کے نام بتلاتے ہیں

چھپے چھند ۱۱

انگھری امبج پانشو کو۔ جنم جنم ہوں جاچ ہوں

پراچین برہی ستیہ برت۔ رہوگن۔ سگر بھگیرتھ
دھکم آنگد ہری چند۔ بھرت۔ ددھیچی اُدارا
نیل مور دھوج۔ تامردھوج الرک کی کیرت راچ ہو

بالمیک متھلیش گئے جے جے گوبند پنتھ
شرتھ شو دھنوا شوبی رشو مہنی اُتی بلی کی دارا
انگھری امبج پانشو کو۔ جنم جنم میں جاچ ہوں

ترجمہ۔ ان بھگتوں کے انگھری امبج پانشو (چرن کملوں کی دھول) کو میں جنم جنم جاچ ہوں ارتھات یاچنا کرتا ہوں۔ چاہتا ہوں انہیں بھگتوں کی رنگیلی کیرتیوں سے میں رنگ جاؤں۔ (۱) پراچین برہی جی (۲) ستیہ برت جی (۳) رہوگن جی (۴) راجہ سگر جی (۵)

بھگیرتھ جی (۶) مہرشی بالمیکی جی (۷) شری بالمیکی جی دوسرے (۸) شری متھلیش جی (۹) اور بھی جو جو بدیہہ منیسی شری بھگوان کے ارگ میں چلے۔ (۱۰) شری رُکم انگد جی (۱۱) نہاراج ہریشچندر جی (۱۲) شری بھرت جی (۱۳) پرم اُودار شری وبھیشن جی (۱۴) شری سورتھ جی (۱۵) شری سُودھنوا جی (۱۶) راجہ شبری جی (۱۷) بہت ہی اُتم بُدھی والی شری بلی پتنی (۱۸) شری نیل جی (۱۹) راجہ میوردھوج جی (۲۰) شری تامردھوج جی اور (۲۱) شری الرک جی۔ ان سب کے چرن کملوں کی دھول میں جنم جنم میں چاہتا ہوں۔

کبت ۶۷

جنم پُن جنم کے نہ میرے کچھو سوچ اہو سنت پد کنج رینو سیس پر دھاریئے
پراچین برہی آدی کتھا پرسدھ جگ۔ اُبھے بالمیکی بات چت تے نہ ٹاریئے
بھئے بھیل سنگ بھیل رشی سنگ رشی بھئے۔ بھئے رام درشن لیلا وستاریئے
جنہیں جگ گائے کہوں سکے نہ اگھائے جائے۔ بہا بھر ہیو بھر نین بھر ڈھاریئے

ترجمہ۔ ارے! مجھ کو اس بات کی تو کچھ چنتا ہی نہیں کہ مکتی نہ پا کر جگت میں بار بار جنم لوں، کیونکہ جنم لے کر اگر سنتوں کے چرن کمل کی رج (دھول) سر پر دھارن کرنے کو مل جائے، تو میں مکتی سے بھی زیادہ سُکھ مانوں گا۔ پراچین برہی وغیرہ بھگتوں کی امر کتھائیں تو شریمد بھاگوت وغیرہ گرنتھوں میں پرسدھ ہی ہیں، مگر دونو بالمیکی (مہرشی بالمیکی اور بھگت بالمیکی) کی کتھائیں چت سے نہ ٹالنی چاہئیں، کیونکہ ان دونوں کی کتھائیں انوکھی ہی ہیں۔

۶۱۔ مہرشی بالمیک جی کی کتھا

آدی کوی مہرشی بالمیک جی بھیلوں کا سنگ پا کر بھیل ہو گئے، اور پھر جب سپت رشیوں کا ست سنگ ملا، تو رشی بن گئے اور وہ بھی ایسے کہ مریادا پرشوتم بھگوان رام جی نے خود ہی آشرم میں آ کر درشن دیئے۔ تب آپ نے وستار پوروک رام چرتر گایا، کہ جس کے سننے اور پڑھنے سے سنسار کے سجنوں کی سیری کسی طرح ہوتی ہی نہیں، بلکہ سننے اور گان کرنے سے نئے نئے بھاو من میں پیدا ہوتے ہیں، اور آنکھوں سے پریم کے آنسو بے تحاشا بہنے لگتے ہیں

شری بالمیکی جی جنم سے براہمن تھے۔ مگر بھیلوں کے ذریعے پالے گئے اور بھیلنی سے ہی ان کا بیاہ بھی ہوا۔ رہزنی کرنا اور ڈاکہ مارنا ان کا پیشہ تھا۔ جب ان کے سدھار کا وقت آیا، تب ایک دن کشیپ۔ اتری۔ بھردواج۔ وسشٹ۔ گوتم۔ وشوامتر اور جمدگنی یہ سات رشی ان کو بن میں مل گئے۔ آپ نے جب انہیں بھی لُوٹنا مارنا چاہا، تب ان مہاتماؤں نے اُن سے کہا۔ ہے بیج!

دوہا

جو تیرے یم ڈنڈ ہیں۔ بھاگی ہوئے نہ کوئے
تو کت کیجت پاپ ہٹھ۔ گھور ڈنڈ جیہہ ہوئے

تُو جو یہ پاپ کرتا ہے۔ اس کے بدلے میں جب یم راج کا ڈنڈا تیرے سر پر پڑے گا۔ تو جن کے لئے تُو پاپ کرم کرتا ہے۔ اُن میں سے کوئی بھی تیرا سہایک ساتھی یا ساجھی نہیں ہو گا۔ جب یہ بات صاف ہے، تو کیوں اُن کے لئے ایسے گھناؤنے پاپ کرتا ہے؟ کہ جن کی سزا بہت ہی سخت ہو گی۔" یہ سُن کر بالمیکی جی کو بڑا تعجب ہوا، کہ جن کی خاطر، جن کا پیٹ بھرنے کے لئے میں یہ رہزنی کرتا ہوں۔ وہ بھلا میرے ڈنڈ میں کیوں ساجھی نہ ہوں گے؟ مگر پھر بھی شک دُور کرنے کے لئے وہ ان ساتوں رشیوں کو درخت سے باندھ کر اپنے گھر گئے، اور پوچھا کہ میں جو تمہاری خاطر پاپ کرم کرتا ہوں۔ یم ڈنڈ بھگتنے کے وقت تم میرے ساجھی ہو گے یا نہیں؟ تب

(چوپائی) سُت تیا اتر دیو بہ چنڈا — ہم ناہیں بھاگی یم ڈنڈا

بیٹے بیٹی اور استری نے صاف جواب دیا کہ جو کرتا ہے۔ وہی بھرتا ہے۔ ہم تمہارے پاپ دنڈ میں حصہ دار نہیں ہونگے۔"

یہ سن کر بالمیکی جی واپس آ کر سپت رشیوں کے چرنوں میں پڑے۔ رشیوں کے درشن۔ ست سنگ اور اپدیش سے پاپ کرموں میں ان کو نفرت پیدا ہو گئی۔ تب انہوں نے رشیوں سے بڑی عاجزی سے پوچھا کہ مجھ پاپی کا اُدھار کیسے ہوگا؟ مہرشیوں نے دیا کر کے دیش۔ جاتی اور پاتر انوسار یہ اپدیش کیا کہ "مرا مرا رٹ"۔ تب وہ وہیں بیٹھے بیٹھے بہت کال تک مرا مرا مرا رٹتے رہے۔ جپ کرتے رہے۔ آخر سُدھ شدھ ہر یہ ست سنگت پائی۔ پارس پرس کُدھاتو سُہائی۔ اس گسائیں جی کے فرمان کے مطابق آپ جپ اور ایشور دھیان میں ایسے مگن ہوئے کہ بہت سے سال گذرنے پر بھی آپ کی سمادھی بھنگ نہیں ہوئی۔ آپ کا شریر بانبیوں (دیمکوں) کے گھروں سے ڈھک گیا۔ کئی سال گذرنے پر سپت رشی کرپا کر کے اُدھر ہی سے گذرے اور بالمیکی (دیمی) میں سے کھوج کر انہیں ڈھونڈ نکالا۔ اور بالمیکی نام رکھا (پہلے آپ کا نام رتناکر تھا) ایک ڈاکو رام جی کی کرپا اور نام جپ کے پربھاو سے شُدھ سدھ منی مہرشی بن گئے۔ بقول گوسوامی تلسیداس جی کے

جر پائی   اُلٹا نام جپت جگ جانا   بالمیک بھئے برہم سمانا

نارد بھگوان اور شری برہما جی نے کرپا کر کے آدی کوی بالمیکی جی کو شری رام جی کے گُنوں اور رام جی کے چرتروں سے پُرو شناس کرا کے نہال کیا۔ تب مہرشی نے اُسی کے آدھار پر شت کوٹی رامائن کیرتن کی۔ جس کی مہما ایسی اپرم پار ہے۔ کہ نو لاکھ برس ہو گئے جس میں سنسار میں لاکھوں نشیب و فراز ہوئے۔ مگر بالمیکی رامائن کی شوبھا آج بھی ویسی ہی ہے۔ بھگوان رام جی نے ان کے آشرم میں پدھار کر ان کو درشن دے کر کرتارتھ کیا۔ اور ان سے اپنے واس کے لئے کوئی جگہ پوچھی۔ اس کا جواب جو بالمیکی جی نے دیا۔ وہ تلسی رامائن میں پڑھنے یوگیہ ہے۔ شری بالمیکی رامائن۔ شریمد بھاگوت۔ شری وشنو پران۔ شری منوسمرتی اور مہابھارت (جس میں شریمد بھگوت گیتا بھی شامل ہے) یہ پانچوں گرنتھ بڑے ہی پرمانک (مستند) مانے جاتے ہیں۔

۶۲۔ دوسرے بالمیکی جی کی کتھا

کبت ۷۵

ہتو بالمیکی ایک سوپچ سو نام تا کو۔ شیام لے پرگٹ کیو۔ بھارت میں گایئے
پانڈون مدھیہ مکھیہ دھرم پتر راجہ۔ آپ کینو یگیہ بھاری۔ رشی آئے بھومی چھایئے
تا کو انوبھاو شُدھ شنکھ سو پر بھاو کہے۔ جو پے ناہیں باجے تو اپورنتا آیئے
سوہی بات بھئی۔ بہو باجیو ناہیں سوپچ پر بو۔ پوچھیں پربھو پاس۔ یا کی نیونتا بتایئے

ترجمہ۔ اب دوسرے بالمیکی جی کی کتھا سنئے۔ ایک سوپچ (بھنگی) بالمیکی نامی گپت بھگوت بھگت تھے۔ ان کو شری شیام سندر جی نے پرگٹ کیا۔ یہ کتھا مہابھارت میں گائی ہوئی ہے۔ پانچوں پانڈوؤں میں بڑے دھرم پتر یدھشٹر جی راجہ تھے۔ آپ نے اندرپرستھ میں ایک بڑا بھاری یگیہ کیا۔ جس میں سب رشی لوگ آئے۔ اور ان سے ساری یگیہ بھومی بھر گئی۔ اس یگیہ کے سمپورن ہونے کا انوبھاو پربھاو یہ تھا کہ ایک شنکھ رکھا گیا۔ جب وہ آپ سے آپ بج اُٹھے۔ تب یگیہ کو پورن جانو۔ اگر وہ خود نہ بجے۔ تو جانئے کہ یگیہ پورن نہیں ہوا۔ سو ویسا ہی ہوا۔ اور شنکھ نہیں بجا۔ تب راجہ یدھشٹر کو بڑا بھاری شوک ہوا۔ وہ شری کرشن جی سے پوچھنے لگے۔ کہ کونسی فروگذاشت کے باعث یگیہ سمپورن نہیں ہوا۔ اور شنکھ نہیں بجا۔ سو کرپا کر کے وہ کارن مجھے بتلایئے۔

کبت ۷۷

بولے کرشن دیو۔ یاکو سنو سب بھیو۔ آپ پے رنچکے مان لیئو۔ بات ڈری سمجھایئے
بھاگوت سنت رس ونت کوئی جیمیو ناہیں۔ رشن سموہ بھومی چھئوں دِش چھایئے
جو پے کہو بھگت ناہیں۔ ناہیں کیسے کہوں؟ کہو گانس ایک اور کل جاتی سو بہایئے
داسن کو داس ابھیمان کو نہ باس کہوں۔ پورن کو آس تو پے ایسو لے جمایئے

ترجمہ۔ شری کرشن جی بولے۔ اس کا کارن سنو۔ مگر سن کر اس کو پوری طرح سے ماننا کیونکہ میں تمہیں ایک ڈری (گہیت) بات بتا رہا ہوں۔ اگرچہ رشیوں کے جھنڈ تو یگیہ بھومی میں چاروں اطراف چھائے ہوئے ہیں۔ مگر کسی بھگتی رس کے پریمی بھاگوت میرے پیارے سنت نے تمہارے اس یگیہ میں بھوجن نہیں کیا۔ اس لئے شنکھ نہیں بجا۔ اگر کہیے۔ کہ کیا یہ سب رشی منی لوگ آپ کے بھگت نہیں؟ تو میں کیسے کہوں کہ نہیں ہیں۔ مگر ایک ادھی گانس (رمز کی بات) یہاں پر قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ سب رشی منی رم۔ جاتی نیز کل کے ابھیان سے بھرے ہوئے ہیں۔ مگر میرا سچا بھگت تو جاتی اور کل وغیرہ کے ابھیان کہ بھگتی لیکھ میں بہا کر میرے داسوں کا بھی داس ہو کر سب طرح کے ابھیان کی باس (بو) سے رہت ہوتا ہے۔ یعنی جس کو کبھی ابھیان چھو نہیں سکتا۔ اگر تمہیں یگیہ کے تکمیل کی خواہش ہو۔ تو ایسے میرے پیارے بھگت کو بھوجن کراؤ۔

کبت ۷۷

ایسو ہری داس پُرآس پاس دیسے ناہیں۔ باس بن کو اُوہ لوک لوکن ہیں پایئے
تیرے ہی گھر مانجھ نس دن بھور سانجھ آوے جائے اَپے کاہو بات نہ جنایئے
سُن سب چونک پڑے بھاو اچرج بھرے۔ ہرے من نین اجُو دیگ ہی بتایئے
کہاں نؤں کہا ٹھاؤں۔ جا نہہ ہم جائے دیکھیں لیکھیں کر بھاگ دھاؤ دھائے لپٹایئے

ترجمہ۔ شری کرشن جی کے مندرجہ بالا بچن سن کر یدھشٹر جی بولے۔ ایسے ہری بھگت تو ہمارے شہر کے آس پاس کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ بلکہ ایسے باس بن (ویراگی) سب واسناؤں سے رہت سنت شاید ہی کہیں کسی لوک لوکانتر میں ملیں تو ملیں۔ تب آپ نے کہا۔ تمہارے ہی شہر میں تو وہ سنت دن رات رہتے ہیں اور روز صبح شام تمہارے یہاں آتے جاتے ہیں۔ مگر نہ کوئی ان کے پربھاؤ کو جانتا ہے۔ اور نہ وہ کسی پر پرگٹ کرتے ہیں۔" یہ سنتے ہی سب متعجب ہو کر چونک پڑے۔ سب کے من اور نیتر درشنوں کی خواہش سے بیاکل ہو اٹھے۔ اور سب کہنے لگے۔ کہ اب کرپا کر کے جلد ہی بتا دیجئے۔ کہ ان کا کیا نام ہے؟ اور وہ کہاں پر رہتے ہیں۔ جہاں ہم جا کر درشن کر کے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں۔ اور دوڑ کر اُن کے چرن کملوں میں لپٹ جائیں۔

کبت ۷۸

جتے میرے داس کبھوں چاہیں نہ پرکاس بھیو۔ کروں جو پرکاس مانیں مہا دکھ دایئے
مو کو پرد سوچ۔ یگیہ پورن کی نوچ بیئے۔ واکو نام کہوں جن گرام تج جایئے
ایسو تم کہو۔ جامیں رہو نیارے پیارے سدا ہم ہیں بوائے لیائے نیکے کے جمایئے
جاؤ بالمیک گھر بڑو ڈاؤ ایک سادھو۔ کیو اپرادھ ہم دیو جو بتایئے

ترجمہ۔ تب پربھو بولے۔ جتنے میرے سچے داس ہیں، وہ کبھی اپنے آپ کو سنسار میں پرگٹ نہیں کرتے۔ اگر میں اُن کو پرگٹ کر دُوں۔ تو اس پرکاش (پرگٹ) کرنے کو وہ اپنے من میں برا مانتے ہیں، جہاں دکھ مانتے ہیں، مگر اب مجھے بڑا ہی سوچ پڑا، کیونکہ تمہارے یگیہ کو پورن دیکھنے کی مجھ کو بڑی بھاری خواہش ہے، اور اگر میں تمہیں ان کا نام بتا دوں، تو کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اس بستی کو ہی چھوڑ کر چلے جاویں۔" اس پر راجہ یدھشٹر جی بولے: ہے شری کرشن جی! آپ اس طرح سے بتا دیجئے۔ کہ جس میں آپ تو سدا الگ ہی رہیئے، مگر ہم ہی جا کر لے آویں، اور اچھی طرح ان کو بھوجن کرا دیں۔ شری کرشن بھگوان نے آگیا دی کہ بالمیکی کے گھر جاؤ۔ وہ بڑے سادھو ہیں۔ کہا کیوں؟ میں سنتوں کا بڑا اپرادھ کیا، جو تم کو بتلا کر ان کو پرگٹ کر دیا۔

کبت ۹۷

ارجن اور بھیم سین چلے ہی نمنترن کو۔ انتر جم کُھار کہی۔ بھگتی بھاؤ دُور ہے
پیچھے بھون جائی۔ چھوٹ وش پھر آئی۔ پرے بھومی جھوم۔ گھر دیکھو چھب پُور ہے
آ کے نرپ راجن کو۔ دیکھ تجے کاجن کو۔ لاجن سوں کانپ بھیوم چُور ہے
پائن کو دھار پیجو جو کھن کو نار بے جو۔ پاپ گرہ مار دیجو۔ کیجے بھاگ پُور ہے

ترجمہ۔ پربھو کی آگیا سے ارجن اور بھیم سین اُن کو نیوتا دینے کے لئے چلے۔ پربھو نے دل کھول کر کہہ دیا۔ کہ جاتے تو ہو۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا، کہ بھگتی بھاؤ بہت ہی دُور دشو کشم رہا ہے۔ وہ دونو اُن کے گھر جا پہنچے۔ پہلے چاروں اطراف پھر کر اُن کے گھر کی پرکرما کی، پھر سامنے آ پریم سے جھوم جھوم زمین میں لیٹ کر اُن دونو نے پرنام کیا۔ اور دیکھا۔ کہ اُن کا گھر بھگوان کی چھب (چھٹا) سے بھرپور ہے۔ ادھر بھگوان اپنے پورے ٹھاٹھ سے سنکھ، چکر، گدا سمیت وہاں پر براجمان ہیں، جب بالمیکی جی نے دیکھا۔ کہ راجاؤں کے راجہ مجھ دین کے گھر آئے ہیں۔ تو بھجن کے کاموں کو چھوڑ کر کھڑے ہو گئے، اور بہت ہی لجا سے من میں چور چور ہو کر کانپنے لگے۔" یہ دیکھ کر شری ارجن جی نے پرارتھنا کی، کہ مہاراج! آپ کرپا کر کے ہمارے گھر چرن دھریے۔ وہاں پربھو جن کر کے اپنا جوٹھن پرشاد کرائیے۔ ہمارے گھر کو سب پاپوں سے رہت اور شدھ کر کے ہمیں پاپ روپ گراہ سے بچا کر (چھڑا کر) ہم سب کو بڑ بھاگی کیجیے۔

کبت ۹۸

جوٹھن لے ڈاروں۔ سدا دوار کو بہاروں۔ نہیں اور کو نہاروں اجو! یہی سانچو پن ہے
کہو کہا؟ جیموں کچھو پاچھے نے جماوو۔ یہیں جانی گئی ریت۔ بھگتی بھاؤ تم تن ہے
تب تو لجانو۔ ہیے کرشن چپے رسانو۔ نرپ چاہو سوئی ٹھانو۔ میرے سنگ کو او جن ہے
بھوہی پدھاروں۔ اب یہی ادھاروں۔ اور بھول نہ وچاروں۔ کہی بھلی جو پے من ہے

ترجمہ۔ یہ سُن بالمیکی جی اپنے بھگتی بھاؤ کو چھپاتے اور اپنی جاتی کی نیچتا کو پرگٹ کرتے ہوئے بولے۔ کہ اجی مہاراج! میری تو یہی پرتگیا (دستور) ہے۔ کہ سدا آپ کے جوٹھے پتل وغیرہ باہر پھینک آیا کرتا ہوں، اور آپ کے گھر بار دوار میں جھاڑو دے آتا ہوں۔ کسی دوسرے کی طرف تو میں دیکھتا تک نہیں۔" یہ سن کر ارجن جی نے بڑے ادب سے کہا۔ آپ یہ کیا کہتے ہیں؟ کرپا کر کے چلیے، ہمارے ہاں کچھ بھوجن کیجیے۔ اور پیچھے ہم لوگوں کو کھلائیے۔ ہم آپ کے سوروپ اور پربھاؤ کو بہت اچھی طرح سے جان گئے ہیں۔ کہ پربھو کی پریتی اور بھگتی سے آپ کا شریر بھرپور ہے۔

تب تو شری بالمیکی جی بہت شرمائے۔ اور اپنے دل میں شری کرشن پر رسیانے (ناراض بھی) ہوئے کہ پربھو! نہ مجھے اس طرح سے پرگٹ کرنا تمہارا ہی کام ہے۔ تم نے یہ کیا کیا؟ ایسا دل میں سوچ کر ارجن سے بولے۔ آپ راجہ ہیں۔ جو چاہے سو کیجیے۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟ کیا کوئی مدد کرنے والے منش میرے پاس ہیں؟" اس پر شری ارجن جی نے کہا۔ اب آپ ان سب باتوں کو جانے دیجیے۔ اور ہمارے گھر کل سویرے ہی آئیے۔ اب دوسری بات کچھ بھول کر بھی نہ وچاریے۔ جب بالمیکی جی نے اُن کا ایسا اصرار اور پریم دیکھا۔ تو اُن کی سچی شردھا سے متاثر ہو کر بولے بہت اچھا۔ اگر آپ کی یہی خواہش ہے۔ تو میں ویسا ہی کر دوں گا۔

کبت ۸۱

کہی سب ریت۔ سن دھرم پتر پریت بھئی۔ کری نے رسوئی۔ کرشن دروپدی سکھائی ہے
جیتک پرکار سب ویَنجن سُدھار کرو۔ آج تیرے ہاتھن کی ہوت سپھلائی ہے
بیائے چالوائی۔ کہے باہر چھائی دیو دو۔ کہی پربھو۔ آپ لیاؤ۔ تک بھر بجائی ہے
آن کے بیٹھائے پاک شالا میں۔ رسال گراس لیت باجیو سنکھ ہری ونڈ کی لگائی ہے

ترجمہ۔ شری ارجن جی اور بھیم سین جی نے آکر مہاراج یدھشٹر جی سے بالمیکی جی کی بھگتی کی ساری ریت پریت بیان کی۔ سن کر دھرم پتر یدھشٹر جی کو بہت پریم ہوا۔ ان کی آگیا انوسار دروپدی جی رسوئی تیار کرنے لگیں۔ شری کرشن بھگوان نے اُن کو سکھا سمجھا دیا۔ کہ جس قدر بھی ویَنجن (سُندر کھانے) تم جانتی ہو۔ سو اچھی طرح سے سُدھار کر تیار کرو۔ آج تمہارے ہاتھ سپھل ہوں گے۔ بھوجن کے وقت مہاراج یدھشٹر وغیرہ خود جا کر اُن کو آدر سہت لے آئے۔ بالمیکی جی بولے۔ مجھے یہیں باہر بٹھا کر ہی بھوجن دے دیجیے۔ مگر پربھو شری کرشن جی نے ارجن جی سے کہا کہ اس طرح نہیں۔ میری رُچی تو یہ ہے۔ کہ ان کو آدر کے ساتھ اندر لے جا کر بٹھاؤ۔ ایسا ہی کیا گیا۔ ان کو پاک شالا (رسوئی) میں ہی بٹھا کر اُن کے آگے ویَنجنوں کے تھال سجا کر لا رکھے گئے۔ شری بالمیکی جی نے من ہی من میں شری کرشن کا دھیان کر کے اُن کو ارپن کیا۔ جوں ہی پرم رسال (بہت ہی مزیدار) گراس منہ میں ڈالا۔ اُسی وقت سنکھ بج اُٹھا۔ مگر ذرا مدھم بجا۔ تب شری کرشن جی نے اس سنکھ کو ایک چھڑی لگائی اور پوچھا۔

کبت ۸۲

سیت سیت پرتی کیوں؟ باجیو کچھو لاجیو کہا؟ بھگتی کو پربھاو تیں نہ جانت یوں جانیئے
بولیو اکولائے جائے پوچھئے جو دروپدی کوں۔ میرو دوش ناہیں یہ آپ من آنیئے
مان سانچ بات۔ جاتی بُدھی آئی دیکھ پاہی۔ سب ہی ملائی میری چاتری بہانیئے
پوچھنے کہی ہے۔ بالمیکی۔ میں ملائیوں یا تیں آدمی پر بھو پایو۔ پاؤں سواد انمانیئے

ترجمہ۔ ارے سنکھ! تو ہر ایک سیتھ (گراس) پر اچھی طرح سے کیوں نہیں بجتا؟ کچھ شرمندہ سا ہو کر کیوں بجا ہے؟ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تو ان کی بھگتی کے پربھاو کو نہیں جانتا؟ تب وہ سنکھ بے چین ہو کر بولا کہ اس کا کارن آپ دروپدی جی سے پوچھئے۔ اس میں میرا دوش نہیں ہے۔ اسے آپ اپنے من میں یقین کیجیے۔

شری پربھو جی کے پوچھنے پر دروپدی جی نے سنکھ کی بات کو سچ مان کر کہا۔ کہ ہاں پربھو! مجھے ان میں جاتی بُدھی آ گئی۔ کیونکہ انہوں نے سب پدارتھوں کو ایک میں ملا کر میری سب چترائی کا نرادر کیا ہے۔ تب ان سے۔ سنکھ سے نیز آپ سے کشما مانگی

ہوں۔ تب پرتھو نے بالمیکی جی سے پوچھا۔ بھگت راج! آپ ان سب کھانوں کو ایک جگہ ملا کر کیوں کھاتے ہیں؟ بالمیکی جی نے جواب دیا کہ ان سب پدارتھوں کو پہلے آپ نے پایا ہی ہے۔ اس لئے یہ سب آپ کے پرشاد ہوئے۔ اب میں انہیں الگ الگ پا کر ہر ایک کے سواد کا انومان نہیں کیا چاہتا۔ سواد لینے سے پرساد کا بھاؤ جاتا رہے گا۔" یہ سُنتے ہی دروپدی اور یدھشٹر وغیرہ کی ان پر بہت شردھا بڑھی۔ تب شنکھ کی آواز اچھی طرح ہوئی۔ اور یگیہ سمپورن ہوا۔ دیوتا لوگ پشپ ورشا کرنے لگے۔ بولو۔ بھگتی مہارانی کی جے

نوٹ۔ اکثر سجن اس بالمیکی کی کتھا کو پیچھے سے ملائی گئی ملتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے کہ نابھاجی کے اصل چھپے چھند میں ایک ہی بالمیکی کا نام ہے جو مہرشی بالمیکی آدی کوی ہی ہو سکتے ہیں۔ دوسرے ٹیکاکار نے اپنے کبت ۵۷ میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ یہ کتھا بھارت میں ہے کہ مہابھارت میں یہ کتھا نہیں مل سکی۔ اگر یہ ملاوٹ نہ مانی جائے۔ تو بھی یہ ٹیکاکار شری پریہ داس جی نے بھگتی تتو کے سمجھانے کے لئے اپنی طرف سے شامل کر دی ہے۔ اس کتھا میں اس وہ ہے کے رموز کو عملی شکل دے کر سمجھایا ہے۔

جات پات پوچھے نہیں کوئے ۔۔۔ ہری کو بھجے سو ہری کا ہوئے

۶۳۔ راجہ پراچین برہی جی

آپ کو پورب میمانسا کے مطابق یگیہ وغیرہ کے کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ کے کئی بیٹے ہوئے۔ مگر وہ سب نارد جی کی دیا سے بھگتی یُکت ہے رہسیہ کو جان کر آتم گیان کو پراپت کر کے مکت ہو گئے۔ راجہ پراچین برہی جی سے بھی نارد جی نے کہا۔ مہاراج! آپ یگیہ آدی کرموں کو ہی اچھا سمجھ کر بھگتی کو بھولے ہوئے ہیں۔ ذرا آنکھیں بند کر کے دیکھئے۔ آپ کو اپنے ان بھیانک کرموں کی بھیانک نتائج دکھائی دے گی۔ راجہ نے اور یگیہ کرنے والوں نے دیکھا کہ بہت سے پشو جن کو انہوں نے یگیہ میں بلیدان کیا تھا۔ بہت ہی غضبناک ہو کر سب ان سے اپنی ہتیا کا بدلہ لینے کے لئے منتظر کھڑے ہیں۔ سچ ہی کہا ہے۔ پر پیڑا سم نہیں ادھمائی۔ یعنی دوسروں کی ہنسا کرنے سے بڑھ کر کوئی پاپ کرم نہیں ہے۔ یہ منظر دیکھ کر راجہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ اچھی طرح سمجھ گئے۔ کہ یگیہ میں ہنسا کرنا مہا پاپ ہے۔ وید نے اہنسا پرمو دھرما اہنسا کو ہی پرم دھرم مانا ہے۔ تب وہ بھی اپنی بھول سویکار کر کے نارد جی کی شرن میں آئے اور بھگوت بھگتی کا اُپدیش پا کر راجہ اور یگیہ کرانے والے براہمن سب کے سب ہنسا کو ترک کر کے بھگتی روپی ناؤ پر چڑھ کر سنسار ساگر سے پار ہو گئے۔ بولو بھگتی مہارانی کی جے۔ گسائیں تلسی داس جی کہتے ہیں:۔

اُوما! دان مکھ یگیہ تپ۔ نانا برت اُرونیم ۔۔۔ رام کرپا نہیں کرہیں تس جس نہ کیول پریم

مہا دیو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! دان یگیہ تپ بہت طرح کے برت اور نیم پالن سے بھی رام ایسی کرپا نہیں کرتے جیسی کہ نشکام بھگتی سے کرتے ہیں

۶۴۔ راجہ ستیہ برت جی

آپ پرماتما کے سچے بھگت تھے۔ مچھ اوتار آپ کی انجلی میں ہی ہوا تھا۔ یہ کتھا مہابھارت وغیرہ گرنتھوں میں تفصیل سے درج ہے۔ ایک بار راجہ ستیہ برت جی سندھو کے کنارے سندھیا کر رہے تھے۔ تب سورج بھگوان کو ارگھ دیتے وقت ایک چھوٹی سی مچھلی ان کی انجلی میں آ گری۔ راجہ نے اُسے کمنڈل میں چھوڑ دیا۔ وہ بڑھنے لگی۔ اور اتنی بڑھی کہ کمنڈل میں نہیں سمائی۔ تب راجہ نے اسے گھڑے میں رکھ دیا۔ مگر وہ وہاں بھی بڑھ کر گھڑے میں پھیل گئی۔ تب راجہ نے اسے گھڑے سے سروور میں اور سروور میں بھی نہ سمانے پر راجہ نے اسے سمندر میں لے جا کر ڈال دیا۔ وہاں وہ مچھلی دس یوجن لمبی ہو گئی۔ اور اس کے ساتویں دن قیامت آ گئی۔ مچھ بھگوان کی آگیا اور اُپدیش سے ایک الوکک کشتی (جہاز) پر سپت رشی وغیرہ اور اوشدھیوں سمیت راجہ چڑھے۔ متسیہ بھگوان نے اپنے سینگ میں اس نوکا کو واسُکی ناگ سے باندھ لیا۔ اور اس مہان جل پرلے سے راجہ کو بچا لیا۔ کیا ادبھت چرتر ہے۔ اس کا

ادھیاتم ارتھ وچار نے یوگیہ ہے۔ بھگوت بھگتی ہی پچھ اوتار ہے۔ جو ستیہ برتی جیو کے ہردے روپ انجلی میں پرگٹ ہوتی۔ اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھتی، کہ وہ جیو کو سنسار ساگر سے پار کرکے پرم سکھ روپ ابدی سلامتی کے کنارے پر پہنچا دیتی ہے۔

۶۵۔ شری متھلیش جی مہاراج

شری متھلیش نمی جی مہاراج کی کتھا شری ناگھا جی مہاراج آگے چل کر کریں گے اور شری متھلیش جنک جی کی کتھا ہو چکی ہے

۶۶۔ راجہ نیل دھوج جی کی کتھا

آپ نربدا ندی کے کنارے ماہشمتی نگری میں رہتے تھے۔ ان کے بیٹے پروِیر نے ارجن کے گھوڑے کو باندھ رکھا تھا۔ مگر لڑائی میں وہ ہار کر اپنے باپ راجہ نیل دھوج کے پاس بھاگ آیا۔ تب نیل جی نے اپنے داماد اگنی دیو کو یاد کیا۔ جنہوں نے میدان جنگ میں آکر شری ارجن کی بہت سی فوج جلا ڈالی۔ ارجن جی نے ورن استر سے اگنی کو شانت کرنا چاہا، مگر نہ ہو سکا۔ تب شری کرشن بھگوان کے اپدیش سے ویشنو استر چلایا، جس سے اگنی دیو بھاگ گئے۔ اور راجہ نیل سے جا کر کہا، کہ ارجن کو جیتنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے یگیہ کا گھوڑا چھوڑ دو۔ راجہ نیل نے گھوڑا چھوڑ دیا۔ پھر اشومیدھ یگیہ کے بعد انہوں نے اپنے سکھا ارجن سے بھگتی کا اپدیش لیا اور بھگتی کر کے بیکنٹھ کو گئے۔

۶۷۔ راجہ رہوگن جی کی کتھا

آپ بڑے ہی پرتاپی بدھی مان اور گیان کے متلاشی تھے۔ چنانچہ ایک دن آپ گیان پراپتی کے لئے پالکی پر سوار ہو کر بھگوان کپل دیو جی کے آشرم کو جا رہے تھے۔ راستے میں ایک کہار کی ضرورت آپڑی۔ تو لوگ ایک ہٹے کٹے آدمی کو پکڑ کر لائے اور پالکی میں لگا دیا۔ آپ شری جڑ بھرت جی تھے، آپ راستے کو دیکھ بھال کر جیو جنتو کو بچاتے ہوئے قدم رکھتے تھے، اور اسی وجہ سے کبھی کبھی کود بھی جاتے تھے۔ اس سے پالکی بہت ہلتی اور راجہ کو کشٹ ہوتا تھا۔ تب راجہ نے پالکی کھڑی کر کے جڑ بھرت جی کو دھمکایا۔ جڑ بھرت جی نے اپنی گیان پورن باتوں سے راجہ کے اگیان کو مٹایا۔ تب وہ جان گئے، کہ یہ کوئی پرم ہنس مہان پرش ہے۔ تب راجہ آپ کے چرنوں میں پڑے اور کشما مانگی۔ اور اپدیش سننے پر ارتھنا کی۔ آپ کے اپدیش سے راجہ کرتارتھ ہو گئے۔ اور اپنی راجدھانی کو لوٹ آئے۔ شری جڑ بھرت جی اور راجہ رہوگن کا سمواد شریمد بھاگوت کے پانچویں سکندھ میں ضرور پڑھنا چاہیئے۔

۶۸۔ راجہ سگر جی کی کتھا

آپ کو سوتیلی ماتا نے گربھ میں ہی زہر دے دیا تھا۔ مگر رام کرپا سے بچ گئے۔ راجہ سگر کی ایک استری سے اسمنجس نامی ایک بیٹا اور دوسری سے ساٹھ ہزار بیٹے ہوئے۔ اسمنجس نے پرجا کے ساتھ کٹھور برتاؤ کیا۔ اس لئے راجہ نے اس کو جلا وطن کر دیا۔ تب اسمنجس جی اپنے یوگ بل سے پرجا کے کلیان کی کامنا کر کے ہری بھجن کرنے لگے۔ ادھر راجہ سگر نے اشومیدھ یگیہ شروع کیا تب دیوراج اندر یگیہ کا گھوڑا چرا کر لے گئے۔ اور کپل دیو جی کے آشرم میں جا کر باندھ دیا۔ سگر کے ساٹھ ہزار بیٹوں نے گھوڑا ڈھونڈتے ہوئے پرتھوی کھود دی، جس سے ساگر (سمندر) پیدا ہوا۔ پھر گھوڑے کی تلاش کرتے کرتے جب وہ ساٹھ ہزار بھائی کپل دیو جی کے آشرم میں پہنچے۔ تو وہاں گھوڑے کو بندھا ہوا پایا۔ جب ان لوگوں نے کپل بھگوان کو ہی چور سمجھ کر ان کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ تب شور سن کر سمادھی میں مگن کپل بھگوان نے آنکھیں کھولیں۔ تو ان کی نگاہ پڑتے ہی وہ ساٹھ ہزار بیٹے سب کے سب بھسم ہو گئے۔

اسمنجس کے بیٹے انشومان نے شری کپل دیو جی مہاراج کی استتی کی۔ تب آپ نے پرسن ہو کر گھوڑا دے دیا۔ اور شری گنگا جی کو لانے کی آگیا دی۔ گھوڑا لا کر انشومان نے اپنے دادا راجہ سگر کو دے دیا۔ تب مہاراج سگر یگیہ کو سمپورن کر کے اپنے پوتے انشومان کو راجیہ دے کر بھگوت بھجن کر کے پرم گتی کو پراپت ہوئے۔

۶۹۔ مہاراج بھگیرتھ جی

راجہ انشومان بہت سالوں تک راجیہ کر کے اپنے پتر دلیپ کو راج دے تپ کرنے لگے۔ راجہ دلیپ نے بھی گنگا جی کے لئے تپ کیا۔ راجہ بھگیرتھ نے بواہ کرنے سے پہلے ہی تپ کرنا شروع کر دیا۔ ان کے کٹھن تپ سے پرسن ہو کر شری گنگا جی پرتھوی پر آئیں۔ تبھی سے آپ بھاگیرتھی کے نام سے پرسدھ ہوئیں۔ جے مہاراج بھگیرتھ کی۔ جے بھگوتی بھاگیرتھی کی

جے جے جے شری سری تورینو — سکل سکھد سیوک شر دھینو

۷۰۔ شری رکم آنگد جی کی کتھا

کبت ۸۳۔ ایکادشی مہاتم

رکم آنگد باغ شبھ۔ گندھ پھول پاگ رہیو۔ کرانو راگ دیو بدھو لین آوہیں

رہ گئی ایک۔ کانٹا چبھیو پگ بھنگن کو۔ سن نرپ مالی پاس آئے سکھ پاوہیں

کہو کو اپائے سورگ لوک کو پٹھائے دیجے"۔ کرے ایکادشی جل دھرے کر جاوہیں"

برت کو تو نام یہی گرام کو او جانے ناہیں۔ کہنو ہو اجان کالہہ لاؤ وہ گن گاوہیں

ترجمہ۔ بھگت بھگت مہاراج رکم آنگد جی کا باغ سندر سگندھت پھولوں سے بھرپور تھا اور بہت ہی شوبھائمان تھا۔ وہ اتنا منوہر تھا کہ سورگ کا باغ (باغ ارم) بھی اس کے سامنے مات تھا۔ اس کے بارے میں اگر یہ کہا جائے۔ تو مبالغہ نہ ہوگا کہ

اگر فردوس بر روئے زمین است — ہمین است و ہمین است و ہمین است

اس لئے سورگ کی اپسرائیں بھی رات کے وقت اس کے پھول لینے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ان میں سے ایک اپسرا کے پاؤں میں بھانبٹے کا کانٹا چبھ گیا۔ جس سے اس کے پنیہ گھٹ جانے سے اس کی آکاش میں اڑنے کی دویہ شکتی جاتی رہی اس لئے وہ باغ میں ہی پڑی رہ گئی۔ یہ حال مالیوں سے سن کر مہاراج رکم آنگد جی نے خود وہاں پہنچ کر اس اپسرا کو دیکھا اور پرسن ہو کر اس سے پوچھا۔ کہ اگر کسی طرح سے ہم تم کو سورگ میں پہنچا سکیں۔ تو وہ سادھن بتاؤ۔ ہم ویسا ہی کریں گے۔

اس اپسرا نے جواب دیا۔ کہ جس استری یا پرش نے ایکادشی کا برت رکھا ہو۔ وہ اگر اپنی ایک ایکادشی کا پھل سنکلپ کر کے جل میرے ہاتھ میں دے دیوے۔ تو میں سورگ لوک میں چلی جاؤں گی"۔ راجہ نے کہا۔ کہ اس برت کا تو نام بھی اس شہر میں کوئی نہیں جانتا۔ اس پر اپسرا نے کہا۔ کل ایکادشی تھی۔ شاید کوئی نامعلوم طور سے بھوکا رہ گیا ہو۔ تو اس کو لا کر اس کا ہی پھل مجھ کو دلوا دیجئے۔ تو بھی میں سورگ میں چلی جاؤں گی۔ اور آپ کے اس اپکار کو سدا مانتی گاتی رہوں گی۔

کبت ۸۴

پھیری نرپ ڈونڈی شن۔ بنک کی کونڈی بھوکی رہی ہی کنو ڈی نش جاگی۔ آن مارئیے

راجہ ڈِھنگ آن کر۔ دیو برت دان کیجئے۔ تیاؤں اُڈان رنج لوک کو پدھاریئے
مہا اپار دیکھ۔ بھوپ نے وچاری یا کو۔ کو اُو ان کھائے تاکو باندھ مار ڈاریئے
یا ہی کے پربھاو بھاو بھگتی وستار بھیو۔ نیو جو نج سُنو سب پُری لے اُدھاریئے

ترجمہ۔ یہ سن کر راجہ نے اپنے شہر میں ڈھنڈورہ پھروا دیا۔ کہ کل جو کوئی استری یا پرش دن رات بھوکا رہا ہو۔ وہ راجہ کے پاس چلے۔ اس پر مہاراج بہت خوش ہو کر انعام و اکرام دیں گے۔ ایسا ڈھنڈھورا سُن کر ایک بنئے کی کنونڈی (ٹہلنی) سامنے آئی۔ جس کو کسی قصور پر بنئے نے بہت مارا اور بھوجن بھی نہیں دیا تھا۔ اس طرح وہ بھوکی رہی اور رات بھر جاگتی رہی تھی۔ راجہ نے اُسی لونڈی سے سنکلپ کرا کر اس اگیات برت کا پھل اپسرا کو دلا دیا۔ اتنے محض سے اس اپسرا کو دویہ گتی پراپت ہو گئی۔ تب وہ اُڑ کر سورگ لوک کو چلی گئی۔ اس طرح ایکادشی برت کا حیرت انگیز۔ بے خطا مہاتم دیکھ کر راجہ نے اپنے شہر اور دیش میں آگیا دے دی کہ ایکادشی کو اگر کوئی ان کھائے گا۔ تو اس کو گرفتار کر کے موت کی سزا دی جاویگی۔ اس طرح سب لوگ راجہ کی آگیا سے برت۔ جاگرن اور بھگون نام کیرتن میں لگ گئے۔ اس برت کے پربھاو سے راجہ کے دیش بھر میں بھاو بھگتی کا بہت پرچار ہوا۔ اور نئی انوکھی بات یہ ہوئی۔ کہ انت میں سب کے سب مُکت روپ ہو کر شری بھگوت دھام کو پراپت ہو گئے۔ ایسا اِس ایکادشی برت کا مہاتم ہے۔ اس لئے ایکادشی کا برت ہر ایک ہری بھگت کو اوشیہ رکھنا چاہیئے۔

۱۷۔ راجہ رُکم آنگد کی کنیا

کبت ۸۵

ایکادشی برت کی سچائی لے دکھائی راجہ۔ سُتا کی نکائی سُنو۔ نیکے چت لائیے کے
پتا گھر آیو پتی۔ بھوک نے ستایو اَتی۔ مانگے تیا پاس نہیں دیو یہ بھائے کے
آج ہری باسر سو تا سر نہ پوجے کو اُو۔ ڈر کہا میچ کو جیوں مانی سُکھ پائیے کے
تجے اُن پران پائے وبک بھگوان۔ بدھو ہیئے سرسان بھئی۔ کہیو پن گائیے کے

ترجمہ۔ ایکادشی برت کا پربھاو جو سچائی تو راجہ نے پرگٹ کی۔ اب راجہ کی لڑکی کی مہما یا تعریف من لگا کر سنئے۔ اس کا پتی اپنے سسرال (رکم آنگد جی کے گھر) آیا۔ اس دن ایکادشی تھی۔ راجکمار نازک طبع تو تھا ہی۔ اُس کو بھوک نے بہت ستایا۔ جب اُس کو کسی نے بھی بھوجن نہ دیا۔ تب اُس نے اپنی استری (راجہ کی کنیا) سے آکر کہا۔ کہ بنا بھوجن کے میرے پران نکل جاویں گے۔ مگر تب بھی اُس نے ایکادشی کے خیال سے اپنے پتی کو بھوجن نہیں دیا۔ کہ آج ہری باسر (بھگوان کا دن) ہے۔ کہ جس کی برابری کوئی بھی برت نہیں کر سکتا۔ آج کے دن میچ (موت) کا کیا ڈر ہے۔ کہ جس میں اُبھے پرم پد کی پراپتی ہے۔ سُکھ تو دُکھ ایسی درڑھتا استقل مزاجی کو وہ دھارن کئے رہی۔ اس کے پتی نے بھوک سے پران تیاگ دیئے۔ اُسی وقت بیکنٹھ سے وِمان آیا۔ اور سب کے دیکھتے ہی دویہ روپ ہو کر وہ اس پر چڑھ کر بھگوت دھام (بیکنٹھ) کو چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اُن کی استری (راج کنیا) کا دل بھگتی سے بیحد بھر گیا۔ پربھو نے پرسن ہو کر پارشدوں کو بھیجا۔ اور اس راج کنیا کو بھی کرپا کر کے اپنے دھام میں بلا لیا۔ پریہ داس جی کہتے ہیں۔ کہ اس طرح راجہ رکم آنگد کے اور اُن کی کنیا کے ایکادشی برت کے پرن کا ہم نے گان کیا ہے۔ سب سجن سُن کر ہردے میں دھارن کریں۔

کبت ۸۶

سُنو ہری چند کتھا۔ وِشتھا پن در و یہ دیو۔ تنمتا نہیں راکھی بیچی ست۔ تیاتن ہے
سُرتھ سُوَدھنوا جی سُوں دوِش کے کرت مرے۔ شنکھ او لکھت و پر بھیو میلو من ہے
اندر آو اگنی گئے شِوی پے پر یکشالین۔ کاٹ دیو مانس رچھ سا پنچو جانیو پن ہے
بھرت۔ رِدوچی آدی بھاگوت پنچ گائے۔ سین سُہائے جن دیو تن دھن ہے

ترجمہ۔ مہاراج ہرلیشچندر جی کی کتھا سُنئے۔ کہ دکھ رہت من ارتھات بڑی خوشی سے وشوامتر جی کو سب دھن (راج وغیرہ) دے دیا۔ اور اپنا پتر۔ اپنی رانی اور شریر تک بھی نہیں رکھا۔ تینوں کو بیچ دیا۔ (۲) شری سُرتھ اور سُودھنوا جی یہ دونوں راجکمار بڑے ہی ایشور بھگت تھے۔ ان کے ساتھ شنکھ اور لکھت ملین من والے دو براہمن دویش کرنے کی وجہ سے مارے گئے۔ (۳) اندر باز کا روپ دھر کر اور اگنی کبوتر کا بھیس بنا کر راجہ شِوی کی پر یکشا لینے کے لئے گئے۔ ان کے دھرم کی سچائی پر ریچھ کر پرگٹ ہو کر درشن دئے (۴) شری بھرت اور (۵) دوِیچی رِشی وغیرہ بھگتوں کی کتھائیں شریمد بھاگوت گرنتھ میں گائی گئی ہیں۔ ان سب بھگتوں نے اپنے تن من اور دھن پرمارتھ میں دے دئے۔ اور بیکُنٹھ بھگتی کی شوبھا کو پراپت ہوئے۔

۱۲۔ مہاراج ہرلیشچندر کی کتھا

مہاراج ہرلیشچندر جی سورج بنسی ایودھیا کے راجہ دھرم کرم نشٹھا میں بڑے پرویں ہوئے۔ آپ بڑے ہی پرتاپی اور ستیہ کے پجاری تھے۔ ایک وقت کی بات ہے۔ کہ آپ کے کُل پروہت شری وششٹ جی مہاراج کہیں گئے ہوئے تھے۔ اس لئے وشوامتر جی سے آپ نے یگیہ کرایا۔ جنہوں نے دکھشنا میں راجیہ وغیرہ اور تین بھار (اکیس من) سونا بھی سنکلپ کرا لیا۔ اور وہ تین بھار سونا راجہ سے بڑی سختی سے وصول کیا۔" شری وششٹ جی آ کر راجہ سے بولے۔ کہ شری کاشی جی شری وشوناتھ پوری ہے۔ یہ کسی سنساری راجہ کے ماتحت نہیں گنی جاتی۔ اس لئے تم وہیں پر کمار روہتاشو اور رانی سمیت اپنے آپ کو بیچ کر دکھشنا کا سونا وشوامتر جی کو دے سکتے ہو۔ اس میں ان کو کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ تب کاشی جی میں جا کر راجہ کے پُتر اور دھرم پتنی ایک براہمن کے ہاتھ بیچے۔ اور خود راجہ ایک چانڈال کے ہاتھ بکا۔ اس طرح پوری دکھشنا دیدی۔

کالیا چانڈال نے ان کو مردہ گھاٹ پر مُردوں کا محصول لینے کے لئے تعینات کر دیا۔ ادہر شری وشوامتر جی نے سانپ بن کر روہتاشو کو کاٹا۔ کمار مر گیا۔ رانی پُتر کی لاش کو لے کر روتی پیٹتی گھاٹ پر گئی۔ دھرماتما دُکھی راجہ نے اس سے بھی محصول مانگا۔ اور کچھ تو تھا ہی نہیں۔ اس لئے اُنہوں نے رانی کے کپڑے میں سے ہی آدھا کپڑا لے لیا۔ مگر اپنا دھرم نہ چھوڑا۔ اِندر اور وشوامتر جی نے جب اس طرح راجہ کو اپنے دھرم میں مضبوط پایا۔ تب وہ دوسری چال چلے۔ یعنی کاشی راج کے بیٹے کو مار کر اندر ہرلیشچندر جی کی رانی کو ڈائن بنا کر راجکمار کے مارنے کا کلنک اس پر لگایا۔ کہ اس نے راجکمار کو کھا لیا ہے۔ تب کاشی راج نے راجہ ہرلیشچندر کو ہی اس رانی کے مارنے کی آگیا دی۔ اس آخری کڑی پریکشا میں بھی ہری کرپا سے دھرماتما راجہ ہرلیشچندر نے جُوں ہی رانی کے مارنے کے لئے تلوار اُٹھائی۔ تُوں ہی شری سُوریہ بھگوان نے اپنے کُل کے بھوشن پر پرسن ہو کر ساکھشات درشن دئے۔ اور آکاش بانی کی۔ کہ دھرماتما راجہ ہرلیشچندر کی جے ہو۔ اندر وغیرہ دیوتا پُشپ ورشا کرنے لگے۔ وشنو۔ برہما اور مہیش نے ساکھشات پرگٹ ہو کر درشن دئے اور راجہ کا ہاتھ روک لیا۔ راجکمار کو بھی زندہ کر دیا۔ وشنو بھگوان نے بھگتی کا وردان دیا۔ وشوامتر نے بھی راجہ کو اپنی سب کرتوت کہہ کر اُن کی بہت تعریف کی۔ اور ایودھیا کا راج کرنے کی آگیا دی۔ مہاراج ہرلیشچندر جی بدستور سابق بھگتی کا پرچار کر اپنے پُتر کو راجیہ دے کر پرم دھام کو

سدھارے۔ جب تک سنسار قائم ہے۔ اُن کا یش مہر منور کی طرح سنسار میں چمکتا رہے گا۔

۷۳، ۷۴۔ شری شُورتھ، شری شُودھنواجی

یہ دونو سگے بھائی پرم بھاگوت تھے۔ کسی گرنتھ کار نے لکھا ہے۔ کہ یہ چمپا پُوری کے راجہ "ہنس دھوج" کے بیٹے تھے۔ اور کسی کسی نے ان کو راجہ نیل دھوج کے بیٹے تبلایا ہے۔ ان کے پتا نے ایک بار ارجن سے یُدھ کرنے کے لئے یہ آگیا دی کہ سب سپاہ تلسی مالا اور تلک لگا کر میدانِ جنگ میں آ کوسے۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ کھولتے ہوئے کڑاہے میں ڈال دیا جاویگا۔

پرم بھگت راجکمار سُودھنوا چلتے وقت اپنی ماتا کے چرن کملوں میں ڈنڈوت کر کے اپنی دھرم پتنی سے وداع لینے گئے۔ تب استری نے دست بستہ پرارتھنا کی۔ پران ناتھ! میں نے استری دھرم سے فراغت پا کر آج ہی سنان کیا ہے۔ اور آپ سے وِشیش آلنگن چاہتی ہوں۔ مجھ کو پرسن کر کے آپ پھر سنان کر کے تلک مالا اور شستر وغیرہ سے سج کر ہری سمرن کرتے ہوئے آنند سے میدان جنگ میں جائیے۔ شری سودھنواجی نے جو کہ ایک استری برت دھاری تھے ایسا ہی کیا۔ اس لئے آپ دھرم کرم نشٹھا میں پرسدھ ہوئے۔

یُدھ میں دیر کے ساتھ پہنچنے کے باعث حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے راجہ (اُن کے پتا) بہت ناراض ہوئے۔ اور شنکھ اور لکھت نامی دو براہمن وزیروں سے مشورہ کیا۔ یہ دونو راجکمار سے دویش رکھتے تھے۔ انہوں نے راجہ کے کرودھ کو اور بھی بھڑکا دیا۔ تب راجہ نے نردوش راجکمار شری سُودھنواجی کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا۔ مگر وہ پرم بھاگوت تھے۔ بھگت رکھشک ہری کی کرپا سے کھولتا ہوا تیل اُن کے لئے شری سرجُو کے جل کی مانند ٹھنڈا اور سکھدائی ہو گیا۔ شنکھ اور لکھت نے تیل کی تاپ کی آزمائش کے لئے ایک گیلا ناریل اُس میں ڈلوا دیا۔ کھولتے تیل میں پڑتے ہی وہ پھوٹ گیا۔ اور وہ ٹکڑے ہو کر ہری اچھا سے شنکھ اور لکھت کی کھوپڑیوں پر اس طرح جا لگا۔ کہ جس سے دونو بھائیوں کے پران نکل گئے۔ کہا بھی ہے۔ کہ ؎

جو اپرادھ بھگت کا کرای ——— رام روش پاوک سو جرای

ارتھات جو بھگت کو ستاتا ہے۔ اس پر بھگوان کا قہر نازل ہوتا ہے۔ وہ رام جی کی کرودھ رُوپ اگنی میں جل مرتا ہے۔ اس طرح اُن دونو براہمنوں نے اپنے کئے کی سزا پائی۔" ادھر دونو بھاگوت بھائیوں نے ارجن کے ساتھ (جن کے سارتھی خود شری کرشن جی تھے) یُدھ میں لڑ کر ویر گتی پائی۔ اور ان کے سِروں کو شری شو جی نے شردھا پُوروک اپنی مُنڈ مالا میں پرو لیا۔ بولو بھوتے ناتھ کی جے۔"

۷۵۔ راجہ شِوی جی کی کتھا

دان ویر۔ دھرم کرم میں سریشٹ راجہ شوی جی بھی دھرم کرم نشٹھا میں پرسدھ ہیں۔ آپ دیا کے سمندر ہی تھے۔ ان کی شہرت سُن کر راجہ اندر نے ان کی پرکھشا لینی چاہی۔ وہ خود تو باز بنے اور اگنی دیو کبوتر بنایا۔ باز کبوتر پر جھپٹا۔ تب کبوتر بھاگ کر راجہ شوی جی کی گود میں جا بیٹھا۔ اور گڑگڑا کر بولا۔ مہاراج! میں آپ کی شرن ہوں۔ مجھے باز کا لقمہ بننے سے بچائیے۔ ساتھ ہی باز بھی پہنچا۔ اور کہا۔ مہاراج! یہ پرندہ میری خوراک ہے۔ میں بھوکا ہوں۔ آپ میرے بھوجن میں روکاوٹ مت ڈالیے۔ اس کو میرے حوالے کر دیجیے۔ راجہ نے کہا۔ میں اسے آپ کو نہ دوں گا۔ یہ میری شرن میں آیا ہے۔ شرناگت کو میں چھوڑ نہیں سکتا۔

دھرم ادھرم پر بہت شاستر ارتھ ہوا۔ آخر دونو اس فیصلے پر راضی ہو گئے۔ کہ مہاراج کبوتر کے برابر مانس اپنے جسم سے کاٹ کر باز کو دیویں۔ راجہ کبوتر کو ترازو کے ایک پلڑے پر بٹھا کر دوسرے پلڑے پر اپنے جسم کا گوشت کاٹ کاٹ کر رکھنے لگے۔ مگر سارے جسم کا [illegible] بھی اس کبوتر کے برابر نہ ہوا۔ کبوتر بھاری ہی ہوتا گیا۔ آخر راجہ اپنا سر بھینٹ کرنے کو تیار ہو گئے۔ تب اُسی وقت پرسن ہو کر کبوتر اور باز کا رُوپ چھوڑ کر اپنے اصلی رُوپ میں پرگٹ ہو گئے۔ راجہ کو ساکھشات درشن دئے۔ راجہ کو سر کاٹنے سے روکا۔ اور

اُن کا جسم پھر ویسا ہی ہرشٹ پُشٹ بنا دیا۔ پھر اُن کی شرنا گت وتسلتا۔ دان شیلتا اور دیالتا کے لیے اُن کی بہت بہت تعریف کرکے اور ور دان دے کر اپنے دھام کو چلے گئے۔ ور دان یہ تھا

جیون بھوگو اَتی وبھو۔ تنو تج ہری پُر جاہی
پان کرو ہری بھگتی رس پُنر آگمن نہ ہاہی

۷۶۔ بھرت جی کی کتھا

شری بھرت جی کے پتا کا نام شری رشبھ دیو جی تھا۔ آپ نو یوگیشوروں کے بڑے بھائی تھے۔ بہت دن راج کرنے کے بعد اپنے بڑے بیٹے کو راج دے کر بہت عرصہ تک پلکتی ناتھ کشیتر میں گنڈکی جی کے کنارے تپ کرتے رہے۔ ایک دن آپ ندی کے کنارے پر بیٹھے تھے۔ اسی وقت ایک گربھ وتی ہرنی پانی پینے آئی۔ اور شیر کی گرج سُن کر گھبراہٹ میں ایسی کودی۔ کہ اس کا گربھ پات ہو گیا اور وہ مر گئی۔ اس کا بچہ بھرت جی کے سامنے ہی ندی میں بہ چلا۔ یہ دیکھ دیا کر کے انہوں نے اس کو جلدی سے نکال لیا۔ اور بے یار و مددگار سمجھ کر دیا کر کے اس کو اپنے آشرم میں لا کر پالنے لگے۔ اس میں اُن کا من اتنا لگا۔ کہ ذرا بھی اس کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کرتے تھے۔ وہ اس سے اتنا موہ کرنے لگے۔ کہ ذرا بھی اس کے اِدھر اُدھر ہونے پر بے چین ہو جاتے آخر ایک دن جب وہ سیانا ہو گیا۔ تو ہرنوں کے جھنڈ میں مل کر کہیں اَور چلا گیا۔ تب اس کے لئے وہ بہت ہی بیاکل ہوئے۔ یہ کتھا شریمد بھاگوت میں پڑھنے یوگیہ ہے۔ ہرے ہرے۔ یہ موہ مایا کتنی بھیانک ہے۔ آخر اُسی ہرنی کے بچے کے برہ میں اُنہوں نے پران تیاگ دیئے اور اسی موہ کے باعث آپ کو اگلے جنم میں ہرن بننا پڑا۔

پیارے ناظرین! خیال تو کیجئے۔ کہ جو بھرت جی ایک وقت بھارت ورش کے چکرورتی راجہ تھے۔ وہی اب ہرن بن کر کالنجر پہاڑ میں ہری ہری گھاس چرنے لگے۔ یہ موہ کا کتنا بھیانک نتیجہ ہے۔ مگر پہلے جنم کے تپ اور بھگوت بھگتی کی وجہ سے ہری کرپا سے ہرن کی جون میں بھی آپ کو پہلے جنم کی یاد بنی رہی۔ اس لئے آپ کسی سے موہ نہ کر کے اکیلے ہی پڑے رہتے تھے۔ اس وجہ سے ہرن کا چولا چھوڑ کر اب پربھو نے آپ کو براہمن کے گھر میں جنم دیا۔ یہاں بھی آپ کا نام بھرت ہی رکھا گیا۔ ہری کرپا سے سابقہ دو جنموں کی یاد آپ کو بنی رہی۔ اس لئے آپ اب کسی بھی سنساری وشئے میں من نہ لگاتے تھے۔ دن رات ہری سمرن میں ہی گذار دیتے۔ سنسار کیا ہوتا ہے۔ اس بارے میں آپ کچھ نہ جانتے تھے اور نہ جاننا چاہتے تھے۔ پہلے جنموں کی باتوں کو یاد کر کے آپ نہ تو کسی سے ملتے اور نہ کوئی سنساری کام ہی ٹھیک طور سے کرتے۔ کسی سے بولتے بھی نہ تھے۔ نہ کسی کے سوال کا جواب ہی دیتے۔ اس طرح سنسار کی طرف سے پرم ویراگ وان ہو کر جڑ کی مانند رہتے تھے۔ اور چت ورتی کو سدا بھگوان میں ہی لگائے رکھتے تھے۔

ایک بار بھیلوں کے راجہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اور اپنی اشٹ دیوی کالی کے سامنے لے جا کر تلوار سے ان کی بلی دینے کو تیار ہوا۔ تب شری درگا جی نے وہی تلوار چھین کر اُن سب دشٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور آپ کو پرم سوروپ جان کر آپ نے اپنا پرادھ کھشما کروایا۔ راجہ رہوگن جی کی کتھا میں لکھ آئے ہیں۔ کہ کس طرح سے آپ نے راجہ کو گیان اُپدیش کیا۔ اس کے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وقت پا کر یوگ ابھیاس سے شریر تیاگ کر شری جڑ بھرت جی پرم دھام کو گئے۔

۷۷۔ شری ددھیچی رشی جی

پرم اُدار چت شری ددھیچی جی کا اُتم یش سنسار میں پرسدھ ہی ہے۔ کہ جب ورتر اسر کے اتپات سے تنگ آ کر دیوتا بھگوان کی شرن میں گئے۔ تب پربھو نے آگیا دی۔ کہ مہرشی ددھیچی کی ہڈیوں کا وجر بناؤ۔ تو اس سے اسروں کا ناش ہوگا۔ مہرشی پرم بھگت

نہان والی اور دھرماتما ہیں۔ ہڈیاں مانگنے پر وہ انکار نہ کریں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب اندر نے جاکر اُن سے استدعا کی۔ کہ سنسار کے کلیان کے لئے آپ کی ہڈیوں کی ضرورت ہے، تب آپ نے بڑی خوشی سے سویکار کر کے فرمایا کہ میرے شریر پر نمک لگا لگا کر گائیوں سے چٹواؤ۔ جب ماس بالکل اُتر کر محض ہڈیاں باقی رہ جاویں۔ تب آپ ان کو لے جانا اور اُن کا بجر بنا لینا۔ یہ کہہ کر رشی سمادھی لگا کر بیٹھ گئے۔ ان کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ جب گائیوں کے چاٹنے سے ماس بالکل اُتر گیا۔ اور ہڈیاں باقی رہ گئیں۔ تب دیوراج اندر نے اُن کا بجر بنا کر اس سے ورتر اسُر کو مارا۔ دھنیہ مہرشی ددھیچی، آپ کی قربانی سنسار میں بالکل لاجواب ہے۔ چوپائی ؎

تے نر ور تھوڑے جگ ماہیں | منگن لہہ ہیں نہ جن کے ناہیں

رشی ددھیچی ہری چند کہانی | سُنی نہ جت دے نے نہیں وانی

ارتھات ایسے نر سریشٹ سنسار میں تھوڑے ہیں، کہ جن سے خواہ کچھ بھی مانگا جائے۔ اُن کے مُنہ سے نہ نہیں نکلتی۔ راجہ شوی ددھیچی رشی اور راجہ ہریشچندر کی کہانی جنھوں نے جت دے کر نہیں سُنی، وہ دان کے مہاتم کو نہیں جان سکتے۔

۸۰۔ رانی وندھیاولی کی کتھا

کبت ۸۷

وِندھیاولی تیا سی نہ دیکھی کہوں تیا نین، باندھیو پربھو پیا، دیکھ کیا من چو گنو

کر ابھیمان دان دین بیٹھیو تم ہی کو۔ کیو اپمان ہیں تو مانیو سکھ سو گنو

تر بھون چھین لئے دیئے ویری دیوتان، پران مات رہے ہری آنیو نہیں اوگنو

ایسی بھاگتی ہوئی جو پلے جاگو رہو سوئی، اہو رہو کبھو بانجھو اے پئے لاگے نہیں کھو گنو

ترجمہ۔ جیسی راجہ بلی (کتھا نمبر ۱۱) کی استری دیوی وندھیاولی تھیں، ایسی بھگت استری تو کہیں دیکھنے اور سننے میں بھی نہیں آئی۔ جب تری وامن بھگوان نے اُن کے پیارے پتی کو باندھ لیا، اور اُنہوں نے اُن کو نیدتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ تو اُن کا من ذرا بھی ملین (اُداس) نہ ہوا۔ بلکہ پربھو کی کرپا جان کر چت میں چوگنی خوشی بڑھائی۔ اور پربھو سے یہ پرارتھنا کرنے لگیں۔ کہ بھگون! آپ نے بہت ہی اچھا کیا۔ یہ ابھیمان کر کے ترلوکی ناتھ خود آپ کو ہی دان دینے بیٹھے۔ آپ کی ہی تو پرتھوی۔ مگر اس کو اپنی سمجھ کر اپنے آپ کو دانی سمجھا۔ اُنہوں نے آپ کو جو بھگشو مانا، سو یہ بڑا اپرادھ کیا۔ آپ نے ان کا ابھیمان توڑا۔ اس سے میں نے سو گُن سکھ پایا۔ دیکھئے۔ بھگوان نے ترلوکی کو چھین کر ان کے دشمن دیوتاؤں کو دے دیا۔ اور صرف پران محض ان کے رہ گئے۔ تب بھی وندھیاولی نے بھگوان میں دوش نہیں دیکھا، بھگوان کو برا بھلا نہیں کہا۔ بلکہ گُن ہی مانا۔ آہا! اگر ایسی ہی پریم بھگتی کسی میں ہو۔ تو وہ آدمی خواہ بھجن کرتا ہوا جاگتا رہے، اور خواہ پربھو پر وشواس کر کے بے فکر سوتا ہوا سنسار ہی میں رہے، تو بھی اس کو سنسار کا کوئی گُن (وکار) بھے بھیت نہیں کر سکتا۔ وہ بھگت جیون مکت ہی ہے۔ ایسی اُتم بدھی والی رانی وندھیاولی جی کی پریما بھگتی کی تعریف کون کر سکتا ہے؟

۸۹۔ ۸۰۔ راجہ موردھوج و تامر دھوج

کبت

ارجن کو گرب بھیو۔ کرشن پربھو جان لئو۔ دیو رس بھاری یا ہی روگ جیوں مٹا یئے

میرو ایک بھگت آہی۔ تو کو سے دکھاؤں تاہی۔ بھئے وپر۔ پردھ شگ ہال۔ چپکا کمال ہے
پُہنچت بھاکھیو جا ئی۔ راجہ مورو دھوُج کہاں؟ ویگ بُدّھ دیوو۔ کاہو بات جا جنلہ
سیوا ایہہ کروں۔ نیک رہو ہاؤں وبیروں، جائی کہو۔ تم بیٹھو۔ کہی۔ آگ سی لگا ہیے

ترجمہ۔ ایک وقت ارجن کو اپنی بھگتی کا ابھیمان ہوا۔ اس بات کو بھگوان شری کرشن جی نے جان کر من میں وچار کیا۔ کہ ان کو ہم نے اپنا سکھیہ رس دیا ہے۔ (اپنا پیارا سکھا بنایا ہے) اس لئے اس بات کا ابھیمان ان کو روگ جیسا ہو گیا ہے۔ سو کوشش کر کے اس کو مٹا ڈالنا چاہیئے۔ ایسا وچار کر بھگوان ارجن سے بولے۔ ہے سکھا! میرا ایک بھگت ہے۔ چلو میں اس کو تمہیں دکھا لاؤں۔ تم براہمن کے بالک بن جاؤ۔ اور میں براہمن بنتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور دونو راجہ موردھوج کے دروازہ پر پہنچے۔ وہاں جا کر انہوں نے پہریدار سے کہا۔ کہ راجہ کہاں ہے؟ اس کو جلدی جا کر کہو۔ کہ دو براہمن آئے ہیں۔ "کسی نے جا کر راجہ کو بتلایا۔ راجہ موردھوج جی نے بڑی آدھینتا (ادب) سے جواب کہلا بھیجا کہ اس وقت میں بھگوان کی پوجا کر رہا ہوں۔ جا کر کہو۔ کہ آپ تھوڑی دیر ٹھیریں۔ کرپا کر کے بیٹھ جائیے میں ابھی آ کر آپ کے چرن پکڑتا ہوں۔ ارتھات ابھی چرنوں میں حاضر ہوتا ہوں۔ پہریدار نے آکر ایسا ہی کہا۔ جس کو سنتے ہی براہمن دیوتا کو آگ سی لگ گئی۔ ارتھات وہ بہت غصہ میں بھر گئے۔

کبت ۸۹

چلے انکھائے۔ پائیں گہی اُٹھائے۔ جائے نرپ کو سُنائے۔ تت کال دَورے آئے ہیں
بڑی کرپا کری۔ آج پھری جاہ بیل میری۔ نپٹ نویل پھل پایہ۔ بانتے پائے ہیں
دیجے آگیا مو ہیں۔ سوئی کیجے سُکھ لیجے یہی۔ پیجے بانی رس۔ میرے مَین یے سرائے ہیں
سن کرودھ گیو۔ مودھ بھیو۔ سو پرکھیٹا ہیے لیے چت چاو۔ ایسے بچن سُنائے ہیں ۴

ترجمہ۔ براہمن دیوتا اُکھائے ارتھات ناراض ہو کر چل دیئے۔ تب راجہ کے سیوکوں نے اُن کے چرن پکڑ کر بہت ہی وِنے کر کے انہیں روکا۔ اور سب حال جا کر راجہ کو سُنایا۔ سنتے ہی اُسی لمحہ راجہ دوڑے آئے۔ اور پرنام کر کے دست بستہ کہنے لگے۔ پربھو! آپ نے بڑی کرپا کی۔ اب میری چاہ روپی بیل پھل لائی۔ جس سے بہت ہی تازہ امرت رس روپ آپ کے چرن روپ پھل میں نے پائے۔ اب جس مطلب کے لیے آپ نے کرپا کی ہو۔ سو آپ مجھے آگیا دیجے۔ تاکہ میں ویسا ہی کر کے سُکھی ہوؤں۔ اور آپ کے امرت رس بھرے بچن کانوں کے ذریعے پان کروں۔ آپ کے درشن کر کے میری آنکھیں سرائی ارتھات سپھل ہوئی ہیں۔
بھگت راج موردھوج کے ایسے حلیمانہ بچن سن کر براہمن کا کرودھ تو جاتا رہا۔ اور وہ خوش ہو گئے۔ مگر جو پریکھشا لینے کا وچار آپ کے من میں تھا۔ اس کو یاد کر کے براہمن دیوتا اس طرح بولے۔

کبت ۹۰

دیبے کی پرتگیا کرو۔ کری جو پرتگیا ہم۔ جاہی بھانتی سُکھ تمہیں۔ سوئی مو کو بھائی ہے
لیبو مگ سُکھ یہی بالک کو کھائے جات۔ کہا کہا وَ دو مو ہیں۔ نہیں یہی سُکھدائی ہے
کاہو بھانت چھوڑو یا نرپ آدھو جو شریر آوے۔ تو ہی یا ہی تجوں یہی بات مو بھائی ہے
بول اٹھی تیا۔ اردھنگی مو ہیں جاہی دیوو۔ پتر کہے مو کو لیوو۔ اور شدھ آئی ہے

تم دینے کی پرتگیا کرو، تو میں کہوں۔

ترجمہ ۔ براہمن نے کہا ۔ ہے راجہ! تم دینے کی پرتگیا کرو، تو میں کہوں۔
راجہ نے کہا ۔ لیجیے ۔ میں نے پرتگیا کی، جس سے آپ کو سُکھ ہو، وہی مجھے پرم پریہ ہے ۔ یعنی وہی میں کروں گا۔
براہمن نے کہا ۔ ہم کو راستے میں ایک عجیب شیر ملا ۔ جو اس بالک کو کھانے لگا تھا ۔ میں نے اس سے کہا ۔ ہے شیر! تم اس بالک کو چھوڑ دو ۔ اور مجھے کھاؤ ۔ مگر شیر بولا ۔ کہ مجھ کو اسی کا مانس کھانے سے سُکھ ہوگا ۔ تب میں نے پوچھا ۔ کہ تم کسی طرح اس کو چھوڑ بھی سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا ۔ اگر راجہ موردھوج کا آدھا جسم مجھے کھانے کو مل جائے ۔ تو میں اس کو نہ کھاؤں گا ۔ ایسا اس نے کہا ہے ۔ یہ سن کر راجہ موردھوج کی رانی بولی ۔ ہے براہمن! میں راجہ کی اردھانگنی ہوں ۔ آپ مجھے ہی لے جائیے ۔ اور اس کو دے دیجیے ۔ وہ خوشی سے کھا جاوے ۔ موردھوج کے پتر تامردھوج بولے ۔ ہے براہمن! میں راجہ کا آتما (دوسرا شریر) ہوں آپ مجھے لے جائیے ۔ اور شیر کو دے دیجیے ۔ کیونکہ اس کو بالک کا مانس ہی بہت پیارا ہے ۔
براہمن نے کہا ۔ تمہاری باتیں میں نے سُنیں ۔ مگر اس شیر کی کہی ایک بات میں بھول گیا تھا ۔ اب یاد آئی ہے ۔ وہ بھی سنو ۔

کبت ۹۱

سنو ایک بات ۔ سُت تیہ لے کر دنت گات ۔ چیریں دھیریں بھیر نا ہیں پیچھے اُن بھاکھئے
کینو واہی بھانت ۔ اہو نا سالگ آیو جب ۔ ڈھریو دِرگ نیر بھیر وا کر نہ چاکھئے
چلے انکھائے کہی پائیں سو سُنائے بین ۔ نین جل بائیوں انگ کام کی ہیں نا کھئے
من بھر آیو ہیو ۔ رنج تن شیام کیو ۔ دیو سُکھ روپ وشتھا گئی ۔ ابھلا کھئے

ترجمہ ۔ اس شیر نے پیچھے سے جو بات کہی ۔ وہ بھی سنو ۔ کہ آدھا انگ یوں ہی نہ لانا ۔ بلکہ اس طرح سے چیر کر داہنا انگ لانا کہ آرے کا ایک سرا راجہ کا بیٹا پکڑے اور دوسرا سرا ان کی رانی پکڑے ۔ دونو آہستہ آہستہ چیریں ۔ مگر تینوں من کو مضبوط رکھیں کبھی ڈرے یا پشچاتاپ نہ کرے ۔ شری رام کرپا سے تینوں نے ایسا ہی کیا ۔ جب چیرتے چیرتے آرا ناک تک پہنچا ۔ تب راجہ کی بائیں آنکھ سے آنسو نکلنے لگے ۔ یہ دیکھ کر براہمن بول اٹھے ۔ راجہ ۔ تم ڈر گئے ۔ شاید تم کو اس طرح پران دینے پر افسوس اور رنج ہو رہا ہے ۔ اس لئے رونے لگے ہو ۔ اس وجہ سے شیر تمہارا مانس نہیں کھائے گا ۔" اتنا کہہ کر براہمن دیوتا غصہ میں بھرے چل بھی دئے ۔ مگر براہمن بھگت راجہ نے اُس براہمن کے چرن پکڑ کر پرارتھنا کی ۔ ہے بھگوان! دیکھئے ۔ میرے داہنے آنکھ میں بالکل آنسو نہیں ہیں ۔ کہ جو براہمن کے کام آیا ۔ ہاں بائیں آنکھ سے آنسو اس لئے جاتا ہے ۔ کہ میں وچار رہا تھا ۔ کہ یہ بائیاں انگ آپ کے کام نہ آیا ۔ افسوس کہ وہ بیشک ہی پھینک دیا جاوے گا ۔
یہ بھاو بھگتی سے بھرے بچن سن کر اپار کرونا سے براہمن کا ہردے بھر آیا ۔ اپنے سندر شیام شریر کو پرگٹ کر کے پھر آوار سہت راجہ کو درشن دے کر نہال کیا ۔ اور سر پر ہاتھ رکھ کر زخم اور درد دونو کو شانت کر کے انہیں سُکھی دیا ۔ اور تمام راجہ کا شریر پہلے جیسا ہی سندر اور سرلشٹ بنا دیا ۔ راجہ بھی گہری بھگتی بھاو سے درشن کا آنند لوٹنے لگے ۔ بھگوان شری کرشن چندر جی کے من میں یہ اچھا پیدا ہوئی ۔ کہ راجہ کچھ وردان مانگے ۔ وہ بڑے ہی پریم سے راجہ کو مخاطب کر کے بولے ۔

کبت ۹۲

مو پے تو دیو نہ جائی ۔ نپٹ رجھائی لیو ۔ تو ڈریچھ دیے بنا میرے ہیئے سال ہے
مانگو ورکی لی ہٹ بدونہ چوکت ہے ۔ سو کہت ہے کہو سُدھ آئے وہی حال ہے
بولیو بھگت راج تم بڑے مہاراج ۔ کو تھو رہی کرت کاج ۔ مانو کرت جال ہے

ایک موکو دیجے دان۔ دیو جو کچھا نو دیک۔ سادھو پے پرکھشا جن کرو کلی کمال ہے

ترجمہ

پربھو نے بھگت راج سے کہا۔ جیسا تم نے اپنا شریر چیر کر دے دیا۔ ویسا مجھ سے تو نہیں دیا جاتا۔ اور اب جو اس کا بدلہ میں تم کو دیا چاہوں۔ تو بھی اس کے برابر کی کوئی چیز سنسار میں ہے ہی نہیں۔ اس سے بھی مجھ سے کچھ نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ تم نے مجھ کو بہت ہی رجھا لیا ہے۔ اپنا فریفتہ بنا لیا ہے۔ تو بھی کچھ ریجھ کر (انعام) دئے بغیر میرے ہردے کی سال (جلن) مٹے گی نہیں۔ اس لئے اگر کروڑوں وردان مانگو۔ تو بھی جو چوٹ میں نے لگائی ہے۔ جیسی سخت پریکھشا لی ہے۔ اس کا بدلہ چکا نہیں سکتا۔ اس لئے ضرور کچھ مانگو۔ ہے پیارے بھگت! تمہاری اُس حالت (آرے کے نیچے کی حالت) کی یاد آتے ہی میرا اُنکھ سوکھ جاتا ہے۔ اور کیا کہوں! اس پر بھگت راج موردھوج جی نے پریم سے بیاکل ہو کر کہا۔ پربھو! تم بڑے مہاراج ہو۔ جو کوئی تھوڑا بھی بھلا کام کرے اس کو آپ اپنی کرپالتا (شکر گذاری) کے بھاو سے بھلے کرموں کا سموہ (بہت زیادہ) مان لیتے ہو۔ بہت اچھا! آپ ایک وردان مجھے دیجے۔ پربھو نے کہا۔ دیا۔ جلد ہی کہو۔ کیا مانگتے ہو؟ تب پراوپکاری شری موردھوج جی نے یہ ور مانگا۔ کہ کلجگ میں بھگتوں سنتوں کی پریکھشا اس طرح نہ لیا کیجے گا۔ بولو۔ بھگت راج موردھوج جی کی جے۔

(کبت ۹۳) **۱۸ شری الرک جی کی کتھا** (کبت ۹۳)

الرک کی کیرتی ہیں راچھوں بت۔ سانچو بیٹے۔ کیے اپدیش ہوئے چھوٹے وِش واسنا
ماتا مندالسا کی بڑی پرتگیا سنو۔ آوے جو اودر ماجھ۔ پھیری گربھ آس نہ
بیچ کو نہور۔ تاتے رہیو چھوٹو کورو۔ تاکو نئے لکاس بل کاشی نرپ شاسنا
مدرہ کا اگھار اوبہار تو تاترے جو کو۔ جیسے بھو پار کری پربھو کی اپاسنا ۹۳

ترجمہ۔ بھگت راج الرک جی کی ماتا شری مندالسا کی کتھا پیچھے لکھ آئے ہیں۔ اب پریہ داس جی الرک جی کی کتھا الگ کہتے ہیں۔ میں شری الرک جی کی کیرتی میں سچے دل سے ہی رنگا جاؤں۔ دیکھئے تو سہی کہ عام لوگوں کی دشے بھوگ واسنا بڑے بڑے اپدیش کرنے پر بھی نہیں چھوٹتی۔ مگر شری رام کرپا سے الرک جی کی ایسی چھوٹی۔ کہ اپنے بھائیوں کی طرح وہ بھی مکت ہو گئے۔ بات اس طرح پر ہے۔ کہ شری الرک جی کی ماتا کی ایسی درڑھ پرتگیا تھی۔ کہ جو جیو میرے گربھ میں آوے۔ اُس کو پھر گربھ میں نہ جانا پڑے۔ ارتھات وہ دشے واسنا سے چھوٹ کر مکت ہو جاوے۔ اپنی یہ پرتگیا ماتا مندالسا نے اچھی طرح پورن کی۔ کئی بیٹوں کو اپدیش کر کے آپ نے ویراگی بنا دیا۔ جب سب سے چھوٹا بیٹا مندالسا سے ہوا۔ تو اُن کے پتی نے آپ سے بہت نہورا (بہ اصرار پرارتھنا) کی۔ کہ اس پتر کو اپدیش دے کر ویراگی مت بناؤ۔ اس کو راج کاج اور خاندان کے قائم رکھنے کے لئے گرہستی ہی رہنے دو۔ پتی کے اصرار سے مندالسا نے ایسا ہی کیا۔ اس کو بن میں نہ بھیجا۔ مگر پتی کو ساتھ لے کر آپ بن کو چلی گئیں۔ اور ایک شلوک لکھ کر انگوٹھی میں مڑھوا کر الرک کو دے دیا۔ کہ تمہیں جب کوئی کشٹ آپڑے۔ تو اس کو کھول کر دیکھ لینا۔ اس میں تمہارے سب دکھوں کے ناش کا علاج دیا ہے۔ اس شلوک کا ارتھ یہ تھا۔ کہ سنگ (سنسار واسناؤں) کا پورے طور سے تیاگ کرنا چاہیئے۔ اگر نہ تیاگ سکو تو تجھے ست پرشوں کا ست سنگ کرنا چاہیئے۔

بن میں جا کر آپ نے اپنے بڑے بیٹوں سے کہا۔ کہ تم جا کر کسی طرح سے اپنے چھوٹے بھائی الرک کو بھی سنسار سے ہٹا کر پربھو کے چرنوں میں لگاؤ۔ تاکہ میری پرتگیا نہ ٹوٹے۔ ماتا کی آگیا سے انہوں نے راجدھانی میں جا کر الرک کو بہت سمجھایا۔ مگر اُن کے اپدیش سے

اس کی وشے واسنا نہیں چھوٹی۔ تب اپنے ماموں کاشی راج کو لاکر فوج سمیت شہر کو گھیر لیا۔ اس مصیبت کے وقت الرک جی نے انگوٹھی کو کھول کر دیکھا۔ تو اس میں مندرجہ بالا شلوک لکھا پایا۔ اس شلوک پر وچار کر کے شری الرک جی نے راجیہ تیاگ دیا اور راتوں رات گھر سے نکل کر شری دتاترے جی سے ملے۔ اور ان کے اپدیش سے بھگوان کی کرپا سے مکت ہو گئے۔

شری الرک جی ایک وقت کالنجر کے پاس بن میں گھوم رہے تھے کہ ایک دویہ سروور انہوں نے دیکھا جس کے کنارے ایک لاش پڑی تھی۔ اتنے میں دو پشاچوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ ایک کہتا تھا کہ اس کو میں کھاؤں گا اور دوسرا کہتا تھا کہ میں۔ الرک جی نے پوچھا۔ تم باہم کیوں جھگڑتے ہو؟ تب دونوں نے کہا۔ کہ مردہ ایک ہے۔ اور کھانے والے دو ہیں۔ اور دونوں ہی سخت بھوکے ہیں۔ پیٹ کیسے بھرے؟ اس پر شری الرک جی نے کہا۔ کہ تم میں سے ایک تو اس لاش کو کھا لے اور دوسرا میرے جسم کو۔ یہ سن کر خوش ہو دونوں نے کہا۔ ور مانگو۔

الرک جی نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ تب اسی لمحہ ایک تو شری وشنو جی اور دوسرے شو جی ہو کر بولے کہ ہم دونو وشنو اور شو ہیں۔ تب الرک جی نے دونو کو نمسکار کر کے استتی کی اور یہ ور مانگا۔ کہ "سارا سنسار سکھی رہے۔ کسی جیو کو کسی بات کا دکھ نہ ہو۔" اس پر دونو نے آگیا دی۔ کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کرم سب کے الگ الگ ہیں۔ مگر ہماری کرپا سے اب یہ سامرتھ تم میں رہے گی کہ جس خواہش سے تیرے پاس کوئی آوے گا۔ تو اس کی وہ خواہش پوری کر سکے گا۔ اور آخر تجھے مکتی ملے گی۔

چھپے چھند ۱۲

تن چرن دھور ی مو بھوری سر جے ہری مایا ترے

رگھو[1] اکشواک[2] روآ[3] ایل[4] گادھی[5] رگھو[6] رنے[7] گے[8] سنچی[9] نشٹ دھنوا

امورتی[10] ارو رنتی[11] اُتنک[12] بھوری[13] دیول[14] ویوسوت منو[15]

نہش[16] ججاتی[17] دلیپ[18] پورو[19] یدو[20] گوہ[21] ماندھاتا[22] پپل[23] نمی[24] بھرددواج[25] دکش[26] سربھنگ سنگھاتا[27]

سنجے[28] سمیک[29] اتان پاد[30] یاگیہ ولکیہ جس جگ بھرے تن چرن دھوری مو بھوری سر جے ہری مایا ترے

ترجمہ۔ ان شری بھگوت بھگتوں کے چرنوں کی دھول بہت ہی بڑے بھاگ سے اپنے سر پر لیتا ہوں۔ کہ جو بھگوان کی مایا کے پار ہو گئے ہیں۔ اور جن کا اُتم یش سارے سنسار میں پھیل رہا ہے۔ ایسے بھگتوں کے نام ذیل میں درج ہیں۔

(۱) شری رگھو جی (۲) اکشواکو جی (۳) شری ایل یعنی پرورواجی (۴) شری گادھی جی (۵) مہاراجہ رگھو جی (۶) شری رنے جی (۷) شری گیے جی (۸) شری نشٹ دھنوا جی (۹) شری امورتی جی (۱۰) شری رنتی دیو جی (۱۱) شری اتنک جی (۱۲) شری بھوری شین جی (۱۳) شری دیول جی (۱۴) شری ویوسوت منو جی (۱۵) شری نہش جی (۱۶) شری ییاتی جی (۱۷) شری دلیپ جی (۱۸) شری پورو جی (۱۹) شری یدو جی (۲۰) شری نشاد راج گوہ جی (۲۱) شری مہاراج ماندھاتا جی (۲۲) شری پپلاین جی (۲۳) شری نمی جی (۲۴) شری مہرشی بھردواج جی (۲۵) شری دکش پرجاپتی جی (۲۶) شری شربھنگ جی (۲۷) شری سنجے جی (۲۸) شری سمیک جی (۲۹) شری اتان پاد جی (۳۰) شری یاگیہ ولکیہ جی۔ اب ان سب بھگتوں کے الگ الگ چرتر بتلائے جاتے ہیں۔

۸۲ - مہاراج رنتی دیو جی کی کتھا کبت ۹۴

اہو ہا رنتی دیو نرپ سنت دُس کنت بنس، اَتی ہی پرشنس سو۔ اکاش ورتی لیئی ہے
بھوکے کو نہ دیکھ سکے، آوے سو اُٹھائی دیت۔ نیت نہیں کریں بھوکے دیہہ چھین بھئی ہے
چالیس اَرُو آٹھ دِن پاچھے ان جل آیو۔ دیو پرشو در نیچ شوان۔ یہ نئی ہے
ہری ہی ہمارے اُن ماجھو، تب آئے پربھو، بھلائے، جگ دُکھ جتے بھوگوں بھگتی چھئی ہے

ترجمہ۔ مہاراج دُس کنت دُشینت جی۔ جن کی استری شکنتلا تھی۔ اُ کے خاندان میں مہاراج رنتی دیو جی بہت ہی قابل تعریف اور حیرت میں ڈالنے والے بھگت راج ہوئے ہیں۔ آپ نے جیو کا کے لئے آکاش ورتی اختیار کی۔ ارتھات ایسی پرتگیا کی۔ کہ بنا خواہش کے جو کچھ اپنے آپ اجیسے آکاش سے جل آجائے۔ اسی پر جیون بسر کروں گا۔ مگر اس پر بھی لطف یہ تھا۔ کہ اس آکاش ورتی میں بھی جو کچھ بھوجن مل جاتا۔ وہ بھی آپ بھوکوں کو دے دیا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ کسی کو بھوکا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اپنے لئے وہ کچھ کوشش یا ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ اس لئے بھوک کی وجہ سے جسم بہت ہی کمزور ہو گیا تھا ایک بار اڑتالیس دن فاقہ کر چکنے پر ان جل ہری کرپا سے آیا۔ تب پہلے ایک بھوکے براہمن کو کھلایا۔ پھر ایک نیچ چانڈال کو۔ اور باقی جو بچا۔ وہ کتے کو کھلا دیا۔ یہ ان کی کرپا تھا اور سم درشتا کی باعث رہتی ہے۔ کیونکہ سب میں وہ سرب آتما ہری جی کو دیکھتے تھے۔ جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے میں کہا ہے۔ کہ ودیا و نے سے سمپن براہمن، گائے، ہاتھی، کتا اور چانڈال۔ ان سب میں جو سم درشتی ہے۔ وہی پنڈت ارتھات سچا گیانی ہے۔ اس بھگوت بچن کو انہوں نے اپنے جیون میں پورن کر دکھایا تھا۔ جب جل تک بھی دے دیا۔ اور آپ ۴۸ دن کے فاقے کے بعد بھی بھوکے بلکہ پیاسے رہ گئے۔ تب اُن کی پریم دیالتا اور سم درشتا کو دیکھ کر پربھو نے پرگٹ ہو کر درشن دئے۔ اور نہال کیا۔ پربھو کو پرسن پا کر آپ نے یہ وردان مانگا کہ ہے دینا ناتھ! سب جیووں کا دُکھ میں ہی بھوگوں۔ اور وہ سب کے سب جیو سُکھی ہو جاویں،" پربھو بہت ہی پرسن ہو کر اُن کو استری پُتر اور پُتر ودھو (بہو) سمیت ومان پر بٹھا کر بیکنٹھ لوک کو لے گئے۔
مہاراج رنتی دیو جی ایسے نرالے بھگت تھے۔ تبھی تو ان کی شہرت جگت میں پھیل رہی ہے۔

۸۳۔ نشادراج گوہ جی کی کتھا

جس وقت شری بھرت جی مہاراج بھگوان رام کے درشن کے لئے چترکوٹ جا رہے تھے۔ اُس وقت کچھ اور ہی شک ہونے پر شری نشادراج نے پہلے یہ چاہا تھا۔ کہ اگرچہ شری بھرت جی کا منشا اُپار ہے۔ تو بھی انہیں اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھ اپنے آپ کو شری رام چندر جی پر نچھاور کر دینا چاہیئے۔ یہ وچار کر انہوں نے بھرت جی سے لڑنے کی تیاری کی تھی۔ مگر جب آپ نے پیارے بھرت جی کو من بچن اور کرم سے شری رام چندر جی کا بھگت پایا۔ تب وہ ان کے پاس آ کر اُن کی سیوا کرنے لگے۔ اور شری بھرت کو کشل پوروک رام چندر جی کے پاس پہنچا دیا۔
اس کے بعد جب بھگوان رام چندر جی لنکا کو فتح کر چکے۔ اور بھگت راج وبھیشن جی کو راج تلک دے کر ایودھیا کے لئے چل پڑے۔ پشپک ومان پر چڑھ کر ایودھیا کو آ رہے تھے۔ جب آپ بھردواج جی کے آشرم میں پہنچے۔ تب انہوں نے شری ہنومان جی کو آگیا کی۔ کہ اودھ میں جا کر شری بھرت جی کا دل ٹٹولیں، کہ ہمارے آنے کی ان کو کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا۔ ہنومان جی! آپ راستے میں میرے ہمدم مِتر شری نشادراج گوہ کو بھی میرے آنے کی خوش خبری سناتے جائیے گا۔"
اسی وقت دُرمل نامی راکھشس ایودھیا باسیوں کو تنگ کرنے کے لئے چڑھائی کر رہا تھا۔ نشادراج کو اس بات کا پتہ لگ گیا۔

اُنہوں نے شرنگ ویرپور میں ہی یہ وچار کر اس کو روک لیا کہ یہ دُشٹ ہمارے سوامی کے نگر میں جانے نہ پاوے۔ بلکہ راستے میں ہی اس کو یمراج کے گھر میں پہنچا دُوں۔ تین ہزار سپاہیوں کو ساتھ لے کر دُربل سے شری نشادراج جی سات دن تک یُدھ کرتے رہے اس وقت تک انہوں نے دُربل کی سات ہزار سپاہ کو موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔ باقی تین ہزار سپاہ تھی۔ مگر نشادراج بہت ہی تھک چکے تھے اور کچھ ہمت بھی ہار چکے تھے۔ انہوں نے دل ہی دل میں دُکھ ہرت بھگوان کو یاد کیا۔ اُسی وقت ہنومان جی وہاں پہنچ گئے۔ اور انہوں نے زور سے للکارا کہ میں رام جی کا دُوت ہنومان پہنچ گیا ہوں۔ اب یہ دُشٹ دُربل بچ کر نہیں جا سکتا۔ ہنومان جی کی للکار سنتے ہی نشادراج کی ہمت پھر سوگنا بڑھ گئی۔ ادھر ہنومان جی نے پہنچتے ہی راکھشس کی تین ہزار سپاہ کو اپنی پونچھ میں لپیٹ کر کرۂ ہوائی میں پہنچا دیا۔ تب نشادجی نے دُربل کے ساتھ مل یُدھ (کشتی) کر کے اُس کو پرتھوی میں پٹک دیا اور اس کے ہردے میں خنجر بھونک دیا جس سے وہ مر گیا۔

اس کے بعد رام جی کے دونو پیارے بھگت نشادراج اور ہنومان جی باہم پریم پُورک ملے۔ اور نشادراج جی مہاراج رام چندر جی کے آنے کی خوش خبری سُنا کر ہنومان جی بھرت جی کے پاس ایودھیا چلے گئے۔ اب نشادراج اپنے پربھو کی پیشوائی کے لئے تیاری کر کے بھردواج جی کے آشرم کو چلے۔ نشادراج جی کو مہاراج کے آنے کی اتنی خوشی ہوئی۔ کہ اپنے انگ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ مہاراج رام چندر جی۔ شری جانکی جی اور شری لکشمن جی وغیرہ سب کے سب نشادراج کے ساتھ گنگا جی کے کنارے آئے۔ مگر وہاں پہنچ کر نشادراج اڑ گئے۔ پربھو نے کہا۔ پیارے مترا! اب آپ ہم کو کشتی پر سوار کر کے گنگا جی کے اُس پار پہنچا دیجئے۔ اس پر نشادراج جی نے جو کچھ کہا۔ وہ گسائیں تلسی داس جی کی زبانی سنئے۔

چھند

پدکمل دھوئی چڑھائی ناو۔ نہ ناتھ اترائی چہوں
موہی رام! راورآن دسرتھ سپتھ سب ساچی کہوں
بروتیر مارہیں لکھن پے۔ جب لگ نہ پاؤں پکھار ہوں
تب لگ نہ تلسی داس ناتھ کرپال پار اُتار ہوں

ترجمہ - ہے ناتھ! بھگوان رام جی! میں آپ کے چرن کملوں کو دھو کر آپ کو ناؤ پر چڑھاؤں گا۔ میں آپ سے اترائی کی اور مزدوری نہیں چاہتا۔ میری مزدوری یہی ہے۔ ہے رام جی! مجھے آپ اور مہاراج دشرتھ کی قسم ہے۔ کہ میں یہ بات سچ کہہ رہا ہوں۔ اب خواہ لکشمن جی مجھے تیروں سے مار دیں۔ مگر جب تک میں شری چرن نہ دھو لوں گا۔ تب تک ہے ناتھ! ہے کرپالو! میں آپ کو گنگا جی کے اُس پار نہیں اُتاروں گا۔ (اس پر پربھو رام جی نے پرسن ہو کر کہا۔ اچھا نشادراج جی! آپ کی جیسی ہی خواہش ہے تو ایسا ہی کیجیے۔ اور ہمیں جلدی پار اُتار دیجیے۔ تب نشادراج جی بے حد پرسن ہوئے۔ اور

کبت

پربھو رُخ پائی کے بُلائی بال گھرنی کو۔ بندی کے چرن چہوں دشِ بیٹھے گھیر گھیر
چھوٹی سی کٹھوتی بھر آن پانی گنگا جی کو۔ دھوئی پائیں پیت پُنیت واری پھیر پھیر
تلسی سراہیں تاکو بھاگ سانوراگ سُر۔ ورشیں سُمن جے جے کہیں ٹیر ٹیر
بِبُدھ سنیہہ سانی بانی اسیانی سُن۔ ہنسے راگھو جانکی لکھن تن ہیر ہیر

دوہا

پد پکھار جل پان کر۔ آپ سہت پریوار
پتر پار کر پربھو ہیں پُن۔ مُدت گیو لے پار

دوہا

ترجمہ - بھگوان کا رخ دیکھ کر نشادراج نے اپنے بچوں اور استری کو بلایا۔ سب کے سب بھگوان کے چرنوں میں نسکار کر کے بھگوان کو چاروں طرف سے گھیر کر بیٹھ گئے۔ چھوٹا سا لوٹا سے کر گنگا جل سے بھر بھر کر بھگوان کے چرن دھوئے۔ اور بڑے ہی پریم سے اس چرنامرت کو سب پریوار نے بہت بار بار پینے لگے۔ اس ادبھت انوراگ یعنی پریم کو دیکھ کر دیوتا لوگ نشادراج کی خوش قسمتی کو سراہتے تھے۔ اور جے جے پکار کر پشپ ورشا کرتے تھے۔ ادہر نشادراج اور ان کے بال بچوں کی سنیہہ بھری بھولی بھالی اٹ پٹی باتیں سن کر رگھوناتھ جی جانکی جی اور لکشمن جی کی طرف دیکھ دیکھ کر ہنستے ہیں۔ (دوہا) اس طرح پربھو جی کے چرن دھو کر چرنامرت پان کر نشادراج پریوار سمیت بھو ساگر سے پار ہو کر اور پتروں کو پار کرا کر پھر خوشی سے بھگوان کو گنگا جی کے اس پار لے گئے۔ بولو کلینت راج نشادراج گوہ اور بھگوان شری رام چندر جی کی جے۔ جے۔ جے۔ اب پریم داس جی کی ٹیکا پڑھئے۔

کبت ۹۵

بھیلن کے راجہ گوہ۔ رام ابھیرام پر ہیت۔ بھیو بن باس پلھو مارگ میں آئی کے
کرو یہ راج جو۔ براج سکھ دیجے مو کو بولے "چین ساج تجیوں آگیا پتو پائی کے"
داروں وپوگ اکولات ورک اشر وپات۔ پاچھے لو ہو جات۔ وہ سکے کون گائی کے
رہے نین موند۔ رگھوناتھ بن دیکھوں کہا؛ آہا پریم ریت۔ میرے ہیئے رہی چھائی کے

ترجمہ

سب بن باسی بھیلوں کے راجہ شرنگ ویرپور واسی شری نشادراج گوہ جی کی شوبھا دھام پربھو رام چندر جی میں بہت ہی گہری من بھاونی پریتی تھی۔ اتنی گہری کہ پربھو رام چندر جی آپ کو آتم سمان سکھا مانتے تھے۔ سو جب پربھو بن باس کے بہانے دیوتاؤں رشی منیوں کا دکھ مٹانے کے لئے نیز دشٹوں کا سنگھار کر کے پرتھوی کا بھار اتارنے کے لئے ایودھیا جی سے چل رشی گنگا جی کے کنارے شرنگ بیر پور میں آئے۔ تب نشادراج پربھو کی آمد کی خبر سن کر پیدل چل کر سب پریوار اور ساز و سامان سمیت پیشوائی کو آئے۔ پربھو نے ہردے سے لگا کر اپنے پاس بٹھایا اور بہت محبت سے پیش آئے۔ تب نشادراج دست بستہ ہو بولے کہ سکھ کے کھنڈار رگھوناتھ جی! چلئے۔ یہ راجیہ بھی آپ کا ہی ہے، میں آپ کا داس ہوں، آپ یہیں براج کر راجیہ کیجئے۔ اور مجھے پریم سکھ دیجئے۔ آپ میرے سوامی ہیں۔ سب طرح سے میں آپ کی سیوا کروں گا۔"

یہ سن کر رگھوناتھ جی بولے، ہے سکھا! آپ نے پریم کا کیا کہنا! آپ کا راجیہ اور آپ بھی میرے ہی ہیں۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں، مگر میرے پیارے مترا! میں تو پتا جی کی آگیا سے سب "چین ساج" ارتھات سارے راجیہ سکھ بھوگ تیاگ کر چلا ہوں چودہ سال بن باس کروں گا۔ اور اس کے بعد پھر آ کر آپ کو ملوں گا۔

اتنا سنتے ہی نشادراج بہت بے چین ہو گئے۔ تب بھگوان نے آپ کو بہت طرح سے پریم پوروک سمجھایا۔ اور وہاں سے چل کر چترکوٹ میں جا بسے۔ ادھر نشادراج جی رام چندر جی کے برہ میں بے حد بیاکل ہو گئے۔ ان کی آنکھوں سے سدا ہی آنسو بہتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جسم میں آنسو قطعی نہیں رہے۔ تب آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا۔ ہائے! اس برہ بیاکلتا کا بیان کس سے کریں۔ پریم مجسم نشادراج اپنی آنکھیں سدا مندی ہی رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے پران پیارے رگھوناتھ جی کے سوا اور کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ یہ آنکھیں جب رگھوناتھ جی کے درشنوں کے لئے ہی بنی ہیں۔ تب ان سے سنسار کی کسی دوسری وستو کو کیوں دیکھا جائے؟ اس لئے جب تک بھگوان کے دوبارہ درشن نہیں ہوتے۔ تب تک ان کا بند رہنا ہی اچھا ہے۔" پریم داس جی کہتے ہیں کہ آہا! نشادراج کی ایسی پریم کی ادبھت ریتی میرے ہردے میں چھا جائے، یہ زبان سے بیان کرنے کی تو چیز ہی نہیں ہے اور نہ یہ زبان سے بیان ہو سکتی ہے۔ اس گنگے کے گڑ کا احساس تو ہردہ (دل) ہی کر سکتا ہے۔ ہائے کتنے دکھ کی بات ہے

یاد آتے ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کہ

جا شو سنگ سکھ لہی رہیوں۔ سارے دُکھ بسرائے

تا پریتم کے برہ میں۔ چھٹے نہ تن یہ ہائے!

جس پیارے کے ساتھ سارے دُکھ بھول کر پرم سکھ پایا ہائے۔ اس پریتم کے بِرہ (جدائی) میں یہ شریر چھوٹ کیوں نہیں جاتا؟ یہ انرتھ نہیں تو کیا ہے؟ یہ پریم بڑی ہی اٹ پٹی وستو ہے۔ سندرداس جی کہتے ہیں

سویّا

پریت کی ریت کچھو ناہیں راکھت جات نہ پانت نہیں کُل گارو

پریم کے نیم کہوں نہیں دیست۔ لاج نہ کان۔ لگیو سب کھارو

لین بھیو ہری سوں ابھینتر۔ آٹھو یام رہے متوارو

سُندر کو اُو نہ جان سکے یہ۔ پریم کے گاؤں کو پینڈو ہی نیارو

مطلب صاف ہے۔ کہ پریم کے قانون میں ذات پات اور کُل الھیان کچھ نہیں مانا جاتا۔ پریم میں نیم ہوتا ہی نہیں۔ شرم اور خود داری سب بُرے لگتے ہیں۔ ایسے پریمی ہری بھگت متوالے ہو کر بھگوت پریم میں ہی لین رہتے ہیں۔ اس پریم رُوپ گاؤں کا مارگ نیارا ہی ہے۔ اسے سوائے پریمیوں کے اور کوئی جان نہیں سکتا۔" چودہ برس تک بھگوان رام چندر جی بن میں رہے اور شری نشادراج سب سنساری بھوگوں کو ترک کر کے آنکھوں سے جل برساتے ہوئے سدا ایسی گایا کرتے تھے

(شام) چھند

سُدن مورے آو ہو بانکے یار۔ دشرتھ راج کمار ٭ ہائے نہارت ڈگر تہاری ہو گئی بھن سار

کت جاؤں پاؤں کا نہ تم کو۔ جگ ہو و اندھیار ٭ تمہرے کارن ہم سب تیاگا۔ لاج کاج گھر بار

سُدھ لیجے دیجے دِکھائے چھب۔ پریتم پران ادھار ٭ جو نہیں آؤ تو مر جیہوں پنتھ نہار نہار

کبت ۹۶

چودہ برس پاچھے آئے۔ رگھوناتھ ناتھ۔ ساتھ کے جو بھیل کہیں نہ آئے پربھو دیکھیے

بولیو اب پاؤں کہاں؟ ہوت نہ پرتیت کیوں ہوں"۔ پریت کر ملے رام۔ کہی موکو پیکھیے

برس پچپانے لپٹانے سکھ ساگر سمانے پران پائے مانو بھال بھاگ لیکھیے

پریم کی جو بات کیوں ہوں۔ بانی میں سمات ناہیں۔ اتی اکولات کہو کیسے کے وشیکھیے

ترجمہ۔ اس طرح نشادراج جی کو ایک نہیں دو نہیں دس نہیں پُورے چودہ سال رام جی کے برہ میں روتے گذر گئے۔ نہ رام جی آئے۔ نہ آپ نے آنکھیں کھولیں۔ آخر چودہ برس کے بعد نشادراج جی کے ناتھ رگھوناتھ جی پشپک بوان سے اُتر کر آپ کو ملنے کے لئے آ ہی گئے۔ یہ دیکھ اُن کے ساتھی بھیلوں نے دوڑ کر ان کو خوش خبری دی۔ کہ پربھو رام جی آ گئے ہیں۔ اب آپ آنکھیں کھول دیجئے اور جلدی پربھو کے درشن کیجئے۔ تب آپ نے کہا کہ چودہ برس انتظار کرتے ہو گئے۔ اب میرے ایسے اچھے بھاگیہ کہاں کہ پربھو کے درشن پا سکوں؟ مجھے کسی طرح سے بھی یقین نہیں آتا۔ مگر اتنے میں خود اُن کے پران پیارے رکھشا پربھو رام نے آ کر اُن کو

پریم پورک اپنے ہاتھوں سے اُٹھا لیا۔ اور زور سے ہردے سے لگا کر دین بندھو بھگوان بولے۔ ہے میرے پیارے سکھا! بس بہت ہو چکا۔ آنکھیں کھول کر مجھ کو دیکھئے۔ تمہارا پیارا سکھا رام یہ آ گیا ہے۔"

پربھو کے ایسے امرت بھرے سندر بچن سن کر اور بھگوان کے شریر کے سپرش کے دویہ سُکھ کو پہچان کر نشاد راج نے آنکھیں کھول دیں۔ اور بھگوان سے اچھی طرح لپٹ گئے۔ شری نشاد راج جی کے ملنے کا سُکھ کرپا ورگھوناتھ جی کو شری بھرت جی کے ملنے کے سُکھ کے برابر ہی ہوا۔ اور شری نشاد راج جی جس آنند ساگر میں مگن ہوئے۔ اُس کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ گویا مُردہ جسم میں جان آ گئی۔ اور یہ اپنی قسمت کو سراہتے ہوئے دھنیہ اور کرتارتھ ہو گئے۔" سچ تو یہ ہے۔ کہ پریم کی باتیں کسی طرح کہنے میں آ ہی نہیں سکتیں۔ پریم کا بیان کرتے ہوئے عقل چکّر کھا جاتی ہے۔ سچ مچ پریم بڑی ہی ادبھت وستو ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ دوہا

پریم نہ باڑی اُپجے۔ پریم نہ ہاٹ بکائے	۱	ہاتھے بدلے پلٹ ہے بھاوے سو لے جائے
چھنک چڑھے چھن اُترے سو تو پریم نہ ہوئے	۲	آٹھ پہر بھینا رہے۔ پریم کہاوے سوئے
نیہہ نبھاون کٹھن ہے سب سے نبھت نا ہیں	۳	چڑھبو موم تُرنگ پر۔ چلبو پاوک ماہیں

پریم نبھانا بہت مشکل ہے۔ یہ ہر ایک سے نبھ نہیں سکتا۔ یہ ایسا مشکل ہے جیسے موم کے گھوڑے پر چڑھ کر آگ میں چلنا مشکل ہے۔

۴۸۔ شری رگھو جی کی کتھا

شری رگھو جی براہمن کے بالک تھے۔ ایک دن شری اُوماہیشور جی کے مندر کے پاس سے ہو کر چلے جا رہے تھے۔ شیو لنگ جی کو بہت خوبصورت سندر دیکھ کر جھٹ میں اُن کی پوجا کرنے کی شردھا پیدا ہوئی۔ اس لئے ایک پھول جو اُس وقت اُن کے ہاتھ میں تھا اُس کو مورتی پر رکھ کر بولے۔ "نمہ شیوائے چھ نمہ شیوائے۔" آشوتوش مہادانی شری مہادیو جی کے مندر سے آواز آئی۔ "ور مانگ!"

رگھو جی نے دست بستہ پرارتھنا کی۔ ہے مہا پربھو! آپ سے بھی بڑا جو کوئی پرم پُرش ہو۔ آپ کرپا کر کے اُن کا درشن اس ابودھ بالک کو کرا دیجئے! اس بہت بڑے ور کی بات سن کر مہادیو جی کچھ وچار نے لگے۔ اتنے میں ہی اپنے بھگت راج دیو دیو مہادیو جی کے بچن کو پورا کرنے کے لئے شری ہری جی خود پرگٹ ہو گئے۔ کرونا ساگر بھگت وتسل بھگوان کو دیکھتے ہی شو جی بھی پریم مگن ہو کر بڑے ہی پریم سے براہمن بالک رگھو جی سے بولے۔ بیٹا! یہ دین بندھو بھگوان کو تو ڈھونڈھتا تھا۔ وہ تیرے شبھ کرموں کے پھل سوروپ یہیں پرگٹ ہو گئے ہیں۔ تیرے دھنیہ بھاگ ہیں۔ دھنیہ ہے تیری ماتا اور دھنیہ ہیں تیرے گرو دیو!

رگھو جو بھگوان کے درشن کر کے گد گد ہو گئے۔ اور بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ بھگوان پرسن ہو کر بھگتی کا وردان دے کر انتردھان ہو گئے۔

۴۹۔ راجہ اکشواکو جی کی کتھا

سورج بنس میں مہاراج اکشواکو جی بڑے ہی پرتاپی راجہ ہوئے ہیں۔ آپ کی راجدھانی ایودھیا پوری میں تھی۔ آپ منو جی کے بعد پہلے پرتھوی کے راجہ تھے۔ آپ کو ہی بھگوان منو جی نے نشکام کرم یوگ کا اُپدیش کیا تھا جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا میں مذکور ہے اور اس اُپدیش کو پا کر مہاراج اکشواکو جی جیون مکت ہو گئے۔ آپ نے جب اپنی بھگتی سے بھگوان کو پرسن کر کے وردان مانگا۔ تب بھگوان نے مسکرا کر فرمایا۔ "تمہارے ہی بنس میں میں اوتار لے کر ایودھیا کے محلوں میں لیلا کروں گا۔" پرانوں میں آپ کی کتھا وِستر ہے۔ مگر اُس کے یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

۸۶۔ شری ایل (پُمروا) جی

مہاراج پُمرواجی کی ماتا کا نام ایلا جی تھا۔ اس واسطے آپ ایل بھی کہلاتے ہیں۔ اور پتا کا نام بُدھ تھا۔ شری ایلا جی کی کتھا پُرانوں میں وچتر لکھی ہے۔ جس کا سار یہ ہے۔ کہ آپ ایک ماہ اِستری اور ایک ماہ پُرش رہتے تھے۔ ان کے بیٹے پُمرواجی اُروشی اپسرا پر عاشق ہو گئے۔ اور ان کے پریم میں بہت دنوں تک مرتیو لوک اور گندھرو لوک میں رہے۔ پھر جب چیتنیہ ہونے سے آپ مرتیو لوک میں آئے تو سابقہ باتوں کو یاد کر کے ان کو بڑا ہی پچھتاپ ہوا۔ کہ سب سُکھوں کی کھان بھگوت بھگتی کو تیاگ کر وشے بھوگ میں ہی اتنا وقت ضائع کر دیا۔ اب ان میں ایسا ویراگ پیدا ہو گیا۔ کہ آپ سب کچھ چھوڑ کر کیول بھگوت بھگتی میں ہی لین رہنے لگے۔ اور آخر کار شری بھگوان کو پرسن کر کے بھگوت کرپا سے بیکنٹھ دھام کے اُدھکاری ہو گئے۔

۸۷۔ شری گادھی جی کی کتھا

مہاراج گادھی جی بڑے ہی اننیہ بھگت تھے۔ مہرشی وشوامتر جی آپ کے ہی بیٹے ہیں۔ آپ کی بیٹی کے پُتر (ناتی) شری جمدگنی رشی ہوئے ہیں۔ جن کے ہاں بھگوان نے پرشورام روپ سے اوتار لیا۔ آپ کا چرتر پُرانوں اور مہابھارت میں گایا گیا ہے۔

۸۸۔ مہاراج رگھو جی کی کتھا

ایودھیا کے مہاراج رگھو جی کا پرتاپ چاروں اُلٹ عالم میں چھایا ہوا ہے۔ آپ کے نام پر سُورج بنس کا نام رگھوبنس آج تک چلا آتا ہے۔ اور آپ کے ہی نام پر مہاراج رام چندر جی راگھو یا رگھوناتھ کہلائے۔ مہاکوی کالیداس جی نے آپ کے بنس کی کیرتی بڑھانے کے لئے "رگھوبنس" نامی مہاکاویہ لکھا تھا۔ اس رگھوبنس کی خوش قسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خود بھگوان نے آپ کے بنس میں مہاراج دشرتھ جی کے ہاں کوشلیا ماتا کے گربھ سے اوتار لیا۔ آپ کے انیک چرتر راماین مہابھارت اور پُرانوں میں مندرج ہیں۔

۸۹ و ۹۰۔ شری رے اور شری گے جی

مہاراج شری رے جی پُمروا کے بیٹے تھے۔ اُروشی اپسرا ان کی ماتا تھیں۔ آپ بہت ہی بھگوت بھگت اور پرتاپی تھے۔

مہاراج شری گے جی مہاراج پریبرت کے کُل میں راجہ "نکر" کے بیٹے تھے۔ ایک بار یگیہ میں آپ نے ایسا منورتھ کیا۔ کہ جس طرح دیوتاؤں نے کرپا کر کے پرتیکش ہو کر اپنا اپنا بھاگ لیا ہے۔ ویسے ہی پربھو جی کرپا کر کے پرگٹ ہوں۔ مگر جب ایسا نہ ہوا۔ تب مہاراج گے ان جل تیاگ کرنے کو تیار ہو گئے۔ پربھو نے ان کے سچے پریم اور اچھے برت کو دیکھ کر ان پر خاص کرپا کی اور یگیہ میں دیوتاؤں کی طرح ہی پرگٹ ہو گئے۔ یگیہ سمپورن کر کے راجہ گے بدرکا آشرم میں چلے گئے۔ اور وہاں یوگ سادھن سے شریر تیاگ کر بیکنٹھ دھام میں گئے۔

اور آپ کی دھرم پتنی بھی ستی ہو کر آپ کے ساتھ جا ملیں

۹۱۔ شری شت دھنوا جی

آپ کی کتھا سیمنتک منی کے بارے میں شریمد بھاگوت میں تفصیل سے درج ہے۔ ان کو شری کرشن بھگوان نے مارا۔ اور مکتی دی۔ ۹۲۔ شری آتنک جی دنڈک بن کے رہنے والے تھے۔ ان کے گورو شری متنگ رشی جی جب بیکنٹھ کو

جانے لگے۔ تب ان کو اور شری شبری جی کو آگیا دی۔ کہ تم اسی بن میں بھگوت بھگتی کرتے رہو۔ یہیں پر شری رگھوناتھ جی آ کر تم کو درشن دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بھگوان نے ان کو اور شبری بھیلنی دونو درشن دے کر بھوساگر سے پار کر دیا۔

شری دیول جی براہمن اور پتی تھے۔ اور شری ہری داس (اموّرت جی) یہ دونو بچپن سے ہی تیاگی۔ بڑ بھاگی اور پربھو چرن انوراگی تھے۔ شری دیول جی کی مہاتم شری بھگوت گیتا میں بھی گائی گئی ہے۔

۹۵۔ شری نہش جی کی کتھا

راجہ نہش سورج بنس میں ہوئے ہیں اور دوسرے چندر بنس میں۔ سورج بنسی نہش جی ایودھیا کے راجہ تھے۔ جب گوتم جی کے سراپ سے اور برہم ہتیا کے بھے سے دیوراج اندر پھر کی مانند چھوٹے ہو کر مانس سروور کے کنج نال میں جا چھپے۔ تب شری نہش جی ہی دیوتاؤں کے راجہ اندر بنائے گئے تھے۔ دیوتاؤں کے راجہ بن کر آپ بہت ابھیمانی ہو گئے۔ اور اپنی پالکی رشی منیوں کے سر پر اٹھوانے لگے۔ اور دیوراج اندر کی استری (اندرانی) پر بھی جبر کیا۔ کہ وہ ان کے ساتھ بھوگ ولاس کرے۔ چنانچہ ایک بار جب وہ اپنی پالکی منیوں کے سروں پر اٹھوا کر اندرانی کے پاس جا رہے تھے۔ تو انہوں نے مہرشی اگستیہ جی کو کچھ برا بھلا کہا۔ مہرشی جی نے سراپ دیا۔ کہ سانپ ہو جا۔ چنانچہ نہش اسی وقت سانپ بن کر مرتیو لوک میں گر پڑے۔ اور ایک پہاڑ کی غار میں رہ کر وقت گذارنے لگے۔ دیکھئے ابھیمان کا نتیجہ۔ کہ راجہ نہش دیوراج کی پدوی پا کر۔ ترلوکی کا خود مختار راجہ ہو کر ابھیمان کی وجہ سے سانپ بن گیا۔ انسان کو چاہئے کہ دھن اور مرتبہ پا کر کبھی ابھیمان نہ کرے۔ آپ بہت سالوں تک سانپ بنے اسی غار میں پڑے رہے۔ آخر جب ایک بار مہاراج یدھشٹر جی ادھر سے نکلے۔ تو ان کے پنیہ پرتاپ سے آپ سراپ سے مکت ہو کر پرم دھام کو گئے۔ یہ نیک لوگوں کی صحبت اور بھگتی کا پھل تھا۔

۹۶۔ شری ییاتی جی کی کتھا

آپ مہاراج نہش کے بیٹے تھے۔ شکار کو بن میں گئے۔ تو وہاں شکر آچاریہ کی بیٹی دیویانی سے پریم ہو گیا۔ دیویانی بھی ان سے پریم کرنے لگیں۔ آخر شکر آچاریہ نے ان دونو کا بیاہ کر دیا۔ ان کے دو لڑکے ہوئے۔ پھر شکر آچاریہ جی کے سراپ سے آپ بڈھے ہو گئے۔ تب اپنے بیٹے کی جوانی لے کر آپنے اپنا بڑھاپا اسے دیا۔ اور وشے بھوگ بھوگنے لگے۔ ایک ہزار سال تک خوب وشے سکھ بھوگا۔ مگر سیری نہ ہوئی۔ جیسے آگ میں گھی ڈالنے سے آگ بڑھتی ہے۔ ویسے ہی وشے سکھ بھوگ کی واسنا بڑھتی ہی گئی۔ اس لئے آپ کا من اکتا گیا۔ آخر تنگ آ کر انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ بھوگوں کے بھوگنے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ یہ وچار کر آپ نے بھوگوں کو یکدم تیاگ دیا۔ اور جوانی اپنے بیٹے کو واپس کر دی اور اپنا بڑھاپا لے کر بھگوت بھجن میں لین ہو گئے۔ اور آخر کار بھجن کے پربھاؤ سے پرم دھام کو پراپت ہوئے۔ بولو۔ بھگتی مہارانی کی جے۔

۹۷۔ شری دلیپ جی کی کتھا

مہاراج دلیپ ساتوں دیپوں کے راجہ تھے۔ آپ کی راجدھانی شری ایودھیا جی تھیں۔ ایک دن راون براہمن کا بھیس بنا کر آپ کے پاس پہنچا۔ اس وقت مہاراج دلیپ پوجا کر رہے تھے۔ ایک گلاس اور ذرا سا پانی دکن کی طرف پھینک دیا۔ یہ دیکھ

راون کو شک ہوا۔ اس نے پوچھا۔ آپ نے یہ کیا کیا؟ مہاراج نے جواب دیا۔ کہ جنگل میں گائیں چر رہی تھیں۔ اُن کو شیر نے پکڑنا چاہا تھا۔ سو لئے میں نے پانی منتر کر کے وہ منہ کا پھینکا ہے۔ سو اُس تیکے رُوپی بان نے شیر کو مار کر گائیوں کی رکھشا کی ہے۔ اودھر لنکا میں راون کا محل جلنے لگا تھا۔ اِس لئے اُس کے بجھانے کے لئے بھی جل چھوڑ دیا۔ جس سے آگ بجھ گئی ہے۔

یہ سن کر راون جھٹ پٹ چل دیا۔ اور جا کر دیکھا تو آپ کی یہ باتیں ٹھیک پائیں۔ تب مہاراج ولیپ کے ڈر سے اس نے پھر کبھی ایودھیا میں آنے کا نام تک نہ لیا۔ مہاراج دلیپ جب بوڑھے ہوئے۔ تو اپنے بیٹے بھگیرتھ جی کو راج دے کر بن میں جا کر گنگا جی کو لانے کے لئے تپ کرنے لگے۔ اور آخر شریر تیاگ کر پرم پد کو پراپت ہوئے۔

۹۸۔ شری یدو جی کی کتھا

شری یدو جی بھی دیویانی کے گربھ سے مہاراج ییاتی کے بیٹے تھے۔ شری دتاترے جی مہاراج نے کرپا کر کے راجہ یدو کو آگیان دشن دئے۔ اور ان کے ست سنگ سے راجہ یدو جی کو گیان پراپت ہوا۔ تب وہ راج کاج سب ترک کر کے بھگوت بھجن کرنے لگے اور پرم پد پایا۔ آپ کے ہی بنس میں بھگوان شری کرشن پرگٹ ہو کر اوتار کہلائے۔ شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔

(۱) پرشوتم بھگوان (۲) برھما جی (۳) اتری رشی (۴) چندر (۵) بدھ (۶) پورروا (۷) آیو (۸) نہش (۹) ییاتی (۱۰) یدو

۹۹۔ شری ماندھاتا جی کی کتھا

آپ بھی سوریہ بنسی ایودھیا کے راجہ تھے۔ بڑے ہی پرتاپی اور دھرماتما تھے۔ سو بھری رشی نے آپ سے کہا۔ کہ آپ مجھے اپنی ایک کنیا دیجئے۔ راجہ نے جواب دیا۔ بہت اچھا۔ میری پچاسوں کنیاؤں میں سے جو آپ کو ور ے۔ اس کو آپ لے جایئے منی کو دیکھ کر سبھی کنیاؤں نے اُن کو ورا۔ تب راجہ نے پچاسوں کنیائیں منی کو دان کر دیں۔ آپ کی انیک کتھائیں مہابھارت اور شریمد بھاگوت وغیرہ گرنتھوں میں ملتی ہیں۔

۱۰۰۔ شری بدیہہ نمی جی کی کتھا

مہاراج نمی جی نے اپنی راجدھانی متھلا پوری میں یگیہ کرنا چاہا۔ اس وقت اُن کے پروہت شری وششٹھ جی مہاراج کو اندر نے سوَرگ میں یگیہ کرنے کے لئے بلا لیا۔ جب منی اندر کا یگیہ کرا کر واپس لوٹے۔ تو انہوں نے یہ دیکھ کر کہ راجہ گوتم رشی سے یگیہ کرا رہے ہیں۔ غصہ میں بھر کر راجہ کو سراپ دیا۔ کہ تو بدیہہ ہو جا۔ ادھر راجہ نے بھی وششٹھ جی کو سراپ دیا۔ کہ آپ بھی بدیہہ ہو جایئے۔ یہ دیکھ کر برھما جی نے وششٹھ جی کو دیہہ دیا۔ اور تقات اپنی شکتی سے جسم دے دیا۔ اور راجہ کو آشیرباد دی۔ کہ تمہارا نواس کی سب کی آنکھوں کی پلکوں پر رہے۔ اور تقات سدیہہ (جسم والے) ہو کر بھی سنسار میں بدیہہ رُوپ سے رہو گے۔ اور تقات پورن برھم گیانی ہو گئے۔ تبھی سے متھلا کے سبھی راجہ بدیہہ کہلانے لگے۔ مہاراج نمی کے پاس ایک بار نو یوگیشور کرپا کر کے پہنچے۔ مہاراج نے آدر ستکار اور پوجا کے بعد آپ سے کئی آتم گیان سمبندھی پرشن کئے۔ اور یوگیشوروں میں سے ایک ایک کر کے سب کا جواب پایا۔ جو کہ شریمد بھاگوت کے گیارھویں سکندھ میں درج ہے اور ہر ایک گیان ابھلاشی کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

۱۰۱۔ مہرشی بھردواج جی کی کتھا

مہا منی بھردواج جی کا یش رامائن اور مہابھارت وغیرہ سبھی گرنتھوں میں گایا گیا ہے۔ برہمن کے منہ پر پرشن پر شری یاگیہ ولکیہ جی نے بہت ہی ہتکارنی کتھا پرگٹ کی۔ آپ کی مہا کہاں تک بیان کی جاوے۔ کہ شری رام جی کے پران پیارے بھائی بھرت جی بیکھ انتقیم ہو گئے پھر پربھو خود سیتا جی اور لکشمن جی سمیت بڑے پریم سے ان کے آشرم میں آئے۔ پریاگ تیرتھ راج میں آپ کا پوتر آشرم اب تک موجود ہے۔

۱۰۲۔ پرجاپتی دکھش جی کی کتھا

آپ نے ایک پہاڑ پر جا کر بہت سالوں تک تپ کیا۔ بھگوان نے پرگٹ ہو کر یہ آگیا کی۔ کہ پہلے گرہست میں رہ کر بھوگ و لاکھ کرو۔ سنتان پیدا کرو۔ تب پھر سے دھام میں آنا۔ شری دکھش جی نے پربھو کی آگیا انوسار ایسا ہی کیا۔

شری دکھش جی کے کئی بار دس دس ہزار بیٹے ہوئے۔ اور انہوں نے سب کو سرشٹی پیدا کرنے کے لئے نارائن سر پر بھیجا۔ مگر سب شری نارد اپدیش ہمہ آئی + تے پن پھون نہ دیکھیو جا جی۔ ارتھات شری نارد جی ان کو آتم تتو کا اپدیش کرتے تھے۔ تب وہ سنسار سے متنفر ہو کر گھر واپس نہیں آتے تھے۔ اور بھگتی کر کے مکت ہو جاتے تھے۔ تب شری برہما جی کے اپدیش سے شری دکھش جی نے ساٹھ کنیائیں پیدا کیں۔ جن کی کتھا شریمد بھاگوت میں تفصیل سے درج ہے۔ آخر ہری کرپا سے شری دکھش جی نے پرم گتی پائی۔

۱۰۳، ۱۰۴۔ شری پورو جی اور شری بھوری شین جی

شری پورو جی شری یدو جی کے بھائی تھے۔ دونوں ہی بڑے بھگوت بھگت تھے۔ ان کی کتھا مہابھارت میں درج ہے۔

۱۰۵ و ۱۰۶۔ شری ویوسوت منو اور منونتر

چودہ منوؤں میں سے ایک پہلے منو شری ویوسوت منو جی ہیں۔ جو شری سوئمبھو" کے نام سے بھی پرسدھ ہیں۔ آپ کی دھرم پتنی کا نام شت روپا جی ہے۔ جن کی کتھا پہلے دی جا چکی ہے۔

چودہ منوؤں کے نام مندرجہ ذیل ہیں (۱) شری سوئمبھو منو جی (۲) سوارو چش منو جی (۳) اُتم منو (۴) تامس منو (۵) ریوت منو (۶) چاکشش منو جی (۷) ویوسوت منو جی (۸) ساورنی منو (۹) دکھش ساورنی (۱۰) برہم ساورنی (۱۱) دھرم ساورنی منو (۱۲) رُدر ساورنی منو (۱۳) دیو ساورنی منو۔ (۱۴) اِندر ساورنی منو۔

جیسے سات دنوں کا ایک ہفتہ اور بارہ مہینوں کا ایک سال ہوا کرتا ہے۔ ویسے ہی ست یگ۔ تریتا۔ دواپر اور کلیگ۔ ان چاروں یگوں کی ایک چوکڑی (چتریگی) ہوتی ہے۔ ایسی ایسی ہزار چتر یگیوں یا چوکڑیوں کا برہما جی کا ایک دن ہوتا ہے۔ سو برہما جی کے ایک دن میں چودہ منو ہو جایا کرتے ہیں۔ ارتھات ایک منو ۷۱ ۱/۷ یعنی کچھ اوپر اکہتر چتر یگیوں تک رہا کرتے ہیں۔ جب ایک منو کی میعاد پوری ہو جاتی ہے۔ تو ان کے ساتھ ہی ساتھ اس وقت کے اندر، سپت رشی، منو پتر، بھگوت اوتار اور دیوتا۔ یہ چھ بھی پہلے کی جگہ سے ہوتے ہیں۔ ان چھ کا ایک ایک سموہ منونتر کہلاتا ہے۔ جب اس طرح کے چودہ منونتر ہو چکتے ہیں۔ ارتھات چودہ بار جب منو۔ اندر سپت رشی۔ منو پتر۔ بھگوت اوتار اور دیوتا بدل چکتے ہیں۔ تب ایک ہزار چوکڑیاں گذرتی ہیں۔ اور برہما جی کا ایک دن پورا ہو جاتا ہے۔ اتنے ہی وقت کی برہما جی کی رات ہوتی ہے۔ ایسے رات دن جب سو سال پورے ہو جاتے ہیں۔ ارتھات برہما جی کی جب اس حساب سے سو سال کی عمر ہو چکتی ہے۔ تب بھگوت اچھیا سے پہلے برہما جی کی جگہ نئے برہما ہو جاتے ہیں پربھو کی ادبھت رچنا کی مہا اپار اور ناقابل بیان ہے۔ شری سندر داس جی کہتے ہیں۔

وید تھکے ہی منتر تھکے کبھی۔ گرنتھ تھکے لِکھ لِکھ گاتے ‖ شیش تھکے شو اِندر تھکے ڈھونڈ کھوج کبھو بھید نہ پاتے
پیر تھکے او فقیر تھکے۔ پُن دِھیر تھکے بہو بول گراتے ‖ سُندر موہن کبھی سِدھ سادھک کون ہے اُسکی تھاہ پاتے

مطلب صاف ہے۔ کہ وید شاستر۔ منتر گرنتھ۔ شیش۔ مہیش۔ دیوتا۔ برہما۔ پیر۔ فقیر اور بڑے دھیرج وان لوگ یہ سب کے سب بیان کر کے تھک گئے۔ مگر بھگوان کی مہما کا پار کسی نے نہیں پایا۔ سب سِدھ سادھک ہار کر چپ ہو گئے۔ کہ اس کی مہما کا بیان ہو ہی نہیں سکتا۔ بھگوان کی مایا بھی اپرم پار ہی ہے۔ جب جیو اس میں پھنس جاتا ہے تو کہیں ٹھکانا نہیں پاتا۔ حکایت ہے۔ کہ ایک چیونٹا ایک چیونٹی کے پیچھے بھاگا جاتا تھا۔ اس کو دیکھ کر بھگوان شری کرشن ہنس پڑے۔ شری رکمنی جی کے پوچھنے پر بھگوان نے کہا۔ کہ یہ چیونٹا جو اپنی استری کے پیچھے بھاگا جا رہا ہے۔ اس کو میں اکہتر بار اِندر بنا چکا ہوں۔ تب بھی اس کی ترشنا بھوگ سے نہیں ہٹی۔ کام کے بس میں ہو کر دوڑا جاتا ہے۔ اسی پر مجھے ہنسی آئی ہے۔ دھنیہ ہے پربھو اور دھنیہ پربھو کی مایا

۱۰۶۔ شرَبھنگ رشی کی کتھا

مہا منی شری شربھنگ جی کی اُستتی جتنی بھی کی جائے۔ تھوڑی ہے۔ آپ ست یگ سے ہی شری سیتا رام جی کے درشنوں کے لئے تپ کر رہے تھے۔ انہوں نے بہت وگھن ڈالے۔ مگر آخر منی جی کا منورتھ سپھل ہوا۔ اور تقاضت

پُن آئے جاتھ مُنی سربھنگا ‖ سُندر انج جانکی سنگا

بھگوان رام جی سیتا جی اور لکشمن جی کے ساتھ آپ کے آشرم میں پدھارے۔ اس وقت

دیکھ رام مکھ پنکج ۔ مُنی ور لوچن بھرنگ
سادر پان کرت اَتی ۔ دھنیہ جنم سربھنگ

رام جی کے مکھ کمل کو دیکھ کر سربھنگ منی کے لوچن اُن کی روپ مادھری کا پان کر کے دھنیہ ہو گئے۔ تب وہ بھگوان سے بنتی کرنے لگے۔ ہے کرپالو پربھو سُنئے۔ میں برہما جی کے دھام برہم لوک کو جا رہا تھا۔ راستے میں سُنا کہ بن میں رام جی آ رہے ہیں۔ تب سے میں بن میں آپ کا مارگ دیکھ رہا تھا۔ اب آپ کے درشن کر کے میری چھاتی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ ہے پربھو! میں سب سادھنوں سے ہینا ہوں۔ آپ نے اپنا حقیر سیوک جان کر ہی داس پر کرپا کی ہے۔ ہے پربھو! یہ بات آپ کے لئے کچھ بڑی نہیں ہے۔ کیونکہ دینوں پر دیا کرنا تو آپ کا سوبھاؤ ہی ہے۔ اب آپ تب تک کرپا کرتے رہیئے۔ جب تک کہ میں شریر تیاگ کر آپ میں نہ مل جاؤں۔ یہ کہہ کر شربھنگ منی نے یوگ۔ یگیہ۔ تپ برت جو کچھ بھی کیا تھا۔ سب پربھو کو اَرپن کر کے بھگتی کا وردان مانگا۔ بھگوان نے بھی کرپا کر کے بھگتی کا وردان دیا۔ بھگوان کا آشیرواد پا کر شربھنگ منی جی نے دل سے سب سنساری وستوؤں سے ناطہ توڑ کر ہردے میں کیول بھگوان کو ہی نواس دیا۔ اور تقاضت سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو رام کی سُندر شیام مورتی کو اپنے ہردے میں سدا کے لئے بسا لیا۔ آخر یوگ اگنی سے اپنے جسم کو جلا کر منی جی بیکنٹھ میں جا براجے۔ سب رشی اور دیوتا اِن کی بھگتی کو دیکھ کر جے جے کار کرنے لگے۔ بولو بھگت اور اُن کے بھگوان کی جے۔

۱۰۷۔ شری سنجے جی کی کتھا

شری سنجے جی مہرشی ویاس جی کے شِشیہ اور مہاراج دھرت راشٹر کے منتری نیز پروہت تھے۔ شری پربھو کی کرپا اور ویاس جی کے آشیرواد سے آپ کو دویہ درشٹی ملی۔ آپ شری مد بھگوت گیتا سمیت جنگ مہابھارت کا سارا حال راجدھانی میں بیٹھے بیٹھے ہی مہاراج دھرت راشٹر کو سناتے رہے۔ مہابھارت میں ان کی حکایت تفصیل سے لکھی ہے۔ شری مد بھگوت گیتا کے اپدیش کو ارجن کی طرح ہی شری سنگھ

سے سُن کر آپ نہال ہوگئے اور مہاراج دھرت راشٹر سے کہہ دیا کہ میری رائے تو یہی ہے کہ جہاں مہا یوگیشور شری کرشن ہیں اور جہاں دھنر دھاری ارجن ہیں۔ وہیں پر وجے، شری، وبھوتی اور اٹل نیتی بھی براجمان ہے۔ اس لئے آپ پانڈوؤں سے صلح کریں۔ تو بہتر ہے۔ مگر دھرت راشٹر نے ان کے اپدیش پر دھیان نہیں دیا۔ جب دھرت راشٹر نے اپنی استری گاندھاری سمیت شری بدر جی کے اپدیش سے سہت دھارا گنگا کے کنارے پر جا کر پران تیاگ کئے۔ تب سنجے بھی سنسار تیاگ کر مکت ہوگئے۔

۱۰۹۔ مہاراج اُتان پاد جی

مہاراج اُتان پاد جی کے مہاتم کا کیا بیان کیا جاوے۔ کہ جن کے گھر مہا بھگت راج دھرو جیسا پتر پیدا ہوا۔ آخر آپ دھرو جی کو راج دے کر بن میں جا کر ہری بھجن کرنے لگے۔ اور اس طرح اُتم گتی پاکر دھرو لوک میں جا رہے ہے۔

۱۱۰۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ جی

پرم گیانی مہرشی یاگیہ ولکیہ جی ساکشات برہم سوروپ ہی ہیں۔ سب پرانوں اور اپنشدوں میں آپ کے برہم گیان کی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ آپ نے شری سورج بھگوان سے ودیا پڑھی تھی۔ اور سورج بھگوان نے پرسن ہو کر آپ کو ور دیا تھا کہ تم کو شاستر ارتھ میں کوئی بھی ہرا نہ سکیگا۔ آپ مہرشیوں میں شرومنی ہیں۔ آپ نے ہی شری بھردواج جی کے سوال کے جواب میں شری پاربتی شِو سمواد روپ مانس رام چرتر گایا ہے۔ اپنشدوں میں یاگیہ ولکیہ میتری سمواد پرسدھ ہی ہے۔ آپ کی جے ہو۔

۱۱۱ تا ۱۱۳۔ شری شمبک جی۔ شری پپلاد جی۔ شری پپلاین جی

یہ تینوں مہاتما بھی بڑے ہی بھگت اور گیانی تھے آپ کی کتھائیں پرانوں میں پرسدھ ہی ہیں۔

چھپے چھند ۱۳

رشی اردھ نو یوگیشور۔ پاد تران کی ہوں شرن

کوی ہری۔ کربھاجن۔ بھگتی رتناکر بھاری	انترکش اور چمس انینہ تا۔ پرَبدھ اُدھاری
پربدھ پریم کی راشی بھوری وا آیرہوتا	پپل درمل پرسدھ۔ بھو آبدھی کے پار پوتا
جینتی نندن جگت کے ترودھی تاپ آمے ہرن	رشی اردھ نو یوگیشور۔ پاد تران کی ہوں شرن

ترجمہ۔ مہاراج شری رشی جی اور نو یوگیشوروں کے جوڑوں (کھڑاؤں) کی میں شرن لیتا ہوں۔ ان کے جوڑے ہی میرے رکشک ہیں۔ اُن نو یوگیشوروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) شری ہری جی (۲) شری کوی جی (۳) شری کربھاجن جی۔ یہ تینوں نو دھا پریا بھگتی کے بھاری رتناکر یعنی رتنوں کے بھنڈار سمندر ہی ہیں۔ (۴) شری انترکش جی (۵) شری چمس جی۔ جو بھاگوت دھرم کے انینہ مارگ کے اُودھار کرنیوالے ہیں۔ اور نقات انینہ بھگتی کے پرچارک ہیں۔ (۶) شری پربدھ جی جو بھگوت پریم کے بھنڈار ہیں۔ (۷) شری آیرہوتا جی جو بھگتی گیان اور یوگ کے بھوری دا (بہت دانی) ہیں۔ (۸) شری پپلائن جی اور (۹) شری درمل جی۔ جو سنسار ساگر سے پار ہونے کے لئے پرسدھ مضبوط جہاز ہی ہیں۔ اور ان نو یوگیشوروں کی ماتا شری رشبھ دیو جی کی دھرم پتنی دیوی جینتی جی نصیبہ ہیں کہ جن کے ایک سو پتروں میں سے پرم آنند دایک یہ نو پتر سارے جگت کے بھگتوں کے تینوں تاپوں اور کام کرودھ وغیرہ مہان روگوں کے ہرنے والے ہیں۔ اور آپ نے مہان کشٹوں کے مٹانے والے ہیں۔ دیوی جینتی کے ایک سو پتروں میں سے ۸۱ تو براہمن ہوئے۔ ۹ یوگیشور اور باقی پرتھوی کے راجہ ہوئے۔

اس چھپے چھند ۱۳ میں شری نابھا جی نے مہاراج پرتھی - وغیرہ بھگتی اور نو ایشور - کل گیارہ بھگتوں کے نام گنائے ہیں۔

چھپے چھند ۱۳ - نودھا بھگتی کے بھگت

پد پراگ کرونا کرو (جے) نیتا نودھا بھگتی کے

شرون پریکھشت سُومتی ویاس ساوک شوکیرتن
بندن سپھلاک سُون - داسیہ ہنومتی - کپیشور
اُپ جیوی اِن نام کے - ایتے ترا تا اُگتی کے

سُمتھ سُمرن پرہلاد - پرتھو پُوجا - کملا چرنن من
سکھیہ تو ہے پارتھ - سمرپن آتم بلی دُھر
پد پراگ کرونا کرو (جے) نیتا نودھا بھگتی کے

ترجمہ - جو جو مہاتما لوگ نودھا بھگتی کے نیتا اُچاریا ہیں - وہ آپ سب مجھ پر کرپا کر کے اپنے چرن کملوں کی دُھول مجھ کو دیجئے - اوپر کے چھند کا مطلب سمجھنے سے پہلے نودھا بھگتی کی تعریف بتا دینا ضروری ہے - شاستر میں بھگتی نو پرکار کی کہی گئی ہے۔　شلوک

श्रवणं कीर्तनं विष्णोः स्मरणं पादसेवनम्
अर्चनं वंदनं दास्यं सख्यमात्मनिवेदनम् ॥

شرون - کیرتن - سمرن - پادسیون (پوجا) ارچن - بندن - داسیہ - سکھیہ اور آتم نویدن - یہ نو پرکار کی بھگتی نودھا بھگتی کہلاتی ہے

دوہے

پرتھم بھجن منگل سہت - کریے شاستر وچار
سیوا - ارچا - بندنا - داسیہ بھاو تن آئے
آتم نویدن انت میں ہے سب کو پھل روپ

ہری یش کیرتن کتھن پُن - سُمرن نام اُدار
سکھیہ بھاو اپجے تبے - آنند اُر نہ سمائے
رتن داس یوں ہر نیئے - پھر نہ پرے بھو کوپ

پہلی بھگتی یہ ہے کہ شاستروں کو پڑھے سُنے اور اس پر وچار کرے - دوسری بھگتی یہ ہے کہ ہری یش کا کیرتن کرے - تیسری بھگتی یہ ہے کہ بھگوان کے اُدار نام کا سمرن کرے - چوتھی بھگتی سیوا - پانچویں بھگتی ارچن ارتھات دھوپ دیپ آدی سے بھگوان کی پوجا کرنا - چھٹی بھگتی بندنا ارتھات بھگوان کو نمسکار کرنا - ساتویں بھگتی داسیہ بھاو ارتھات داس بن کر بھگوان کی سیوا کرنا - آٹھویں بھگتی سکھیہ بھاو - ارتھات بھگوان کو اپنا سکھا ماننا - اس بھگتی پر آ کر آنند ہردے میں نہیں سماتا ہے - اور نانویں بھگتی آتم نویدن روپ ہے - جو کہ مندرجہ بالا سب طرح کی بھگتیوں کا پھل ہے - جو اس طرح ارتھات نودھا بھگتی سے ہری کا بھجن کرتا ہے - وہ پھر سنسار روپی کنوئیں میں نہیں گرتا۔

اب مندرجہ بالا چھپے چھند میں جو بھگت جس بھگتی کے لئے پرسدھ ہے - وہ بتلایا جاتا ہے۔

(۱) شرون بھگتی میں شری پریکھشت جی پردھان ہیں (۲) کیرتن بھگتی میں ویاس نندن بہت ہی اُتم متی والے پرم ہنس شری شکدیو جی پردھان ہیں - (۳) سُندر سمرن بھگتی میں شری پرہلاد جی پردھان ہیں (۴) بھگوت چرن سیون بھگتی میں مہارانی لکشمی جی پردھان ہیں (۵) ارچن پوجن بھگتی میں شری پرتھو جی پردھان ہیں (۶) بندن (نمسکار) بھگتی میں شری اکرور جی پردھان ہیں (۷) داسیہ بھگتی میں شری کپیشور ہنومان جی پردھان ہیں - (۸) سکھا بھگتی میں شری ارجن جی پردھان ہیں اور (۹) آتم نویدن بھگتی میں راجہ بلی جی پردھان ہیں یہ نودھا بھگتی کے سرگروہ (اچاریہ) مہاپرش ہیں - اور سب بھگتوں کے رکھشک ہیں۔

بھگوان رام کے بارے میں جو نودھا بھگتی ہے - اس میں مندرجہ ذیل بھگت پردھان ہیں (۱) شرون بھگتی میں ہنومان جی (۲) کیرتن بھگتی میں شری لو اور کُش پردھان ہیں (۳) سُمرن بھگتی میں بھرت جی پردھان ہیں (۴) پادسیون بھگتی میں انگد جی پردھان ہیں (۵) پوجن بھگتی میں

شری شبری جی پردھان ہیں (۶) بندن بھگتی میں سُومنتر (وزیر) جی پردھان ہیں۔ (۷) داسیہ بھگتی میں شری لکشمی استیا جی پردھان ہیں (۸) سکھیہ بھگتی میں شری سُکھریو جی پردھان ہیں (۹) اور آتم نویدن بھگتی میں کپدھو راج جٹایو جی پردھان ہیں۔
بھگوان رام جی کے پران پیارے یہ بھگت نودھا بھگتی کے بھنڈاری ہیں۔

۹۷۔ راجہ پریکشت جی کی کتھا

کبت ۹۷

شروَن رسک کھوں سُنے نہ پریکشت سے، پان ہو کرت لاگی۔ کوئی گُن پیاس ہے
مٹی من مانجھ کیوں ٹہوں آوت نہ وصیادنت ہوں، وہی گر بھ ندھیہ دیکھ آیو رُوپ راس ہے
کہی شکدیو جو سُوں بُہو میری لیجے جان، پران لاگے کتھا ناہیں تنک کو تراس ہے
کیجے پریکشا اُر آئی نتی ساؤں اہو، بانی بر آئی جہاں جیون نراس ہے

ترجمہ۔ راجہ پریکشت کے برابر شروَن بھگت (بھگوت کتھا سُننے کا پریمی) کہیں سننے میں نہیں آتا۔ کانوں سے ہری کتھا رُوپ امرت کا پان کرتے ہوئے بھی ان کی پیاس روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھی۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ دیکھئے، جو پربھو منیوں کے بار بار دھیان کرنے سے بھی اُن کے من میں کسی طرح سے نہیں آتے، انہیں رُوپ راشی آنند ترانے کے بھنڈار بھگوان کا آپ گربھ میں ہی درشن کر آئے ہیں۔ آپ نے شریمد بھاگوت سُنتے وقت شکدیو جی سے کہا، اے بھگون! آپ میرا سوبھاؤ جان لیجئے اور پربھو کے نام گُن اور پرمیاد کی کتھا سننے میں ہی میرے پران ٹکے ہوئے ہیں مجھ کو تنک کا کچھ ڈر نہیں ہے۔ خواہ آپ میری پریکشا کر لیجئے! یہ سن کر شری شکدیو جی کو یقین ہو گیا کہ راجہ سچ کہتے ہیں۔ اور کتھا میں ہی ان کی توجہ گڑھی ہوئی ہے۔

اہو! مہاراج پریکشت جی کی کیا استتی کی جاوے، کہ ساتویں دن جُوں ہی شری شکدیو جی نے شریمد بھاگوت کی کتھا سمپورن کی تُوں ہی ارتھات اسی لمحہ شریر تیاگ کر پرم دھام کو چلے گئے۔ شری پریکشت جی کے ہردے میں سدا ہی بھگوان بستے تھے، آپ کی کتھا پہلے ہو چکی ہے

۱۱۶۔ کیرتن بھگت شری شکدیو جی

کبت ۹۸

گربھ تے نکس چلے بن ہی میں کیو باس۔ و باس سے پتا کو نہیں اُتر ہو دیو ہے
وشم شلوک سُن گُن متی ہری گئی۔ لئی نئی ریت پڑھ بھاگوت لیو ہے
رُوپ گُن بھر سہیو جات کیسے کر آئے سبھا نرپ ڈھر بھیجیو پریم رس بھیو ہے
پُوچھے بھگت بھوپ بھور ٹھور ہرے بھنور جائی۔ گائی اُٹھے جیسے مانو رنگ جھر ہیو ہے

ترجمہ۔ پرم ہنس شری شکدیو جی کی کتھا یہاں تک تو پہلے لکھی جا چکی ہے، کہ شک ارتھات طوطے کا بچہ ویاس جی کی استری کے منہ کے ذریعے پیٹ میں داخل ہو گیا، اور بارہ سال تک اُن کے پیٹ میں ہی آپ رہے۔ پھر دیوتاؤں اور منیوں کے پرارتھنا کرنے پر آپ

گربھ سے نکلے، اور اسی لمحہ بن کو چل دئے، اور بن میں ہی جاکر بسیرا کیا، مہرشی ویاس جیسے پتا کے پُتر پُتر پکارنے پر خود تو جواب نہ دیا، مگر درختوں سے تُشکو۔ اہم، تُشکو۔ اہم، میں تُشک ہوں، میں تُشک ہوں، ایسا کہلوا دیا

تب ویاس جی نے ایک انوراگ اور پریم کا جال پھینکا، ارتھات بھگوت استتی کے شلوک مہرشی اگستیہ جی کے شِشیوں کو حفظ کرا کر ان کو کہا، کہ آپ ان شلوکوں کو بن میں جاکر مدھر بانی سے گائیں، یہ شلوک شریمد بھاگوت کے دسم سکندھ کا تھا، اُن اگستیہ جی کے شِشیوں نے ایسا ہی کیا، وہ بن میں ہر طرف اس شلوک کو گاتے ہوئے گھومنے لگے، ایک دن ایک لڑکے کے مُکھ سے اس شلوک کو گاتے سُن کر شری شکدیو جی کی بدھی ہری گئی، اور وہ بھگوت پریم میں ایسے بھر گئے، کہ اس لڑکے سے پتہ پوچھ کر شری ویاس جی کے پاس آ گئے، یہ آپ نے ایک نئی ریتی گرہن کی، مطلب یہ کہ پہلے تو آپ ویاس جی کے پُتر پُتر پکارنے پر بھی جواب نہیں دیتے تھے، مگر جب بھگوت استتی کا وہ شلوک سُنا، تو بن بُلائے ہی پتا کے پاس آ گئے، اور پوچھا کہ پتا جی! یہ شلوک کس بھگتی شاستر کا ہے، مہرشی ویاس جی نے کہا۔ بیٹا! میں نے شریمد بھاگوت نامی ایک گرنتھ بنایا ہے، اسی کے دسویں سکندھ کا یہ ایک شلوک ہے، یہ سن کر شکدیو جی گدگد ہو گئے، اور کہنے لگے، پتا جی! آپ وہ اتم گرنتھ مجھے پڑھا دیجئے، پتا کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی، اس طرح شری شکدیو جی شری ویاس جی سے شریمد بھاگوت پڑھنے لگے، جوں جوں پڑھتے، ان کا من بھگوان کے نام روپ اور گُن میں لین ہو کر پریم آنند کو پراپت ہوتا گیا، آخر آپ نے ساری شریمد بھاگوت مہرشی ویاس سے پڑھ لی، اور پریم آنند پراپت کر کے جھومتے ہوئے گھومنے لگے، اب بھگوان کے نام روپ گُن اور پربھاؤ کا آنند اُن کے شریر میں بھاری ہو گیا، ارتھات شریر میں نہ سما کر باہر پھوٹ کر نکلنے لگا اور دوسرے سنساری جیووں کو آنندت کرنے لگا۔

جب رشی پُتر کے سراپ سے راجہ پریکشت جی راجیہ تیاگ کر شری گنگا جی کے کنارے رشیوں منیوں سمیت آ بیٹھے تھے اور سب بڑے بڑے منیوں اور بھگت راجوں سے اپنی گتی (مکتی) کا اُپائے پوچھ رہے تھے، اُس وقت سب رشی مُنی اس چکر میں پڑے تھے، کہ راجہ کو کونسا اپدیش کریں، کونسا ایسا گرنتھ سُنائیں کہ جس سے راجہ کی سات دن میں ہی گتی ہو جاوے، مگر کوئی اُپائے اُن کو سوجھ نہیں رہا تھا، اور وہ دل میں بہت پریشان ہو رہے تھے، کہ اسی لمحہ مہاراج پریکشت اور ان سب رشی منیوں کی خوش قسمتی سے شکدیو جی آ پہنچے، بھگوت بھگتی کے پریم میں آپ کا چت شرابور ہو رہا تھا، اور بھگتی کا آنند آپ کے شریر سے منعکس ہو کر سب حاضرین پر اپنی موہنی کر نیں ڈال رہا تھا، شری شکدیو جی آتے ہی راجہ پریکشت سے بولے، مہاراج! تم بھگوت لیش سنو، یہ کہ کر آپ نے شریمد بھاگوت کی کتھا کیا سنائی، گویا پریم کی جھڑی لگا دی، شریمد بھاگوت کی کتھا شری شکدیو جی نے مہاراج پریکشت کو ایسی سنائی، کہ جس کو سن کر شری پریکشت جی نے سات دن میں ہی مکتی پا لی۔ دھنیہ ہیں شری شکدیو جی اور دھنیہ ہیں مہاراج پریکشت جی، شروتا اور وکتا دونو ہی لاثانی ہیں، نہ تو پریکشت جیسا شروتا ہی سنسار میں دوسرا ہے، اور شکدیو جیسا وکتا ہی ملنا ممکن ہے،

شری ویاس جی اور دیوتاؤں کے گورو شری برہسپتی جی کی آگیا سے شری شکدیو جی نے وگیان سندھو بدیہہ راج مہاراج جنک سے بھی جاکر اُپدیش لیا تھا، اس وقت مہاراج جنک نے آپ کے ویراگیہ کی پریکشا لی تھی، اپنے متعلق تو بدیہہ راج جی نے کہا تھا، کہ اگر میرا سب دھن اور متھلا نگری جل جائے، تو بھی میرا کچھ نہیں گیا، ارتھات میرے آتم آنند میں ذرا فرق نہیں آتا، شری شکدیو جی بھی پریکشا میں کامیاب ہوئے، اس لئے ان کو جنک جی نے تتو گیان کا اپدیش کیا تھا، اور یہ اس کو گرہن کر کے کرتارتھ ہوئے،

کسی وقت کسی تیرتھ پر دیوتاؤں کی استریاں ننگی سنان کر رہی تھیں، پرم ہنس شری شکدیو جی اچانک اُدھر ہی سے نکلے، اُن دیویوں نے آپ سے کچھ پردہ نہ کیا، مگر جب ویاس جی پہنچے، تو اُن کو دیکھتے ہی شرما کر وہ کپڑے پہننے لگیں، جب ویاس جی نے پوچھا، کہ تم نے میرے نوجوان بیٹے سے تو پردہ نہیں کیا، اور مجھ بوڑھے سے پردہ کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ تب اُن بڑ بھاگنی دیویوں نے جواب دیا، کہ مہاراج! آپ سے اور دیگر سنساری جیووں سے پردہ کرنا لازمی ہی ہے، کیونکہ آپ اور سنساری جیو استری پرش کی تمیز جانتے ہیں، شری شکدیو جی سے ہم نے اس لئے پردہ نہیں کیا، کیونکہ اُن کو تو استری پرش کی تمیز ہی نہیں ہے، وہ تو سب جگت کو برہم مئی ہی دیکھتے ہیں۔ ان کو اتنی بھی سُدھ نہیں کہ ہم پر شرم آتی ہے یا نہیں، ہم ننگی ہیں یا کپڑے پہنے ہیں، وہ تو بھگوت روپ میں سرشار صرف اسی میں مگن ہیں، اس سے بھی ثابت ہوتا ہے، کہ شری شکدیو جی پرم ہنس ساکشات برہم سوروپ ہی تھے، آپ کی سدا ہی جے ہو

کبت ۹۹ ۔ ۱۷ سمرن بھگت پرہلاد جی ۔ کبت ۹۹

سمرن سانچو کیو۔ لیو دیکھ سب ہی میں۔ ایک بھگوان کیسے کاٹے تروار ہے
کا ہیو کھڑگ۔ جل پاوک بو سکت شکتی جا کی۔ تاہی کو نہارے چھُون اور سو اُپار ہے
پوچھے تے بتایو کھمب۔ تاتھہ ہی دکھایو روپ۔ پرگٹ انوپ بھگت بانی ہی سُوں پیار ہے
دُشٹ دو ریو ماری۔ گرے آنتیں لیٹ ڈاری۔ تو او کرودھ کو نہ پار۔ کہا کیو یوں وچار ہے

ترجمہ۔ شری پرہلاد جی کی کتھا بارہ بھگت راجوں میں ۵ پر لکھی گئی ہے۔ یہاں سمرن بھگتی کے سمبندھ میں آپ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ نے شری رام نام کا ایسا سچا سمرن کیا۔ کہ سب سنسار کی دستوؤں میں برہم کو دیکھ لیا۔ ارتھات آپ کو سے

آگے ہو رام ہیں۔ پیچھے ہو رام ہیں۔ دیاپک رام ہیں جہیں بن گرامے
سُندر رام دسوں دِش پورن۔ سورگ ہو رام پتال ہو رامے

اپنے آگے پیچھے بن اور بستی میں سب رام ہی رام دیاپک نظر آتا تھا۔ سورگ میں بھی رام اور پاتال میں بھی رام غرضیکہ دسوں اطراف میں رام ہی رام پورن دکھائی دیتا تھا۔" بھگت پرہلاد کا یہ بھجن اور سمرن دیکھ کر اس کے ناستک پتا نے اُن کو مارنے کی انیک کوشش کیں۔ مگر سب میں بھگوان کا درشن کرنے والے کو بھلا تلوار کیسے کاٹ سکتی ہے۔ اُس نے پرہلاد جی کو آگ میں جلایا پانی میں ڈبایا نیز تلوار کا وار بھی کرایا۔ مگر ان کو تلوار کیسے کاٹ سکتی تھی؟ کیونکہ تلوار میں کاٹنے کی طاقت۔ آگ میں جلانے کی اور جل میں ڈبونے کی طاقت جس پرماتما شری رام کی ہے۔ انہیں کو آپ اپنے چاروں طرف اور اگنی جل اور تلوار وغیرہ میں بہت ہی پرتیتی پورک دیکھ رہے تھے آخر ہرنیہ کشپ نے پوچھا۔ پتا! تیرا رام کہاں ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ پربھو سرو تر ہے۔ سب جگہ ہے۔

(دوہا)	توہیں موہیں کھڑگ ہیں۔ کھمب ہو ہیں ہے رام موہے دِکھے تو ہے نہیں۔ بنا جپے ہری نام	(دوہا)

ہے پتا! تجھ میں مجھ میں تلوار میں اور اس کھمبے میں سب جگہ میرے رام جی موجود ہیں۔ مجھ کو وہ دکھائی دے رہے ہیں مگر آپ کو دکھائی نہیں دیتے ہیں کیوں دکھائی نہیں دیتے۔ اس کی وجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بنا ہری کے نام کا جپ کئے وہ درشن نہیں دیتے۔
یہ سن کر اُس ناستک ہرنیہ کشپ نے پھر پوچھا۔ کیا اس کھمبے میں تیرے رام موجود ہیں؟
پرہلاد جی نے کہا۔ بلا شبہ ہیں۔" اس پر اس نے بہت ہی غضبناک ہو کر کھمبے میں مُکا مارا۔ تب اپنے بھگت کی بات کو سچ کرنے والے پربھو اس کے مُکا مارتے ہی کھمب میں سے زوردار قہقہہ اور گرج کے ساتھ اد بھت روپ (آدھا آدمی اور آدھا شیر) دھارن کر کے پرگٹ ہوئے۔ اُس دُشٹ کو مار ڈالا۔ پھر نرسنگھ بھگوان نے اسکی آنتیں نکال اپنے گلے میں ڈال لیں۔ مگر اتنے پر بھی آپ کا وہ اپار کرودھ شانت نہ ہوا۔ نہ جانے من میں کیا وچار آگیا۔ کہ پربھو سارے جگت کو ہی بھسم کر دینا چاہتے تھے۔

کبت ۱۰۰

ڈرے بشو اج آدی۔ دیکھیو نہیں کرودھ ایسو آوت نہ ڈھگ کو او۔ لچھمی ہو تراس ہے
تب تو پٹھایو پرہلاد اہلاد نہا۔ اہو بھگتی بھاو پگیو۔ آیو پربھو پاس ہے

گود میں اُٹھائی لیو۔ شیش پر ہاتھ دیو۔ ہیو ہلسائی کہی بانی وہ نے راس ہے
آئی جگ دیا لگ پیو شری نرسنگھ جُو کو۔ اریو پُوں چھٹا یو۔ کریو مایا گیان ناس ہے

ترجمہ۔ شری نرسنگھ بھگوان کا وہ کرودھ دیکھ کر اوروں کی تو بات ہی کیا ہے۔ شری برھما اور شو جی وغیرہ بھی ڈر گئے۔ کیونکہ انہوں نے پربھو کا ایسا کرودھ کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ کوئی ان کے پاس نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ شری لکشمی جی بھی ڈر سے پربھو کے پاس نہیں آسکیں۔ تب برھما وغیرہ نے پرہلاد جی سے کہا۔ بیٹا: تم پربھو کے پاس جا کر اُن کے کرودھ کو شانت کراؤ۔" یہ سُن کر حیرت انگیز بھگتی کے کرنے والے مہان آہلاد (آنند یا پرسنتا) میں بھرے شری پرہلاد جی شری پربھو کے پاس بے کھٹکے چلے گئے۔

بھگت وتسل بھگوان نے خوش ہو کر دونو ہاتھوں سے اُٹھا کر پرہلاد جی کو گود میں بٹھا لیا۔ اور مستک چوم کر سر پر اپنا اکھنڈ ابھے دینے والا ہاتھ پھیرا۔ اس کے بعد شری پرہلاد جی کا ہردے ناقابل بیان آنند کو پراپت ہوا۔ اور تمام آنند سے بھر گیا۔ اور پریم بھری بانی سے آپ بھگوان کی استتی پرارتھنا کرنے لگے۔ پربھو نے آگیا دی۔ بیٹا! کچھ ور مانگ۔

آپ بولے۔ پربھو! میں ور دان نہیں چاہتا ہوں۔

مگر پھر آگیا پا کر آپ کو جگت کے جیووں پر دیا آگئی۔ اس سے چرنوں میں لگ کر یہ اِجرا بھگوان سے یہی ور مانگا کہ ناتھ! اِس آپ کی مایا نے سب جیووں کا گیان ہر لیا ہے۔ اس سے اپنی مایا سے جیووں کو چھڑا دیجئے۔ جس میں آپ کا بھجن کر کے دکھوں سے چھوٹ جاویں

غور تا بھگتا شری پرہلاد جی سے ہی شروع ہوئی ہے۔ اس بارے میں تلسی داس جی کہتے ہیں

سوئیا

کاڑھی کرپان کرپا نہ کہوں پتو۔ کال کرال ولوک نہ بھاگے
رام کہاں؟ سب ٹھاؤں ہے کھمب میں؟ ہاں سُن ہانک نر کیہری جاگے
(نرسنگھ جی جاگے)
ویری بدار بھئے وکرال۔ کہے پرہلاد ہی کے انُوراگے
(علاوہ حسن ہو گئے)
پریت پرتیت بڑھی تلسی۔ تب تے سب پاہن پوجن لاگے

۱۱۹۔ مہابیر ہنومان جی کی کتھا

(اوم نمو بھگوتے ہنومتے شری رام دُوتائے)

شری مہابیر بلیم بھگتوں میں بھی شری ہنومان جی کی کتھا لکھی جا چکی ہے۔ یہاں نودھا بھگتی کے وشے میں آپ کا کیش نا بھا جی نے کیا ہے۔ آپ داسیہ بھگتی کے سرتاج ہیں۔ اور سمرن بھگتی میں بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔

سمر پُون سُت پاؤں ناموُ۔ اپنے بس کر رکھے راموُ

اور آپ کی شرون نشٹھا بھگتی "تو اس بات سے ہی پرگٹ ہے۔ کہ جب شری رام چندر جی مہاراج پرم دھام کو جانے لگے تب آپ کو آگیا دی۔ کہ تات ہنومان جی! تم یہیں ایودھیا جی میں ہی رہو۔ اس پر آپ نے کہا۔ پربھو! آپ کی آگیا بسر و چشم منظور۔ مگر یہ وردان دیجئے۔ کہ کبھی کسی وقت میں بھی مجھے شری رامائن کے سنانے والوں کا ابھاو نہ ہو۔ ارتھات مجھے ہر وقت رامائن سننے کو ملے (پربھو نے کہا) ایسا ہی ہوگا۔ ہمیشہ میری کتھا تمہارے کانوں میں پڑتی رہے گی۔ نر۔ ناگ۔ گندھرو اور دیوتا سب کے سب میری کتھا سنتے گایا کریں گے۔ نیز خوش اپسرائیں میرے چرتر تمہیں سناتی رہینگی۔" اس طرح پون پتر شری

ہنومان جی کس بھگتی وس کے آدھین نہیں ہیں؟ اوقات سب رسوں کے آدھین ہیں۔ رام بھگتوں پر آپ کی سدا ہی کرپا رہتی ہے

چوپائی

درگم کاج جگت میں جیتے ✤ سگم انوگرہ تمہرے تیتے
کون سو کاج کٹھن جگ ماہیں ✤ جو نہیں تات ہوئے تم پاہیں
سیا دلارے رام پیارے ✤ سنت بھگت کے سدا رکھوارے
نہیں کو ہنومت سم بڑبھاگی ✤ سیتا رام چرن انوراگی
منگل مورتی ماروت نندن ✤ سکل امنگل مول نکندن

سورٹھا: سیوے شری ہنومان، بھگتی مکتی ہر جگ میں پرد ✤ جن رکھشک بھگوان، بیر دھیر گرو ناستن

ترجمہ۔ سنسار میں جتنے بھی مشکل کام ہیں، وہ سب سے کپیشور ہنومان جی! آپ کی کرپا سے آسان ہو جاتے ہیں۔ ہے تات! سنسار میں وہ کونسا مشکل کام ہے، جو آپ سے نہیں ہو سکتا۔ آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ آپ شری سیتا جی کے لاڈلے اشکتی اسے لاڈلے اور شری رام جی کے پرم پیارے ہیں اور کبھی نا تھ آپ ہی تو سنتوں اور بھگتوں کے رکھشک ہیں۔ شری ہنومان جی سے بڑھ کر سنسار میں کوئی بھی اور شری سیتا رام جی کے چرنوں کا پریمی نہیں ہے۔ ماروتی نندن تمام منگلوں کی مورتی ہیں اور سب امنگلوں کو جڑ سے نشٹ کرنے والے ہیں۔ (سورٹھا) شری ہنومان جی کا سیون (بھگتی پوجا سیوا آدی) کرنا چاہیئے کیونکہ آپ بھگتی یعنی سنسار کے سکھ بھوگ، مکتی (نروان) اور ہری بھگتی کے بخشندہ ہیں، بھگوت بھگتوں کے رکشک، بیر دھیر اور کرپا کے ساگر ہی ہیں۔
(انگد۔ ماروتی نندن۔ بجرنگ بلی شری ہنومان جی کی جے)

۱۱۹ و ۱۲۰۔ شری ارجن جی و پرتھو جی کی کتھا

ہری بلبھوں میں شری ارجن جی کی کتھا آ چکی ہے۔ اور یہاں اس چھپے میں نودھا بھگتی کے سلسلہ میں (اسکو بار سیر) نابھ جی نے آپ کا نام گنایا ہے۔ بھگوان نے ارجن کو گیتا جی میں بار بار اپنا سکھا، پیارا تات وغیرہ پریمی کے شبدوں سے پکارا ہے۔ بھگوان آپ کے رتھ بان اور سدا ہی آپ کے سہایک اور رکھشک رہتے۔ آپ کے سب کارناموں کو جاننے کے لئے مہابھارت پڑھئے۔ مہاراج پرتھو جی کا ذکر بھی بھگوت اوتاروں اور چوبیس ہری اوتاروں میں "ایسے ہری بلبھوں میں بھی ہو چکا ہے۔ کسی کسی مہاتما نے آپ کو شروَن نشٹھا میں لکھا ہے، کیونکہ آپ بھگوت کتھا سننے کے بڑے ہی پریمی تھے۔ یہاں آپ کو شری نابھا جی نے نودھا بھگتی کی پوجن نشٹھا میں بیان کیا ہے۔ آپ کے حالات مہابھارت اور شریمد بھاگوت میں پڑھنے چاہئیں۔

۱۲۱۔ بندن بھگت اکرور جی

کبت ۱۰۱

چلے اکرور مدھو پوری تے بسور نین چلی چل دھارا کب دیکھوں چھبی پور کو ✤
سگن مناوے ایک دیکھو ہی بھاوے، دیہہ سدھ بسراوے، لوٹے لکھ پگ دھور کو

بندن پروین۔ چاہ بنیت نوین بھئی۔ دی شکدیو کہی۔ جیون کی مُورت کو
لے رام کرشن۔ چلے پائی کے منورتھ کو۔ ہئے درگ روپ کیو ہیو چوُر چوُر کو

ترجمہ۔ ٹھا ٹسود بسُوزنا۔ رُوپ کا چنتن کرنا۔ ٹھا چلے۔ آگے بڑھے۔ پیکھے۔ دیکھا۔ ہل گئے۔ رہتا ہے۔ پریم پڑ پور باہم ملے
شری اکرورجی کنس کے بھیجے ہوئے متھراجی سے شری برج کی طرف بھگوان کے سوروپ کا چنتن کرتے ہوئے چلے آپ راہ
میں اس طرح وچار کرتے جا رہے تھے کہ بھگوان کے جو چرن کمل شری مہادیو جی کے ہردے میں بستے ہیں۔ اور شری لکشمی جی جن کو
اپنے ہردے سے کبھی جدا نہیں کرتیں۔ انہیں بھگوان کے تین تاپوں کے ہرنے والے چرن کملوں کے میں درشن کروں گا۔ آہا
یہ کتنے بڑے بھاگ کی بات ہے۔ برج کی گوپیاں جن چرنوں کو سدا اپنے ہردے میں بسائے رکھتی ہیں۔ بھگوان کے ان چرن کملوں
کو جا کر میں ان مادی آنکھوں سے دیکھ کر نہال ہو جاؤں گا۔"
اس طرح شری کرشن اور بلرام کے سُندر رُوپ کا چنتن کرتے ہوئے آنکھوں سے پریم جل برساتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔
دونو بھائیوں کے درشنوں کی چاہ بے حد بڑھی ہوئی تھی۔ اس وقت ان کو صرف بھگوان کا درشن ہی سہانا اور اچھا لگتا۔ تھا اس
لئے اپنے شریر کی سُدھ بُدھ بھولے ہوئے آپ شری کرشن کے دھیان میں مگن چلے جاتے تھے۔ جب برج کے نزدیک پہنچے۔ تو
راستے میں بھگوان کے کمل۔ جَو۔ دھوجا اور انکس کی ریکھاؤں سے مزین چرن کملوں کے چنہوں کو دیکھ کر ان کو دنڈوت پرنام
کر کے آپ انہیں چرن چنہوں میں لوٹنے لگے۔ ایسی نرالی پریت اور چاہ بڑھی۔ کہ آپ بندن بھگتی میں سب بھگتوں کے سرتاج
ہو گئے۔ اور شری شکدیو جی نے ان کی جیون کی چرتر اس بندن بھگتی کا شریمد بھاگوت میں اچھی طرح بیان کیا ہے۔
آخر آپ شری برندابن میں آ پہنچے۔ اور شری بلرام جی و شری کرشن جی کے درشن کر کے نہال ہو گئے۔ آگے بڑھ کر لپک کر
ملے۔ اور بھگوان کے چھبی ساگر میں ان کے نیتر گرش سے گئے۔ اور ہردہ پریم سے چوُر چوُر (گدگد) ہو گیا۔ دھنیہ ہیں شری اکرور جی
کہ جنہوں نے جی بھر کر بھگوان کے درشن کئے۔ آپ کی چرچا ہر جا مشہور عالم ہو چکی ہے۔ اور بندن بھگتی کے پرسنگ میں ان کا نام آیا ہے

۱۲۴۔ آٹھم نو یدن بھگت بلی جی

کبت ۱۰۲

دیو سربس کر۔ اتی انوراگ بلی۔ پاگ کیو ہیو پرہلاد سُدھ آئی ہے
گُرو بھرماوے نیتی کہی سمجھاوے۔ بول اُر میں نہ آوے کیتی بھیت اُپجائی ہے
کہیو جو ٹی کیو۔ ساچو بھاو پن لیو۔ اہو۔ دیو دُر ہری ہُونے۔ متی نہ پلاٹی ہے
رہے بچے پر بھو رہے دوار۔ بھئے بس ہری مانی۔ شری شُک بکھانی پریت ریت سو تُمی گائی ہے

ترجمہ۔ شری بلی جی نے بہت ہی انوراگ پوروک اشردھا بھگتی سے شری وامن بھگوان کو اپنا سربسو دے دیا۔ اگرچہ آپ کے
گورو شری شکراچاریہ نے ان کو بہت بھرمایا۔ اور نیتی اسیاست کی بات بھی سمجھائی۔ کہ یہ دیوتاؤں کے حمایتی بھگوان وشنو ہیں۔ آپ کا
راجیہ چھین کر یہ دیوتاؤں کو دے دیں گے۔ اس لئے ان کے پھندے میں مت پھنسو۔ مگر آپ نے اپنے گورو کی ایک بھی نہ مانی۔
کیونکہ اس وقت ان کو اپنے دادا شری پرہلاد جی کی بھگوت بھگتی کی یاد آ گئی۔ اور اس سے شری بلی جی کا دل پربھو پریم سے بھر گیا تھا
پھر شکر جی نے بہت طرح سے اور بھی راج نیتی سمجھائی۔ اور بہت سے بھئے بھی دکھائے۔ مگر شکراچاریہ کا اُپدیش آپ کے من

میں نہ جما۔ اسلئے جو کچھ پربھو سے پرتگیا کی تھی۔ وہی بات کی۔ سچّے بھاوسے اپنے پن ایمان پر قائم رہے۔ تو سے نہیں شری ہری نے بھی آپ کو بہت ڈرایا۔ دو قدموں میں ہی راجیہ اور ساری پرتھوی ناپ لی۔ تب تیسرے قدم کیلئے آپ نے اپنا شریر پیش کر دیا۔ مگر آپنے اپنی بُدھی کو ڈولنے نہیں دیا۔ اور اپنا تن من دھن سب پربھو کے ارپن کر دیا۔ بقول

سوئیا

کَے یہ دیہہ سدا سُکھ سمپتی کے یہ دیہہ وپتی پرو جو

کَے یہ دیہہ نروگ رہو نت۔ کَے یہ دیہہ ہی روگ چرو جو

کَے یہ دیہہ ہتاشن پیٹھ ہو۔ کَے یہ دیہہ ہمالے گرو جو

تُلسی رام ہیں سونپ دیو جب۔ تب یہ دیہہ جیو کہ مرو جو

ترجمہ۔ خواہ یہ دیہہ سدا ہی سُکھ سمپتی بھوگے اور خواہ یہ دُکھوں میں پڑی رہے۔ خواہ یہ تندرست رہے اور خواہ اس دیہہ کو روگ چرجاوے۔ کھالے۔ خواہ یہ جسم آگ میں پڑے اور خواہ یہ ہمالیہ کی برف میں گلے۔ جب یہ رام جی کو سونپ دیا گیا۔ تب خواہ یہ جئے۔ خواہ مرجاوے۔ اسکی ہم کو کیا چنتا؟ اس کی چنتا تو رام جی کو ہی ہونی چاہیئے،،

اس طرح سب تن من اور دھن ارپن کر کے مہاراج بلی تمام چنتاؤں سے چھوٹ گئے۔ اور ساری ذمہ داری پربھو پر ڈال دی۔ پربھو ان کی آتم نویدن بھگتی پر بہت ہی ریجھ گئے۔ بے حد پرسن ہوئے اور اُن کے دوارپال بن کر سدا دروازے پر پہرہ دینے لگے۔ ارتھات بلی جی کی جان مال کے رکھشک پربھو آپ ہو گئے۔ اور "بھگت کے بس میں ہیں بھگوان" کی بات سچ کر دکھائی۔ بھگت کو چھلنے کے اپرادھ میں بھگت کی ہمیشہ کیلئے چوکیداری سویکار کی۔ ان سب باتوں کو شری شُکدیو جی نے شریمد بھاگوت میں اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ وہی شری بلی جی کی پریت کی ریت ہم نے بھی گائی ہے۔ شری بلی جی کی کتھا پہلے بارہ مکھیہ بھگتوں میں آ چکی ہے۔ یہاں نودھا بھگتی میں آتم سمرپن کے سمبندھ میں آپ کا ذکر گایا گیا ہے۔ بولو۔ مہاراج بلی کی جے۔

چھپّے چھند ۱۵۔ پرساد کے پریمی بھگت جن

ہری پرساد رس سواد کے بھگت اِتے پرمان

شنکر شُک سنک آدِک۔ کپل نارد ہنومانا | وِشوک سین پرہلاد۔ بلی بھیشم جگ جانا *

ارجن۔ دھرو۔ امبریش۔ وِبھیشن مہما بھاری | اِکرور اُگی اکرور۔ سدا اُدھو ادھیکاری *

بھگونت بھگت اُوچھشٹ کی کیرت کہن سُجان۔ ہری پرساد رس سواد کے بھگت اِتے پرمان

ترجمہ۔ شری ہری کے پرساد کے امرت رس کا سواد لینے والے اور شری بھگوان کے بھوجن کئے ہوئے شیش امرت اَنّ کی کیرتی کی مہما کہنے والے پرم سُجان اتنے بھگت پرمان (مستند) ہیں۔ (۱) شری شنکر جی (۲) شری شُکدیو جی (۳) شری سنک آدی چاروں بھائی۔ (۴) شری کپل جی (۵) شری نارد جی (۶) شری ہنومان جی (۷) شری وِشوک سین جی (۸) شری پرہلاد جی (۹) شری راجہ بلی جی (۱۰) بھگت پربندھ شری بھیشم جی (۱۱) شری ارجن جی (۱۲) شری دھرو جی (۱۳) شری امبریش جی۔ (۱۴) شری وِبھیشن جی جن کی بھاری مہما ہے۔ (۱۵) پریمی اکرور جی (۱۶) سدا پریم کے ادھکاری شری اُدھو جی۔ یہ سب بھگت بھگوان کے پریمی ہیں۔ پرساد پریمی۔ پدم پُران میں لکھا ہے۔ کہ بھگوان کا اُچھشٹ (شیش امرت) ان سب بھگتوں کو اوشیہ ارپن کرنا چاہیئے۔ بولو پرساد پریمی سب بھگتوں کی جے۔

چھپّے چھند ۱۶ – دھیان پریمی بھگت

دھیان چِتر بھج چِت دھریو۔ تنہیں شرن ہوں انوسروں
اگستیہ۔ پُلستیہ۔ پُلہہ۔ چیون۔ وششٹ سوبھری رشی
کردم۔ اتری۔ رچیک۔ گرگ۔ گوتم شو ویاس ششی
وِشش بھرگو۔ دالبھیہ۔ انگرہ۔ شرنگی پرکاشی
مانڈویہ۔ وِشوامتر۔ دُرباسا سہس اٹھاسی
جابالی۔ جمدگنی۔ مایا درش کشیپ پربت پراشر پد لے رج دھرو
دھیان چترنج چِت دھریو۔ تن نمیں شرن ہوں انوسروں

ترجمہ۔ بھگوان کے چتر بھج روپ کا دھیان جن بھگت رشیوں نے اپنے چت میں دھارن کیا ہے۔ اور ان جن رشیوں نے بھگوان کا دھیان کرکے سدھی پائی۔ میں اُن بھگتوں کی شرن لیتا ہوں اور اُن کے چرنوں کی دُھول اپنے سر پر دھرتا ہوں۔ وہ یہ ہیں
(۱) مہرشی اگستیہ جی۔ (۲) شری پُلستیہ جی (۳) شری پلہہ جی۔ (۴) رشی چیون جی (۵) شری وششٹ جی (۶) مہرشی سوبھری جی (۷) مہرشی کردم جی (۸) مہرشی اتری جی (۹) شری رچیک جی (۱۰) شری گرگ جی (۱۱) شری گوتم جی۔ (۱۲) ویاس جی کے ششیہ (شری سنجے جی) (۱۳) مہرشی وشش جی (۱۴) شری بھرگو جی (۱۵) شری دالبھیہ جی (۱۶) شری انگرو جی (۱۷) شری رشی شرنگ جی (۱۸) شری مانڈویہ جی (۱۹) شری وشوامتر جی (۲۰) شری دُرباسا جی (۲۱) شری جابالی جی (۲۲) شری جمدگنی جی (۲۳) شری مایا درش (مارکنڈے جی) (۲۴) شری کشیپ جی (۲۵) شری پربت جی (۲۶) شری پراشر جی (۲۷) اٹھاسی ہزار رشی
ان سب رشیوں کے منوہر حالات اور ان کی سادھنا کے لئے مہابھارت گرنتھ پڑھنا چاہیئے۔ مختصراً یہاں بھی بتلاتے ہیں

۱۲۴ – مہرشی اگستیہ جی کی کتھا

مہرشی اگستیہ جی بے حد پرتاپی اور بھگوان کے بہت ہی کرپا پاتر ہیں۔ آپ کا دوسرا نام گھٹ یونی یا کُمبھج بھی ہے۔ کیونکہ آپ گھڑے سے پیدا ہوئے تھے۔ آپ شری رام بھگتی کے بڑے بھاری پکشپاتی اور آچاریہ ہیں۔ مہابھارت میں آپ کا چرتر مزید پڑھنا چاہیئے۔ ایک دفعہ سارا سمندر ہی پی گئے تھے۔ اس سامرتھ کے باعث بھوجن ہضم کرنے کے لئے بھوجن کے انت میں آپ کا نام لیا جاتا ہے۔ اوقات آپ کا نام محض لینے سے مہا اجیرن بھی کوسوں بھاگتا ہے۔ آپ کی استری لوپامدرا بھی بہت سمرتھ اور شری جانکی ماتا کی کرپا پاتر ہیں۔ مہادیو اور پاربتی جی کے بیاہ پر جب دیوتاؤں اور رشی منیوں کی بہت بھیڑ ہو گئی تب اُن کے بوجھ سے پرتھوی شمال کی طرف سے کچھ نیچی ہو گئی۔ تب سب کی پرارتھنا سے آپ دکن کی طرف چلے گئے۔ تب آپ کے پربھاو سے پرتھوی دکن کی طرف نیچی ہو گئی۔ پھر دیوتاؤں کی پرارتھنا پر شری اگستیہ بھگوان نے ہی سندر اچل کو آگیا دی کہ اچل کھڑا رہ۔ تب سے آج تک ویسا ہی وہ پہاڑ ہے۔ جب کہ آپ کو ڈنڈوت پرنام کرتے وقت گرا تھا۔ اگستیہ جی کی مہما جتنی ہنومان جی بھگتی جو اور بھاگی جانتے ہیں۔ اتنی کوئی نہیں جانتا۔ آپ کے سراپ ہی دیوراج نہش سانپ بن گئے تھے۔ یہ وہ اگستیہ جی کی جے

۱۲۵۔ شری پُلستیہ جی و ۱۲۶۔ شری پُلہہ جی

شری پُلستیہ جی برہما جی کے بیٹے ہیں۔ گرہست آشرم میں لت اور سنتان پیدا کر ان کو ودیا پڑھا کر یوگیہ بنایا۔ اور اس کے بعد گرہست آشرم تیاگ کر بھگتی کر کے موکھش پراپت کی اور تھات اپنا پرلوک بھی سدھار لیا۔ شری پُلہہ جی پُلستیہ جی کے بھائی ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کی پیروی کی۔ دھنیہ یہ دونو رشی کہ جنہوں نے لوک و پرلوک دونو کو سدھار لیا

۱۲۷۔ چیون رشی کی کتھا

شری چیون جی بن میں بھگوان کا دھیان کرتے کرتے سمادھی میں ایسے لین ہوئے کہ ان کے جسم بھر میں دیمکوں نے مٹی کا ڈھیر دلمیک بنا لیا۔ اس بن میں راجہ شریاتی سیر کو گئے۔ اُن کی کنیا اور کچھ فوج بھی ساتھ تھی۔ اُس کنیا نے اُسی بلمیک میں دو چمکتی ہوئی وستوئیں دیکھ کر اس میں بال سوبھاؤ سے لکڑی چبھو دی۔ اُس سے خون نکل آیا۔ یہ دیکھ کر لڑکی بہت ڈری اور دوڑ کر اپنی چھاؤنی میں آ گئی۔ مُنی کو کشٹ ہونے کے باعث راجہ اور اُس کے سب ساتھیوں کا اپان ناڑی رک گیا۔ اس طرح سے سب کو بہت کشٹ ہونے پر راجہ نے بدھی سے انومان کر لیا۔ کہ اس بن میں بہت سے رشی مُنی تپ کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی تپسوی کو ضرور کوئی کشٹ ہوا ہے۔ تب راجہ نے اس کی جانچ کے لئے اپنے سب ساتھیوں سے دریافت کیا۔ تب راج کماری نے ونے کی کہ پتاجی! مجھ بالکا کی بے سمجھی سے ایک تپسوی کی آنکھوں میں لکڑی چبھ گئی ہے۔ مجھے اس کا بڑا ہی افسوس اور ڈر ہے۔

تب راجہ راجکماری کو ساتھ لے کر بن میں گئے اور چیون رشی کی استتی کر کے پرارتھنا کی۔ کہ کرپا کر کے اس بالکا کا اپرادھ کشما کر کے ہم پر پرسن ہو جیئے۔ مُنی یہ سن کر پرسن ہو گئے اور بھگوت کرپا سے سب کا کشٹ جاتا رہا۔

راجہ نے اپنی وہ کنیا چیون رشی کو ہی دان کر دی۔ اور اپنی راجدھانی ایودھیا میں لوٹ آئے۔ شری اشونی کماروں کی کرپا سے چیون پراش نامی رسائن کا استعمال کرا کے تپی پر دیش کر کے نوجوان ہو گئے۔ اور اس کنیا سے بیاہ کر کے گرہستی بنے۔ اگرچہ وہ شریر سنساری سکھ بھوگتے تھے۔ مگر دل سے آپ پرم ویراگی تھے۔ اور تھات سکھ دکھ میں سمان تھے۔ اس لئے پتی اور پتنی دونو ہی بھگوت بھجن کر کے آخر کار بھگوت دھام کو پراپت ہو گئے۔

۱۲۸۔ شری گورو وششٹ جی

"بڑے وششٹ سم کو جگ ماہیں؟"

مہرشی وششٹ برہما جی کے پُتر اور رگھو کل کے گورو ہیں۔ آپ سبھی شاستروں کے آچاریہ ہیں۔ آپ نے شری رام جی کو جو تتو گیان کا اُپدیش کیا تھا وہ یوگ وا‌ششٹ مہا رامائن کے نام سے موکھش کا لاثانی شاستر ہے۔ جس کا سوادھیائے کر کے اننت جیو بھوساگر سے پار ہو گئے۔ اور آگے ہونگے۔" اپدیش وغیرہ کے لئے مہرشی وششٹ کئی شریر دھارن کر کے کئی جگہوں میں رہتے ہیں۔ خاص کر دھرم راج کی سبھا میں۔ برہم لوک میں۔ شری ایودھیا جی میں اور سپت رشیوں میں نواس کرتے ہیں

آپ کی مہانتا اسی سے پرگٹ ہوتی ہے۔ کہ شری وشوامتر جی تب برہم رشی کہلائے۔ جب کہ شری وششٹ جی نے اُن کو برہم رشی کہا۔ سنسار میں جو پرم آچاریہ جگت گورو مہرشی وششٹ مہاراج کی اور اپنے گورو مہاراج کی مہما کا وچار کرے۔ بڑی بڑبھاگی ہے

شری وششٹ مُنی ناتھ یش۔ کہوں کون مکھ لائے　(دوہا)
جنہیں سویم شری رام ہی۔ لینو گورو بنائے

گیتوں کے سرتاج شری وششٹ جی کا یش کس مکھ سے کہوں کہ جنہیں خود پر برہم پرماتما رام جی نے ہی اپنا گورو بنا لیا۔

۱۲۹ ۔ سوبھری رشی کی کتھا

شری سوبھری جی کی کچھ کتھا شری ماندھاتا جی کی کتھا میں آ چکی ہے ۔ آپ کو جل میں مچھلیوں کا ولاس دیکھ کر وشے واسنا پیدا ہوئی ۔ شری ماندھاتا جی کی کنیاؤں کو اپنے تپو بل سے نوجوان سوروپ دکھا کر پرسن کیا اور پھر راجہ سے انہیں مانگ لیا اور پھر اپنے تپ کے پربھاو سے عالیشان محلات اور بے شمار زر و جواہرات وغیرہ عیش و عشرت کا سامان مہیا کر کے اُن پچاسوں استریوں کے ساتھ وشے سکھ بھوگا ۔ بہت دنوں تک بھوگ ولاس کرنے پر اگیان کی نیند ٹوٹی ۔ موہ کا پردہ پھٹ گیا اور ہری جی کی کرپا سے منی مہاراج اپنی کرتوت پر پشچاتاپ کرنے اور سوچنے لگے کہ سچ مچ یہ استری روپی گرمی کا موسم جپ تپ اور نیم روپ تالابوں اور جوہڑوں کو سکھا دیتا ہے ۔ مطلب یہ کہ استری جپ تپ وغیرہ سادھنا کو اسی طرح نشٹ کر دیتی ہے جس طرح موسم گرما تالابوں وغیرہ کے پانی کو سکھا ڈالتا ہے ۔ تلسی داس جی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ۔

دوہا

دیپ شکھا سم یووتی تن ۔ من جن ہوسی پتنگ
بھجیے رام تج کام مد ۔ کریے سدا ست سنگ

دوہا

مطلب یہ کہ نوجوان استری کا شریر دیپک کی شکھا (لاٹ) کی مانند ہے ۔ اے من ! تو اس شکھا پر پتنگ کی طرح اپنے آپ کو مت جلا ۔ کام کے مد کو تیاگ کر رام جی کا بھجن کر اور سدا ست سنگ کر ۔ مطلب یہ کہ کام کے مد کو مٹانے کا اُپائے رام جی کا بھجن اور ست سنگ ہی ہے ۔" یہ سب باتیں سوچ کر سوبھری رشی کو وشے واسنا سے ویراگیہ پیدا ہو گیا ۔ اُن کی اُن سب استریوں کو بھی ویراگ پیدا ہو گیا ۔ تب سب کے سب جا کر بن میں الگ الگ رہ کر تپ اور بھجن کرنے لگے ۔ اور آخر سب نے پرم دھام کو پراپت کیا ۔

کردم رشی برہما جی کی چھایا سے پرگٹ ہوئے ۔ شری برہما جی نے آپ کو سرشٹی رچنے کی آگیا دی ۔ مگر ان کو اُن کے تیز ویراگ نے گرہست آشرم سویکار نہ کرنے دیا ۔ اور آپ بن میں جا کر تپ کرنے لگے ۔ پربھو کرپا کر کے درشن دیئے ۔ بھگوان کے درشن پا کر آپ شاد کام ہو گئے ۔ پربھو نے آگیا کی ۔ کہ پرسوں سوئم بھو منو تمہارے پاس آ کر اپنی کنیا دیوہوتی تجھے دیں گے ۔ تم اُسے سویکار کر لینا ۔ اس کے گربھ سے میں اوتار لوں گا ۔ اور یوگ اور گیان کا پرچار کروں گا ۔ چوپائی

تاکے میں لئے ہوں اوتارا ۔ کری ہوں یوگ گیان پرچارا

آخر شری دیوہوتی جی کا آپ نے پانی گرہن کیا اور ان کی سیوا سے پرسن ہو کر رشی جی نے وشو کرما سے ایک بِمان بنوایا ۔ اور دیوہوتی جی کی سیوا کے لئے ہزار سُندریاں بھی پرگٹ کیں ۔ سب کے ساتھ وِمان میں بیٹھ کر بھوگ ولاس کرتے ہوئے سب لوکوں میں وچرنے لگے اور شری دیوہوتی جی کو بہت سکھ دیا ۔ اس جوڑے سے کپل بھگوان نے اوتار لیا ۔ ان کے علاوہ نو لڑکیاں بھی ہوئیں ۔ جن کا بیاہ شری برہما جی کے نو بیٹوں سے ہوا ۔

شری کردم رشی نے اپنی دھرم پتنی دیوہوتی جی کو یہ وردان دیا کہ تمہارے یہ بیٹے بھگوان کپل دیو جی تمہارا بھو بندھن چھڑا دیں گے ۔" یہ وردان دے آپ بھگوت بھجن کرنے کے لئے بن میں چلے گئے ۔ اور مکتی پراپت کی ۔

۱۳۱ ۔ شری اتری جی ۱۳۲ ۔ شری انوسویا جی

شری اتری جی برہما جی کے پتر ہیں ۔ آپ نے اپنی دھرم پتنی شری انوسویا جی سمیت شری چترکوٹ میں تپ کیا ۔ شری

استری جی نے یہ خواہش کی کہ بھگوان میرے پُتر ہوں۔ بھگوان وشنو نے شو اور برہما جی سمیت درشن دیے، اور وردان دیا کہ بہت اچھا۔ شری انوسوئیا جی کے گربھ سے ہم تینوں کے ہی انش اوتار ہونگے۔ سو ویسا ہی ہوا۔ ارتھات شری وشنو بھگوان کے انش سے شری دتاتریہ جی۔ برہما جی کے انش سے چندرما جی اور شری شنکر جی کے انش سے دُرباسا جی کا اوتار ہوا۔ اب شری استری جی اور شری انوسوئیا جی کی یہ خواہش ہوئی کہ شری جنک نندنی سیتا جی اور شری لکشمن جی سمیت شری رام جی کے درشن کریں۔ سو لیلا پرشوتم جی نے آپ کی وہ خواہش بھی پوری کر دی۔ ارتھات شری رام چندر جی نے سیتا جی اور لکشمن جی سمیت آپ کے آشرم میں ہی آکر آپ کو درشن دئے۔ درشن کر کے پتی پتنی دونو کرتارتھ ہوئے۔ اس وقت شری انوسوئیا جی نے شری سیتا جی کے سامنے پتی برت دھرم کے بارے میں جو اپنے وچار پیش کئے۔ وہ شری تلسی رامائن میں سب کے پڑھنے یوگیہ ہیں

۱۳۳۔ شری گرگ جی مہاراج

شری گرگ آچاریہ جی نے بہت تپ کیا اور بہتوں کو ودیا پڑھائی۔ آپ یدو ونس کے پروہت اور شری کرشن بھگوان جی کے گورو ہیں۔ شری گرگ سنگھتا آپ کی رچی ہوئی ہے۔ جس میں شری کرشن بھگوان کے اتی منوہر چرتر لکھے ہیں

۱۳۴۔ گوتم رشی جی کی کتھا

شری سرجو جی کے کنارے پر شری گوتم جی کا آشرم ہے وہیں شری اہلیا جی کی بھی ایک مورتی استھاپت ہے کارتک پورنما کو اس جگہ میلا لگتا ہے۔ جس میں دور دور سے بہت سے سنت مہاتما بھی آکر شامل ہوتے ہیں

مہرشی گوتم جی نیائے شاستر کے آچاریہ ہیں۔ آپ کی استری شری اہلیا جی بھی کوئی معمولی استری نہیں تھیں۔ ان کا شمار پانچ کنیاؤں میں (اہلیا، دروپدی، تارا، کُنتی اور مندودری) پرستھ ہی ہے۔ بہت سے رشی مُنیوں نے آپ سے بیاہ کرنا چاہا۔ تب برہما جی نے آگیا دی کہ جو ایک دنڈ (۲۴ منٹ) میں تر لوکی کی پرکرما کر آوے۔ اُسی کو یہ کنیا رتن دیا جاوے گا۔ شری گوتم جی کی شالگرام جی میں بہت بھگتی تھی۔ ان کو شالگرام جی نے آگیا دی کہ تو میری پرکرما کر لے۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اندر وغیرہ دیوتا جو ایراوت وغیرہ اپنی اپنی سواریوں پر خوشی خوشی چلے تھے۔ سب نے اپنے آگے شری گوتم جی کو جاتے دیکھا اور سب نے ان کا آگے ہونا سویکار کر لیا۔ اندر وغیرہ ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اور گوتم جی کا بیاہ شری اہلیا جی سے ہو گیا۔ گوتم جی کی کرپا سے شری اہلیا جی کو برہما نے درشن دئے تھے۔ ایک وقت بہت سخت قحط پڑا۔ تب پنچ وٹی سے بھاگ کر بہت سے رشی مُنی گوتم جی کے آشرم میں پناہ گزین ہوئے۔ اپنے تپو بل سے آپ سب کو انّ جل ستکار پوروک دیتے رہے مہرشی گوتم جی کے پُتر مہامُنی شتانند جی ہوئے۔ جو کہ پرم پوتر شری نمی (جنک) خاندان کے گورو ہیں۔

۱۳۵۔ شری شکدیو جی

شری ویاس پُتر پرم ہنس شکدیو جی کی کتھا پہلے ہو چکی ہے۔ کہ گائے کا دودھ دوہنے میں عموماً جتنا وقت لگتا ہے۔ آپ اس سے زیادہ وقت تک ایک وقت میں کسی ایک جگہ پر نہ ٹھہرتے تھے۔ اور اب تک بھی یہی نیم ہے کیونکہ آپ امر ہیں۔ آپ نے شری مدبھاگوت سُنا کر ایک ہی ہفتہ میں پرم بھاگیہ وان راجہ پریکشت کو پرم پد کو پہنچا دیا۔ ننگی سنان کرنے والی استریوں نے آپ کو پرم ہنس سمجھا اور کچھا مگر شری ویاس جی سے پردہ کیا۔ آپ نے پتے چتے سے شِوہم شِوہم کہلا دیا تھا۔ آپ کی سدا ہی جے ہو

۱۳۶۔ شری لومش مُنی جی کی کتھا

شری وشش مُنی جی جمنا جی کے کنارے پر تپ کر رہے تھے۔ وہاں شری کرشن بھگوان کی بال لیلا دیکھ کر ان کو بھرم ہو گیا کہ یہ پرمیشور کیسے ہو سکتے ہیں؟ انتریامی ہری ان کے من کی بات تاڑ گئے۔ اور ان کو اپنے سانس سے کھینچ کر اپنے اندر انیک برہمانڈ اور انیک لوک لوکانتر۔ انیک وشش دکھا دئے۔ اس کے علاوہ اور بھی بےشمار ادبھت چرتر دکھائے۔ جن کو آپ کلپ کے انت تک دیکھتے دیکھتے بہت گھبرا گئے اور بے حد بیاکل ہوئے۔ تب کرپا ساگر بھگوان نے ان کو سانس کے دوارا ہی باہر نکال دیا۔ ان کو وہ کئی کلپ صرف ایک لمحہ ماتر جیسے جان پڑے۔" اس طرح جب آپ کا بھرم مٹ گیا۔ تب آپ نے لیلا پرشوتم بھگوان کی استتی کی اور بھگتی کا وردان پایا۔

وشش منی نے ایک بار بھگوان کی مایا دیکھنی چاہی اور شری نارائن جی سے اپنا منورتھ نویدن کیا۔ تب آپ نے بھگوت اچھا سے پہاڑ وغیرہ کے نظارے دیکھے۔ جب بہت بیاکل ہوئے۔ تب پربھو جی نے کرپا کر کے اپنی مایا سمیٹ لی اور اُنہوں نے جُون کا تُوں اپنے آپ کو پایا۔ اور سب ادبھت چرتر کو ایک لمحہ محض کا کھیل جانا۔ بھگوان کی بڑی استتی کی۔ تب بھگوان نے بھی پرسن ہو کر "چرنجیوی منی" آپ کا نام رکھا اور چرنجیو رہنے کا ور دیا۔

ایک وقت آپ اپنے چرجیون (طویل عمری) سے بہت تنگ آ گئے۔ تب آپ نے بھگوان سے اپنی موت کا وردان مانگا بھگوان ایسا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے بھگوان نے کہا۔ کہ اگر آپ برہمو کی یا براہمن کی نندا کریں۔ تو اس مہان پاپ سے آپ کی موت ہو سکتی ہے۔ مُنی نے کہا۔ میں آشرم میں جاتا ہوں۔ وہاں پہنچکر ایسا ہی کروں گا۔ راستے میں بھگوت اچھا سے اُنہوں نے تھوڑا سا جل دیکھا۔ جس میں سُود کے بسنے سے وہ بہت گندہ ہو گیا تھا۔ اور ایک استری بھی دیکھی کہ جس کی گود میں دو بالک تھے۔ اُن کے دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے پہلے ایک بالک کو دُودھ پلایا اور پھر اپنا کُچ دھو کر تب دُوسرے بچے کو پلایا شری وشش جی نے اس کا کارن پوچھا۔ اس نے کہا۔ کہ یہ ایک پتر تو براہمن کے تیج سے ہے اور یہ دُوسرا نیچ جاتی سے ارتھات میرے پتی سے جنا ہے۔ اس لئے براہمن سے پیدا ہونے والے بالک کو میں نے کُچ دھو کر دُودھ پلایا ہے۔" شری وشش مُنی جی کا نیم تھا۔ کہ براہمن کا چرن اودک نتیہ ضرور لیتے تھے۔ چونکہ دُوسرا جل اور دُوسرا براہمن وہاں نہیں ملا۔ اس لئے مُنی مہاراج نے اُسی گندے جل سے اُسی برہم ویریہ سے پیدا ہوئے بالک کا چرنامرت لے لیا۔ اسی وقت اُس جگہ پربھو پرگٹ ہو گئے۔ اور بولے۔ تم نے جب ایسے جل کا بھی آدر کیا اور ایسے براہمن کے چرنوں کی بھی بھگتی کی۔ تب تم جل یا براہمن کے نندک کیسے ہو سکتے ہو؟ میں تم سے بہت خوش ہوں اور آشیرباد دیتا ہوں کہ براہمن کے پرساد سے تم چرنجیو ہی بنے رہو گے۔

۱۳۷۔ شری رچیک جی کی کتھا

بھرگو بنسی شری رچیک مُنی نے شری گادھی جی سے اُن کی کنیا (وشوامتر جی کی بھین) شری ستیہ وتی جی کو مانگا۔ شری گادھی جی نے سوچا کہ کنیا تو چھوٹی ہے اور مُنی بڈھے ہیں۔ مگر صاف طور سے انکار بھی نہیں کر سکتے۔ ایسا نہ ہو۔ مُنی غضبناک ہو کر سراپ دے دیں۔ اس لئے اُنہوں نے کہا۔ اگر آپ ایک ہزار سیاہ کان والے گھوڑے لا دیں۔ تو میں آپکو اپنی کنیا دے دُوں گا۔ راجہ اس بات کو ناممکن مانتے تھے۔ مگر مُنی نے شری ورُن جی سے مانگ کر ہزار گھوڑے بلا تردّد اُن کے سامنے لا کر حاضر کر دیئے۔ تب تو راجہ کو لڑکی دینی ہی پڑی۔ مہرشی رچیک شری ستیہ وتی جیسی دھرم پتنی کو پا کر بہت خوش ہوئے۔

اپنی ساس شری گادھی جی کی استری نیز اپنی دھرم پتنی کی پرارتھنا سے آپ نے دو نوگیہ کی کھیر دی۔ جس سے آپ کی استری سے براہمن اور آپ کی ساس سے کھشتری سنتان پیدا ہو۔ مگر ایشور کی اچھا سے ماں بیٹی نے اپنا اپنا حصہ بدل لیا۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی۔ تب اپنی استری سے بولے۔ کہ تم نے یہ کام ٹھیک نہیں کیا۔ اب تمہارے ستوگنی بیٹا نہیں ہوگا۔ بلکہ رجوگنی اور تموگنی پرکرتی کا ہوگا۔ پھر شری ستیہ وتی جی کی پرارتھنا پر آپ نے یہ ور دیا۔ کہ اچھا۔ پُتر تو رام کرپا سے شانت سوبھاو

ہوگا مگر پتا بہت کرودھی ہوگا۔" اس آشیرباد سے پتر تو بھگوت کرپا سے جمدگنی جیسا اور پوتا پرشو رام جی جیسا ہوا۔ اور گادھی جی کے وشوامتر نامی بیٹا ہوا۔ اس طرح رچیک منی کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ رچیک منی بڑے بھگوت بھگت تھے۔ آپ کے ست سنگ سے مہاراج گادھی جی بھی بھگوت بھگت بن گئے۔ ست سنگ کا ایسا ہی پربھاو ہے۔

۱۳۸۔ شری بھرگو جی

بھرگو رشی نارد جی کے اپدیش سے بڑے ہی بھگوت بھگت ہوئے۔ آپ بہت سی ودیاؤں کے آچاریہ تھے۔ آپنے پریکشا کے لئے بھگوان کی چھاتی میں لات مار کر براہمنوں کی مہما اور بھگوان کا اُتی سرلشیٹ پن ثابت کر دیا تھا۔ پربھو نے آپ کو ترکال درشی (تینوں زمانوں کی بات جاننے) کا آشیرباد دیا۔ شریمد بھگوت گیتا میں "مہرشیوں میں میں بھرگو منی ہوں"۔ ایسا شری مکھ سے کہا ہے۔ اس سے آپ کی مہما بخوبی پرگٹ ہوتی ہے۔ بھرگو سنگھتا آپ کی رچی جیوتش کی ایک پرسدھ پستک ہے۔

۱۳۹۔ والمیک منی جی

والمیک منی جی نے بھگوان دتاتریہ کے اپدیش سے رام جی کا بھجن کیا۔ پربھو نے درشن دئے۔ بھگوان کی آشیرباد سے آپ نے والمیک سنگھتا نامی گرنتھ رچا۔ جو کہ تینوں تاپوں سے چھڑانے والا اور سب کاموں کی سدھی کرنے والا ہے۔

۱۴۰۔ شری انگرہ رشی جی

شری انگرہ رشی نے نارد جی کے اپدیش سے بھگوان واسودیو جی کی پوجا اور بھگتی کی۔ ان کے پتر برہسپتی جی دیوتاؤں کے گورو ہیں۔ برہسپتی جی کو گرہست کا سب کام سونپ کر انگرہ جی بن میں جاکر بھگوان کا دھیان کرنے لگے اور مکتی پائی۔

۱۴۱۔ شری شرنگی رشی جی

شری رشی شرنگی جی وبھانڈک منی کے بیٹے ہیں۔ آپنے پتا سے ودیا پڑھی۔ آپ ہمیشہ بن میں ہی رہا کرتے تھے۔ گاؤں، بستی اور شہر وغیرہ آپ نے خواب میں بھی نہیں دیکھے تھے۔ آپ بڑے ہی ویراگیہ وان تھے۔

بہار پرانت (انگ دیش) میں اس زمانہ میں راجہ شری روم پاد جی راج کرتے تھے۔ اور مہاراج دشرتھ ایودھیا پتی سے آپ کی بڑی مترتا تھی۔ مہاراج روم پاد جی کی کنیا شری شانتا جی بھگوان رام چندر جی کی بہن مشہور ہیں۔

ایک بار انگ دیش میں بہت قحط پڑا۔ جیوتشیوں نے بتایا کہ اگر شرنگی رشی آویں۔ تو بارش ہوکر یہ مہاکشٹ مٹ جاویگا۔ پس راجہ کے حکم سے ویشیائیں گئیں اور بڑی چال سے ان کو راجدھانی میں لائیں۔ بارش ہوئی اور قحط مٹ گیا۔ تب شری وبھانڈک منی کے ڈر سے اپنی کنیا کا بیاہ شری شرنگ رشی جی سے کر دیا اور اس طرح ان کے پتا کو خوش کیا۔

جب مہاراج دشرتھ کے سنتان نہ ہوئی۔ تو مہرشی وششٹ کے مشورہ سے رشی شرنگی جی کو بلایا گیا۔ انہوں نے پتریشٹی یگیہ کرایا جس سے مہاراج کے ہاں رام چندر آدی چار سنتانیں ہوئیں۔ اس طرح شری شرنگی رشی جی پرم سمرتھ مہاتما تھے۔

کانپور کے ضلع میں بلہور اسٹیشن سے مکن پور کو جائیں۔ تو اُسی منڈل میں شرنگی رام پور نامی گاؤں ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مکن پور رشی وبھانڈک کا استھان ہے۔ اس میں لوگ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ جب راجہ روم پاد کے کہنے کے مطابق ویشیا میں ایک بڑی ناؤ پر چڑھ کر منوہر راگ گاتی اور ناچتی ہوئی باجے کے ساتھ وہاں آپہنچیں۔ اس وقت شری وبھانڈک جی کسی کام کے لئے کہیں دور گئے ہوئے تھے۔ مگر اپنے پتر کی رکھشا کے لئے وہاں ایک مینڈرا بنا گئے تھے۔ آہستہ آہستہ گنگا جی کے کنارے پر ناؤ آن پہنچی۔ شرنگی رشی جی ویشیاؤں کا منوہر گانا سن کر اس مینڈرے کو پار کر کے وہاں پہنچے۔ وہ استری مرد کا بھید تو جانتے ہی نہیں تھے۔

ویشیاؤں کے پاس جاکر کھڑے کھڑے گانا سنتے رہے۔ اس طرح تین دن آتے جاتے رہے۔ کشتی پر لگے ہوئے گملوں کے درختوں کے پھلوں کی جگہ لڈو لٹکائے گئے تھے۔ ایک ویشیا نے ان میں سے کچھ پھل لے کر رشی کو بھینٹ کئے۔ اور کہا کہ ہمارے دیش کے یہ پھل ہیں۔ رشی نے کھاکر اپنے ستھان کے بھی پھل انہیں دیئے۔ چوتھے دن ایک ویشیا نے کہا۔ کہ ہمارے دیش کی یہ چال ہے کہ یہی لوگ اپنے پریمیوں سے ملتے ہیں۔ بغلگیر ہوتے ہیں۔ رشی شرنگی جی تو کچھ جانتے ہی نہ تھے۔ اس لئے ویشیا سے بغلگیر ہونے میں کچھ دوش نہ سمجھا۔ مگر بغلگیر کرنے کے ساتھ ہی رشی کا چت کچھ اس طرف کھنچ گیا۔ اس کے بعد وہ ناؤ میں بھی گانا سننے جانے لگے ایک دن رشی کو راگ سننے میں محو دیکھ آہستہ سے ناؤ چھوڑ دی گئی۔ یہاں تک کہ رشی کو ناؤ کے اندر معلوم ہی نہ ہوا۔ کہ ہم کہیں جاتے ہیں کیونکہ پہلے کبھی انہوں نے ناؤ دیکھی نہ تھی۔ اپنے ستھان میں جب ناؤ کئی دنوں کے بعد واپس آگئی۔ تب رشی رنگ شرنگی جی کو لینے گئے۔ آگے کی کتھا تو پرسدھ ہی ہے۔

اسی وبھانڈک منی کے مندر (۱) کے ستھان میں استری جانے سے بھسم ہو جاتی تھی۔ اس لئے دیکھ کر مسلمانوں نے اپنے راجیہ میں اس پر قبضہ کر لیا۔ اب بھی کسی استری کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آج تک وہاں بڑا میلا لگتا ہے۔

۴۲۔ شری مانڈویہ رشی جی

مانڈویہ منی جی بھگوان کے دھیان میں مگن تھے۔ کہ اُن کی کٹی کے پاس ہی چند اکٹھے ہو کر چوری کے مال کو بانٹ رہے تھے۔ راجہ سوکیتو کے سپاہی وہاں پہنچے۔ اُن کو دیکھ کر ایک چور نے چھرتی سے ایک قیمتی سی مالا منی کے گلے میں ڈال دی۔ سپاہیوں نے منی سمیت کئی چوروں کو پکڑا۔ اور راجہ کے سامنے لائے۔ راجہ نے سب کو سولی پر چڑھا دیا۔ منی تو ہری سمرن میں مگن تھے۔ ان کو کچھ خبر ہی نہ ہوئی۔ سب چور مر گئے۔ مگر منی کی پھانسی تین بار ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑی۔ راجہ نے ایک چور کا منی کے بھیس میں ہونا اور تین بار سولی پر چڑھ کر بھی اس کا بچ جانا سن کر اس کو اپنے سامنے لانے کا حکم دیا۔ مانڈویہ منی راجہ کے سامنے لائے گئے۔

منی جی کو پہچان کر تھر تھر کانپتا ہوا راجہ سنگھاسن سے اٹھ جلدی آپ کے چرنوں پر سر رکھ کر دست بستہ معافی مانگنے لگا۔

مہامنی نے آہستہ سے کہا۔ راجہ! تیرا کچھ دوش نہیں ہے یہ یم راج کی بھول ہے۔ میں ابھی جاکر اس سے جواب طلب کرتا ہوں یہ کہہ کر منی یم راج کے پاس گئے۔ اُن کے کرودھ سے ڈر کر یم راج نے دست بستہ کہا۔ منی ناتھ! یہ آپ کے پہلے جنم کے لڑکپن کے پاپ کا پھل تھا۔ لڑکپن میں آپ نے ایک پتنگے کے جسم میں ایک کانٹا نیچے سے اوپر تک چبھو دیا تھا۔

رشی بولے۔ ارے مورکھ! اگیانی بالک کو بھی تو نے نہ چھوڑا۔ جس کا دوش دھرم شاستر بھی گرہن نہیں کرتا۔ جا۔ شودر کی جونی میں جنم لے۔ داسی پتر ہو۔" وہی یم راج بدرجی بڑے بھگوت بھگت ہوئے۔ سو منی شاپ جو دینا۔ اُن کا پھل کیا۔

مانڈویہ منی بھگوت بھجن کر کے شریر تیاگ کر پرم دھام کو گئے۔

۴۳۔ شری وشوامتر جی

آپ راجہ تھے۔ راجہ گادھی کے لڑکے۔ ایک بار راجہ وشوامتر دورے پر گھومتے ہوئے بن میں گئے۔ اور شری وششٹ جی کے آشرم کو دیکھا۔ مہرشی وششٹ نے اِن کا فوج سمیت خوب آدر ستکار کر کے بھوجن کرایا۔ یہ سب نندنی گائے کا پرتاپ جان کر راجہ نے گائے مانگی مگر وششٹ جی نے نہ کر دی۔ راجہ وشوامتر نے زبردستی لے جانے کے لئے یدھ کیا۔ اگرچہ راجہ کے پاس بڑی بھاری سپاہ تھی۔ تو بھی اسکو شکست فاش ہوئی۔ تب برہم رشی کی مہما سمجھ کر اُس نے چاہا۔ کہ ہم بھی براہمن بن جاویں۔ اس کے لئے راجہ وشوامتر نے بہت ہی گھور تپ کیا۔ اور آخر وششٹ جی مہاراج کی کرپا سے وشوامتر جی برہم رشی" کے خطاب کو پاکر بہت خوش ہوئے۔ اب آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ شری رام جی کے درشن کر کے اپنے کئے کا پھل پاؤں

اِس منوررتھ سے یگیہ کرنے لگے۔ مگر تاڑکا راکشسی اور اس کے پُتر سُبا ہو وغیرہ نے وگھن ڈالنا شروع کر دیا۔ تب مُنی وشوامتر جی نے اپنے من میں یہ وچار کیا۔ کہ پربھو رام جی نے رشی مُنیوں کے دُکھ ہرنے کے لئے اوتار لیا ہے۔ چلو۔ اِسی بہانے جا کر اُن کے چرن کملوں کے درشن کر آویں۔ چنانچہ آپ ایودھیا میں گئے۔ اور بنتی کر کے پربھو کو اپنے ساتھ لے آئے۔ بن میں آ کر پربھو رام جی نے تاڑکا اور سُباہو کو مار کر یگیہ کی رکھشا کی اور پھر وشوامتر جی سے استر ودیا پڑھی۔ اور مُنی جی کا شری گورو وششٹ جی کی طرح ہی آدر کیا۔ مہرشی وشوامتر جی کا جیون مسلسل جدوجہد کا جیون ہے۔ آپ کو اپنے جیون میں کئی بار ناکامیوں کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ مگر آپ نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ ایک ایک ناکامی آپ کو کامیابی کا پیش خیمہ ہی نظر آتی تھی۔ دھنیہ ہیں مہرشی وشوامتر جی۔

۱۴۴۔ شری دُرباسا مُنی جی

شری دُرباسا جی اتری رشی کے بیٹے اور رُدر کے اوتار ہیں۔ شری برھما جی اکثر اُنہیں کے ذریعے لوگوں کو سراپ دلایا کرتے تھے۔ اُن کی کتھائیں پُرانوں میں بہت ہیں۔ سمرتھ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ بھگوان کے سب کام گوڑھ ہیں۔ ان کا بھید کوئی نہیں جان سکتا۔ راجہ امبریش اور دروپدی جی کی کتھا میں آپ کا کچھ ذکر کیا گیا ہے۔

دُرباسا رشی نے ساٹھ ہزار سال تک تپ کیا۔ تپ کو سمپورن کر کے شری نند جی کے گھر میں آئے۔ ماتا یشودا جی نے پریم سے تازہ اُوتم دہی جس میں سے شری کرشن جی کو کھلایا تھا۔ دُرباسا جی کو بھی کھلایا۔ شری دُرباسا جی بہت ہی پرسن ہو کر ان کو "گوپال کوچ" پڑھا دیا۔ اور وَردان دیا کہ اس کوچ کو جو پڑھے گا۔ یا اسے جیب کو جھاڑ دیگا۔ وہ تینوں تاپوں سے بچیگا۔

۱۴۵۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ جی

آپ بہت ہی پرتاپی مُنی ہیں۔ آپ نے پہلے شری سورج نارائن سے ودیا پڑھی۔ کسی کارن سے سورج بھگوان ناراض ہو گئے۔ تو انہوں نے سب ودیا اُگل دی (قے کر دی) آپ کا یہ پرآرم دیکھ کر سورج بھگوان نے خوش ہو کر وَردیا۔ کہ جو تمہارے واد وِواد اور شاستر ارتھ کرے گا۔ اس کا سر پھٹ جاویگا۔ آپ نے ہی رامائن اور بھرت رامائن بھردواج جی کو سنائی تھی۔

۱۴۶۔ شری جابالی جی

آپ مہاراج دشرتھ جی کے منتریوں میں سے تھے۔ کوٹ نیتی میں ماہر ہونے پر بھی رام جی کے پرم بھگت تھے۔

۱۴۷۔ شری جمدگنی جی

آپ بھگتی پوروک اگنی ہوتر کیا کرتے تھے۔ اور ان کی استری شری رینوکا جی آپ کی سیوا کرتی تھیں۔ ایک دن بہت ہی ناراض ہو کر آپ نے اپنے پُتر پرشورام جی کو آگیا دی۔ کہ تم اپنی ماتا کا اور اپنے دونوں بڑے بھائیوں کا سر اپنے پرشو سے اُتار دو۔ شری پرشورام جی نے پتا کی آگیا کی تعمیل کی۔ تب جمدگنی جی نے بہت ہی پرسن ہو کر کہا۔ بیٹا! ور مانگ! پرشورام جی نے ور مانگا۔ کہ ایک تو ان تینوں کو زندہ کر دیجئے۔ اور دوسرے یہ وَردان دیجئے۔ کہ یہ تینوں مجھ پر کرودھ نہ کریں۔ اور اس بات کو بھول جاویں۔ کہ میں نے اِن کا سر کاٹا تھا۔ اور یہ مجھ پر سدا پرسن رہیں۔ چنانچہ ہری کرپا سے ایسا ہی ہوا۔

۱۴۸۔ شری کشیپ جی

آپ مریچی مُنی جی کے پُتر ہیں۔ بھگوان نے آپ کو درشن دے کر آگیا کی۔ کہ سرشٹی پیدا کرو۔ کشیپ جی سے بہت کُل پرگٹ ہوئے۔ جو کشیپ گوتری کہلاتے ہیں۔ ایک کشیپ کلپ بھی ہوا تھا۔ جس میں سب سرشٹی کشیپ جی سے ہی پیدا ہوئی تھی۔

۱۴۹۔ شری مارکنڈے جی

آپ کی کتھا مارکنڈے پُران اور مہابھارت میں تفصیل سے درج ہے۔ ایک بار آپ نے پربھو سے پرارتھنا کی۔ کہ مجھے اپنی مایا دکھائیے۔ تب آپ نے دیکھا۔ کہ جل کی باڑھ آئی اور بہنے ہوگئی۔ سب جگہ پانی ہی پانی بھر گیا۔ اور جیو جنتو کچھ نہ رہا۔ مارکنڈے جی نے اپنے آپ کو اُس جل میں بہتے۔ ڈوبتے اور لہریں لیتے دیکھا۔ بے شمار برس تک ایسا ہی گذرنے پر بڑ درخت کے ایک پتے پر آپ نے بال مکند (بالک سوروپ پربھو) کے درشن کئے۔ پھر سانس کے ذریعے اُن کے پیٹ میں جاکر انیک ادبھت مناظر دیکھے پھر باہر آکر بڑی استتی کی۔ تب ہری کرپا سے ہری کی اُس مایا میں سے نکلے۔

۱۵۰۔ شری مایا درش جی ۱۵۱۔ شری پربت جی ۱۵۲۔ شری پراشر جی

کوئی کوئی سجن کہتے ہیں کہ مایا درش کسی خاص بھگت کا نام ہے۔ مگر ان کا پتہ کہیں نہیں ملتا۔ بہت سے لوگ شری لومش جی اور شری مارکنڈے جی کو ہی مایا درش بتلاتے ہیں کیونکہ دونوں نے مایا دیکھی ہے۔ ان مہاتماؤں کی کتھائیں پڑھیے۔

(۲) شری پربت جی نارد جی کے بھانجے تھے۔ ایک بار ماموں بھانجہ: دونوں راجہ سرنجے کی سبھا میں گئے اور راجکماری پر موہت ہو گئے۔ دونوں نے بھگوان کے پاس جاکر پرارتھنا کی۔ کہ اُس کے مدمقابل کا مُنہ بندر کا ہو جاوے۔ تاکہ راجکماری میرے ہی گلے میں جےمال ڈالے۔ دونوں کی پرارتھنا سے دونوں کے منہ بندر کے ہوگئے۔ اس لئے راج کماری نے ان کے منہ بندر کے دیکھ کر جے مال بھگوان کے ہی گلے میں ڈال دی۔ یہ دیکھ دونوں نے جب اپنا منہ دیکھا۔ تو بہت شرمندہ ہوئے۔ بھگوان کے پاس جاکر شکایت کی۔ تب بھگوان نے کہا۔ کہ تم دونوں ہی ایک دُوسرے کا منہ بندر کا بنا دینے کے لئے مجھ سے پرارتھنا کی تھی۔ میں نے دونوں کی پرارتھنا سویکار کرلی۔ اس میں ہمارا کیا قصور؟ تم دونوں نے اپنی خودغرضی کی سزا پائی۔ تب پربت رشی نے کہا۔ مہاراج! آپ کو بھگتوں کے ساتھ مخول کرنے کے جرم میں یہ سزا دیتا ہوں کہ آپ بھی پرتھوی پر اوتار لے کر اپنی استری کے لئے دکھی ہوں۔ اور اس وقت ہم بندر ہی آپ کے سہایک ہوں۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بھگوان نے رام رُوپ میں اوتار لے کر سیتا جی کی جدائی برداشت کی اور بندروں کی مدد سے لنکا پر وجے پائی۔

(۳) شری پراشر جی شری شکتی جی کے پُتر ہیں اور شری شکتی جی شری وشسٹھ جی کے پُتر ہیں۔ شری وشسٹھ جی برہما جی کے پُتر ہیں۔ مہامُنی پراشر جی پرم سمرتھ تھے۔ آپ کی استری کا نام ستیہ وتی تھا۔ آپ کی بھگتی سے پرسن ہو کر پربھو نے وَر دیا کہ ہم آپ کے ہاں پُتر روپ سے جنم لیں گے۔ چنانچہ ان کے ہاں بھگوان نے ویاس جی کے رُوپ میں جنم لیا۔ اور ۱۸ پران وغیرہ بنائے۔

۱۷۔ سادھن سادھیہ سترہ پُران پھل رُوپی شری بھاگوت

برمہ[۱]۔ وشنو[۲]۔ شو[۳]۔ لنگ[۴]۔ پدم[۵]۔ سکند[۶]۔ وستار[۷]
گرڑ[۸]۔ ناردی[۹]۔ بھوشیہ[۱۰]۔ برہم ویورت[۱۱]۔ شرون شچی[۱۲]
پرم دھرم شری مکھ کتھت چتو شلوکی نگم ست

وامن[۱۳]۔ بین براہ[۱۴]۔ اگنی[۱۵]۔ کورم[۱۶]۔ اودار
مارکنڈے[۱۷]۔ برہمانڈ کتھا نانا اپجے رُچی
سادھن سادھیہ سترہ پوران پھل رُوپی شری بھاگوت[۱۸]

ترجمہ۔ سترہ پران سادھن رُوپ ہیں اور اٹھارہواں پران شریمد بھاگوت سادھیہ پھل رُوپ ہے۔ اس کے اندر خود شری بھگوان

جی کے شری مکھ سے کہا ہوا پرم دہرم روپ جتنو شلوکی بھاگوت (بھاگوت کے سار روپ کہیہ چار شلوک) تو ویدوں کا لب لباب ہی ہیں۔ اور وہ اٹھارہ پران کیسے ہیں؟ کہ کوئی کوئی تو ان میں بہت بڑے ہیں مگر سب اُدار۔ پرم پوتر اور سننے سے دہرم میں رُچی پیدا کرنے میں لاثانی ہیں۔ ان میں شریمد بھاگوت سب کا سار (پھل) رس اور پران ہے۔
ان اٹھارہ پرانوں میں سے چھ ساتوک۔ چھ راجس اور چھ تامس ہیں۔ اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر	نام	شلوک
	— ساتوک —	
۱	شری وشنو پران	۲۳۰۰۰ شلوک
۲	" نارد پران	۲۵۰۰۰ "
۳	شری بھاگوت پران	۱۸۰۰۰ "
۴	" گرڑ "	۱۹۰۰۰ "
۵	" پدم "	۵۵۰۰۰ "
۶	" باراہ "	۲۴۰۰۰ "
	— راجس —	
۷	شری برہمانڈ پران	۱۲۰۰۰ شلوک
۸	" برہم ویورت پران	۱۸۰۰۰ "
۹	" مارکنڈے "	۹۵۰۰
۱۰	" بھوشیہ "	۱۴۵۰۰
۱۱	شری وامن پران	۱۰۰۰۰ شلوک
۱۲	" برہم "	۱۰۰۰۰ "
	— تامس —	
۱۳	متسیہ پران	۱۴۰۰۰ شلوک
۱۴	شری کورم پران	۱۷۰۰۰ "
۱۵	" لنگ "	۱۱۰۰۰ "
۱۶	" شو "	۲۴۰۰۰ "
۱۷	" سکند "	۸۱۰۰۰ "
۱۸	" اگنی "	۱۵۰۰۰ "
	چھ ساتوک پران میزان	۱۶۴۰۰۰ شلوک
	" راجس "	۷۴۰۰۰ "
	" تامس "	۱۶۲۰۰۰ "

کل اٹھارہ پرانوں کے سب شلوکوں کی میزان ۴۰۰۰۰۰ (چار لاکھ) پرسدھ ہی ہے۔ اب آگے ۱۸ سمرتیاں سنیے

چھپے ۱۸۔ اٹھارہ سمرتیاں

دِش آٹھ سمرتی جن اُچری۔ تن پدم سر سچ بھال ہو

منو سمرتی۔ اَتری۔ وِشنو ہی۔ ہارِیت۔ یامی
کاتیاینی۔ سانکھلیہ۔ گوتمی۔ وِشِشٹ داکھی
آنشا پاس اُدار دِھی۔ پرلوک لوک ساوھن ہو

یاگیہ ولکیہ۔ انگرہ۔ شنیشچر۔ سامبرتک نامی
شر گورو۔ آتا تاپی۔ پراشر۔ کرتو منی بھاکھی
دِش آٹھ سمرتی جن اُچری تن پد سر سچ بھال ہو

ترجمہ۔ اٹھارہ سمرتیاں جن مہا پرشوں نے کہی ہیں۔ اُن کے چرن کمل میرے بھال (سر یا پیشانی) کے بھوشن ہیں۔ وہ سمرتیاں کیسی ہیں؟ آشا روپی کٹھن پاش (پھانسی) سے چھڑانے کے لئے اُدار بدھی کے دینے والی اور لوک پرلوک کی سادھن روپ ہیں اور اتھات لوک و پرلوک کے سدھارنے والی ہیں۔ وہ اٹھارہ سمرتیاں مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) منو سمرتی (۲) آتترے سمرتی (۳) وِشنو سمرتی (۴) ہاریت سمرتی (۵) یامیہ سمرتی (۶) یاگیہ ولکیہ سمرتی (۷) انگرہ سمرتی (۸) شنی شچر سمرتی (۹) سانورتک سمرتی (۱۰) کاتیاینی سمرتی (۱۱) سانکھلیہ سمرتی (۱۲) گوتم سمرتی (۱۳) واشِشٹ سمرتی (۱۴) داکھشیہ سمرتی (۱۵) برہسپتی سمرتی (۱۶) آتاپ سمرتی (۱۷) پاراشر سمرتی (۱۸) کرتو سمرتی۔ ان اٹھارہ سمرتیوں کے علاوہ اور جو پرسدھ سمرتیاں ہیں۔ اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں (۱۹) دیاس سمرتی (۲۰)

آپستمب سمرتی (۲۱) شنکھ سمرتی (۲۲) شانڈلیہ سمرتی (۲۳) بھاردواج سمرتی (۲۴) کاشیپ سمرتی (۲۵) شنکھہ سمرتی (۲۶) لکھت سمرتی وغیرہ - مندرجہ بالا سمرتیوں میں سے وشِشٹ - ہاریت - پاراشر - بھاردواج اور کشیپ وغیرہ کی ایک سمرتیاں ساتوکی کہی جاتی ہیں، اور آتریے - یاگیہ ولکیہ - داکھشینہ کاتیاینی وغیرہ راجس اور گوتم - برہسپتی - ساورت اور یامیہ وغیرہ تامس کہلاتی ہیں، اِن اٹھارہ سمرتیوں کے بنانے والے رشیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں

(۱) شری منو جی (۲) شری اتری جی (۳) شری وشنو جی (۴) شری ہاریت جی (۵) شری یم راج جی (۶) شری یاگیہ ولکیہ جی (۷) شری انگرہ جی (۸) شری جشنی شنیچر جی (۹) شری سمورت جی (۱۰) شری کاتیاینی جی (۱۱) شری شنکھہ جی (۱۲) شری گوتم جی (۱۳) شری وشِشٹ جی (۱۴) شری دکھش جی (۱۵) شری برہسپتی جی (۱۶) شری شتاتپ جی (۱۷) شری پراشر جی (۱۸) شری کرتُمنی جی - اب آگے نابھا جی بھگوان رام جی کے منتریوں کے نام بتلاتے ہیں

چھپے ۱۹۔ شری رام جی کے منتری

پاویں بھگتی اپناپنی - جے رام سچیو سمرن کرہیں

دھرشٹی وجے، جینت، نیتی پر، شچیر ونیتا
اشوک سدا آنند، دھرم پالک تتو ویتا
انا پاس رگھوپتی پرسن، بھوساگر دُستر تریں

راشٹر وردھن نپُن، سوراشٹر پرم پُونیتا
منتری برج سومنتر، چتُر جگ منتری جیتا
پاویں بھگتی اپناپنی، جے رام سچیو (وزیر) سمرن کرہیں

ترجمہ - مہاراج ادھیراج شری رام چندر جی کے منتریوں کو جو بھگت جن پربھات وغیرہ کے وقت ہمیشہ سمرن کرتے ہیں - وہ اَچل شری رام بھگتی پاتے ہیں، اور اپنے پرم بھگت سچیوں (وزیروں) کے سمرن کرنے سے رگھوناتھ جی بنا پریشرم کے ہی پرسن ہوتے ہیں، اس لئے شری پربھو کی پرسنتا سے (ان وزیروں کو سمرن کرنے والے سجن) بڑی خوشی سے ناقابل عبور سنسار ساگر سے بھی تر جاتے ہیں، ان وزیروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں

(۱) شری دھرشٹی جی (۲) شری جینت جی (۳) شری وجے جی، یہ تینوں بہت ہی نیتی وان - پرم پوتر - بے حد حلیم ہیں اور (۴) شری راشٹر وردھن جی لوک و پرلوک سادھن میں ماہر (۵) شری سوراشٹر جی بہت ہی پوتر سوبھاؤ والے (۶) اور شری اشوک جی سدا پریم آنند میں مگن رہنے والے (۷) شری دھرم پال جی بھگوان کے تتو کے جاننے والے ہیں (۸) ان سب وزیروں میں پرم شریشٹ اپنی بدھی اور گیان سے نیز اُتّم نیتی سے چاروں یگوں کے منتریوں کو جیتنے والے شری سومنتر جی، بھگوان رام جی کے ان سات منتریوں کے نام شری بالمیکی رامائن میں آئے ہیں - ان میں سے

۱۵۶۔ شری سومنتر جی

شری سومنتر جی کا نام نامی تو سب سجن جانتے ہیں، جب رام جی بنباس کو گئے، تب مہاراج دشرتھ جی کی آگیا سے آپ ہی اُن کے ساتھ گئے، آپ نے رام جی کو واپس لانے کے لئے بہت کوشش اور پرارتھنا کی، مگر ناکام ہو کر واپس ایودھیا جی آ گئے، تب مہاراج دشرتھ جی سے رو رو کر سب حال کہا، یہ سب حالات بالمیکی اور تلسی رامائن میں درج ہیں، شری سومنتر جی بڑے ہی زیرک (دانشمند) پریمی - دھیرج وان تھے - شری رام چندر جی نے ان کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ ہے تات! آپ سب پرم دھرم کے جاننے والے ہیں، اور میرے لئے تو پتا اور دشرتھ کی مانند ہت کاری ہیں،" ایسے پربھو کے پیارے وزیروں کا سمرن کر کے کون سکھی نہ ہوگا؟

شبھ درشٹی ورشٹی مو پر کرو، جو سہچر رگھوبیر کے

وندگرشت ہری راج بالی بچھ، کیشری اور ہس	ودھی مکھ وبد مینند۔ پرچھ پتی سمو کو پرس
انگد، شوبھدھ شوشین درمی مکھ کمد نیل نل	سربھ اُرو گوے گوا چھ پنس گندمادن اتی بلا
پدم اٹھارہ یوتھ پال۔ رام کاج بھٹ بھیر کے	شبھ درشٹی پر شٹی ہو پہ کرو جے سہچر رگھوبیر کے

ترجمہ۔ بھگت دچی شری رگھوناتھ جی کے سہچر ساتھ چلنے والے جو جو سکھا ہیں۔ سو سب مجھ پر شبھ درشٹی انظر مہر کی برسا کیجئے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں (۱) سورج کے بیٹے شری سگریو جی جو کہ بندروں کے راجہ ہیں (۲)۔۔۔۔۔۔ بالی کے بیٹے شری انگد جی (۴) شری کیشری نندن ہنومان جی۔۔۔۔ (۵) شری ودھی مکھ جی (۶) شری دوِوِد جی (۷) شری مینند جی (۸) اور جن کے برابر دوسرے کا پرشارتھ نہیں۔ ایسے رکھشش راج مہابھوان جی (۹) شری انکا شوبھ جی (۱۰) شری دری مکھ جی (۱۱) شری کمد جی (۱۲) شری سوشین جی (۱۳) شری نیل جی (۱۴) شری نل جی (۱۵) شری شربھ جی (۱۶) شری گوے جی (۱۷) شری گواکھش جی (۱۸) شری پنس جی (۱۸) شری گندھ مادن جی جو کہ بہت ہی بلوان ہیں۔ وغیرہ اور اٹھارہ یوتھ پتی نیز اور سب سینا کے سبھی بھٹ (یودھا) شری رام جی کا کام کرنے والے بھی مجھ پر کرپا درشٹی کی بارش کریں۔ ارتھات مندرجہ بالا سب رام جی کے سکھا مجھ پر اپنی نظر مہر سدا بنائے رکھیں۔

۱۵۹۔ مہابیر ہنومان جی

جب شری رام چندر جی مہاراج راجیہ سنگھاسن پر بیٹھے۔ اور چاروں اطراف سے منی لوگ درشنوں کے لئے آئے تب پرہبونے اگستیہ جی مہاراج سے پوچھا ہے منی! شورِیر۔ دھیرج وان۔ نیتی کے جاننے والے۔ بل وکرم اور مستعدی میں لاثانی۔ گیانی شری ہنومان جی کے سندر چرتر جو کہ مجھ کو پرم سکھ دینے والے اور اُدار ہیں۔ پورے طور سے بیان فرمایئے

ایسے ہی نیمشارنیہ میں رشیوں نے شری سوت جی سے پوچھا تھا۔ کہ مہا شمبھو جی کے اوتار شری ہنومان جی کی سنسار کو جیون دینے والی کتھا وستار سے بیان فرمایئے۔

اس کے جواب میں بھگوان اگستیہ منی بولے رہے رگھوناتھ جی! تم سچ کہتے ہو۔ ہنومان جی کے برابر بل بدھی اور دُھتی میں دوسرا کوئی نہیں ہے۔"

ایسا ہی سوت جی نے بھی سب رشی منیوں سے کہا تھا کہ ہے مہا گیہ وان رشیو! اب سب پاپ دَرد ری دکھوں کے مٹانے والے اور سب سکھوں کے دینے والے شری ہنومان جی کے پوتر چرتر کو کہتا ہوں من لگا کر سنئے۔

"شری کیشری جی کی دھرم پتنی شری انجنا جی ایک وقت آہستہ آہستہ گھومتی ہوئی بن اور پہاڑ کی شوبھا دیکھ رہی تھیں۔ اُسی وقت ہوا کے زور سے آپ کا کپڑا اڑنے لگا۔ اس لئے آپ نے وایو دیو پر غصہ کرنا چاہا۔ تب پون دیو نے کہا ہے دیوی تو اپنے من میں دُرمت مان۔ میں تم کو آشیرباد دینے آیا ہوں۔ کہ میری کرپا سے تیرے گربھ سے بہت ہی بلوان بدھی کا بھنڈار

پتر ہوگا جو کہ ویسے ہی جیسا تیجسوی اور پراکرمی ہوگا ۔ بلکہ شریر بیرتا اور پھرتی (گتی) میں مجھ سے بھی بڑھ کر ہوگا ۔ اُس پُتر سے تیرا یش تینوں لوکوں میں پھیل جاوے گا۔"

پون دیو کی طرح اور دیوتاؤں نے بھی آکر دیوی انجنا کو آشیرباد دیا کہ تہمارے گربھ میں مہا شو آئے ہیں ۔ جو کہ لنکا چر جنس کا ناش کرکے دیوتا اور منیوں کی چنتا ہریں گے ۔ اور گائے براہمن کی رکھشا کریں گے ۔ ان کی گتی من اور ہوا سے بھی زیادہ تیز ہوگی اور جو لوگ اُن کے چرن کملوں کا دھیان کریں گے ۔ وہ بلا کوشش بیکنٹھ دھام کو پراپت کریں گے شری سیتا پتی جی کی سیوا کے لئے سنسار میں یہ اوتار ہوا ہے ۔ سو یہ کرتارتھ ہو کر شری سیتا رام جی کے چرنوں کی سیوا کرے گا ۔ ہے دیوی! آپ کے یہ پتر دھرم شیل سب ودیاؤں میں ماہر آچاریہ ہوں گے ۔ اور سارا سنسار ان کے آدھین رہے گا ۔

اس طرح سب دیوتا اپنی اپنی آشیرباد دے کر اپنے اپنے دھام کو گئے ۔ اور اپنے وقت پر ۔

دوہا

نشا دوس کی سندھی بیں مد منگل دا آار
انجنی ار امبو دھی تے ادت بھئے کپی چند
دھنیہ دھام ارو دھنیہ کل دھنیہ تات ارو مات
کہہیں وید دھنی وپر گن جے جے شبد ششں

مہا شمبھو پرگٹ بھئے ہرن ہیت بھو بھار
کھل اروند وناش کر سوجن کمد آنند
دھنیہ بنس جیہی بنس میں جنمے ہنومان پربھو پوترات
شکوہ سماج تیہی کال کو کہی نہ سکے شت شیش

ترجمہ ۔ رات اور دن کی سندھی ارتھات سندھیا کال میں پرسنتا اور منگل (کلیان) کے دینے والے مہا شمبھو پرتھوی کا بھار ہرنے کے لئے پرگٹ ہوئے ۔ ماتا انجنی کے ہردے روپی آکاش پر کپی سریشٹ ہنومان روپی چندرما طلوع ہوئے ۔ جو کہ دُشٹ جن روپی کملوں کا اچھی طرح سے ناش کر سریشٹ پُرشوں کو جو کہ کمودنی کی مانند ہیں ۔ آنند دینے والے ہیں ۔ دھنیہ وہ دھام ہے اور دھنیہ وہ ستھان ہے دھنیہ وہ ماتا پتا ہیں ۔ دھنیہ وہ خاندان ہے کہ جس خاندان میں تینوں لوکوں کو سُکھ دینے والے ہنومان جی پیدا ہوئے ہیں ۔ آپ کے پیدا ہونے پر براہمن لوگ وید پاٹھ کرتے ہیں اور جے جے شبد کے نعرے لگاتے ہیں اُس شبھ گھڑی کے سُکھ (آنند) کو سوشیش اپنے ہزار ہزار مُنہوں سے بھی بیان نہیں کر سکتے ۔

سویّا

منگل سُوماس ۔ کل کاتک سُر دیاس ۔ منگل پرتھم پکھش چودس سُہائی ہے
منگل سُو وار مہا منگل نکھشت سواتی ۔ سندھیا سے منگل لگن مینش آئی ہے
منگل سُو تھل جل انل سو منگل بھے ۔ انل آکاس جھری پھول کی لگائی ہے
منگل سوروپ ہنومنت جنم منگل کی ۔ باجے رس راگ جگ منگل ودھائی ہے

ترجمہ ۔ ہنومان جی کے شبھ جنم کے وقت سب طرف منگل ہی منگل تھا ۔ منگل کا رُتمک کا مہینہ تھا ۔ منگل شرد رتو تھا ۔ منگل کرشن پکش کی منگل سہاونی چودس تھی ۔ منگل نجوم وار تھا ۔ منگل سواتی نکشتر تھا ۔ سندھیا کے منگل سمیہ میں منگل میش لگن تھا ۔ پرتھوی ۔ جل ۔ اگنی ۔ وایو سب منگل کاری ہو گئے تھے ۔ اور آکاش سے پُشپ ورشا کی جھڑی سی لگا دی تھی ۔ ایسے منگل سمیہ میں منگل سوروپ شری ہنومان جی کا منگل کاری جنم ہوا ۔ بڑے بڑے سریلے راگ والے باجے بجے اور سنسار میں سب طرف منگل بدھائیاں دی جانے لگیں ۔

صبح کے سورج کو دیکھ شری انجنی نندن بال سوبھاؤ سے لال پھل سمجھ کر اُچھلے۔ کہ سورج کو منہ میں رکھ لیں۔ یہ پرتھاو دیکھ کر دیوتا اور دیتہ سب متعجب ہوئے۔ شری سورج کی گرمی کا دچار کر کے پون دیو بھی اپنے پتر کے پیچھے پیچھے ٹھنڈک پہنچاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ادھر شری سورج بھگوان نے بھی رام جی کا سیوک جان کر اپنا آپ انہیں نہیں لگنے دیا۔ اسی دن سورج گرہن تھا اس لئے راہو سورج کے پاس گیا۔ وہاں شری ہنومان جی کو دیکھ کر راہو ڈر گیا اور دیوراج اندر کے پاس آکر بولا۔ کہ آپ نے ہی سورج اور چندرما کو میرا گراس مقرر کیا ہے پھر آج آپ نے میرا حصہ دوسرے کو کیوں دے دیا ہے؟ یہ سُن دیوراج اندر ایراوت پر سوار ہو کر جلدی ہی وہاں پہنچے کہ جہاں سورج اور مارُوتی جی تھے۔

شری انجنی نندن جی راہو کو نیلا پھل سمجھ کر پہلے تو اسی کی طرف لپکے۔ مگر پھر ایراوت کو دیکھ سفید پھل جان کر راہو کو چھوڑ کر ایراوت کی طرف لپکے۔ یہ دیکھ اندر نے بناوٹی طور سے ہی بجر چلا دیا۔ راہو کے کوتک کا یہ پھل دیکھئے۔ وہ بجر شری مارُوتی جی کے انگ میں آ لگا۔ جس سے آپ پہاڑ پر آگرے اور آپ کے بائیں ہنو میں چوٹ لگی۔ شری مروت دیو نے اپنے پتر کو گود میں اُٹھا لیا اور غصہ کر کے سارے جگت سے اپنی گتی کھینچ لی۔

تب تو پران کے ادھار شری پون جی کے رکنے سے سب جیووں کو بیحد کشٹ ہوا۔ دیوتا، منی، نر، ناگ، گندھرو، اسر بھی سب پران وایو کے رکنے سے بہت دکھی ہوئے۔ کوئی کرم دھرم کرنے یوگیہ نہ رہا۔ ایک اندر کے اپرادھ سے ساری تریلوکی دکھی ہو گئی۔ تیری صلاح اور دچھنا سے کسی کو کشٹ اُٹھانا نہیں پڑا۔" تب سب جیو اندر کو ساتھ لے کر برہما جی کے پاس جا کر فریادی ہوئے۔ برہما جی سب کو ساتھ لے کر اس جگہ آئے۔ جہاں پر شری پون دیو جی شری مہابیر جی کو گود میں لئے ان کا منہ دیکھ رہے تھے۔ جگتہ پتا برہما جی کو اپنے سامنے آتے دیکھ شری پون دیو نے اُٹھ کر اپنے سر اور پیارے پتر دونو کو ان کے چرنوں پر رکھ دیا۔ برہما جی نے کرپا کر کے جوں ہی بالک کے سر پر ہاتھ پھیرا توں ہی آپ سُکھی ہو گئے۔ اور آپ کی پرسنتا کے ساتھ ساتھ تریلوکی کے سب پرانی سُکھی ہوئے۔ تب دیوراج اندر نے ایک ادبھوت مالا شری انجنی نندن جی کے گلے میں پہنا دی اور ہنومان آپ کا نام رکھ کر آشیرباد دیا۔ کہ اب آئندہ میرے بجر سے ان کو کبھی کچھ بھی نہیں ہو گا۔ شری اگنی دیو نے اگنی کا اور دیگر اپنے شول سے آپ کو نربھے کیا۔ شری برہما جی نے اپنا برہم استر دیا۔ کبیر جی نے اپنی گدا دی۔ یم راج جی نے یم ڈنڈ دیا اور شری درگا جی نے اپنا کھڑگ اور ورن جی نے اپنا پاش دیا۔ وشوکرما نے اپنے سب ہتھیاروں سے اَبھے کر دیا۔ شری سورج بھگوان نے اپنے تیج کا چوتھا حصہ دیا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں انہیں شاستر پڑھا دوں گا۔ پھر سب دیوتاؤں نے اپنے اپنے اچھے ور دان آپ کو دئے۔ اس طرح پون کمار کو سب اَستر اور ور دان سے پرم سمرتھ بنا کر برہما جی بہت پرسن ہو کر شری پون دیو سے بولے ہے پون دیو! شری رگھوناتھ جی اس کی سیوا سے پرسن ہو کر بہت جلدی اس کے ہاتھ بِک جائیں گے اور اس بیٹے کے ذریعے تمہارا یش چاروں اُور عالم میں پھیل جاوے گا۔

اس کے بعد سب دیوتاؤں سمیت شری برہما جی اچھے اچھے ور دان دے کر پون دیو کی آگیا لے کر اپنے اپنے دھام کو گئے۔ یہ پون کمار ہنومان جی کے جنم کی کتھا پریتی پوروک کہی گئی۔ جو اس کو پریتی پوروک پڑھے گا۔ سُکھ پاوے گا۔

اس کے بعد ہنومان جی کس طرح سگریو جی کے وزیر بنے اور کس طرح سے آپ نے رام جی اور سگریو کی متر تا کرائی۔ اور کس طرح سے بھگوان رامچندر جی کی لنکا کے یدھ میں سہائتا کی۔ یہ سب حالات رامائن میں پڑھنے یوگیہ ہیں۔ شری بالمیکی رامائن اور شری تلسی رامائن دونو ہی آپ کے یش سے بھری ہیں۔ ہم بھی آپ کے شری چرنوں میں نمسکار کر کے آپ سے بھگتی کا دان مانگتے ہیں۔

دوہا
نمو نمو شری مارُوتی۔ جا کے بس شری رام
کرہو کرپا نش دِن جپوں۔ شری سیا سیا پیا نام

شری مارُوتی (ہنومان) جی کو بار بار نمسکار ہے۔ کہ جس کے بس میں خود شری رام جی ہیں۔ آپ اس داس پر ایسی کرپا کریں۔ کہ دن رات یہ داس شردھا سے شری سیا اور سیا پتی (سیتا رام) کا نام ہی جپتا رہے۔

۱۵۹۔ شری انگد جی کی کتھا

شری رام جی کے چرن کملوں کی بھگتی سے کیسے ویر پرش دونوں جگہ سب طرح سے کلیان ہوتا ہے۔ شری انگد جی کشکندھا پتی بالی کے سپوتر پتر اپنے پتا کی مانند ہی بلوان تھے۔ لنکا یدھ میں آپ نے جس مردانگی سے یدھ میں کار ہائے نمایاں سرانجام دئے اس کی تعریف خود سرکار رام چندر جی بار بار کیا کرتے تھے۔ چوپائی

کہہ رگھوبیر دیکھ رن سیتا | لچھمن یہاں ہتیو اندرجیتا
ہنومان انگد کے مارے | رن مہی پرے نسا چر بھارے

لنکا جیت کر پشپک ومان پر چڑھ کر جب رام جی ایودھیا کو واپس آ رہے تھے۔ تب وہ سیتا جی کو میدان جنگ دکھاتے ہوئے بولے رہے سیتا! دیکھو اس جگہ لچھمن جی نے اندرجیت میگھناد کو مارا تھا اور دیکھو یہ سب ہنومان اور انگد جی کے مارے ہوئے بڑے بڑے راکھشس میدان جنگ میں پڑے ہیں۔ ترلوکی کو جیتنے والے راون کی سبھا میں جہاں اندر وغیرہ دیوتا بھی کانپتے تھے۔ کس دلیری اور پراکرم کے ساتھ اپنا پاؤں جما کر راون کو للکارا کہ جس کسی میں ہمت ہو۔ وہ میرا پاؤں اٹھا دے میگھناتھ اور راون تک اس مہابلی کے چرن کو نہ اٹھا سکے۔ گویا بل میں آپ ہنومان ثانی ہی تھے۔

بھگوان شری رام جی کے ساتھ آپ بھی اودھ میں آئے۔ جب سب وداع ہونے لگے اور آپ کا وقت آیا تو یہاں رہنے کے لئے آپ نے بہت پرارتھنا کی۔ انگد جی کے پریم بھرے بچن سن کر پربھو رام نے آپ کو ہردے سے لگا لیا اور اپنے گلے کی مالا اتار کر آپ کے گلے میں ڈال دی اور خوب سمجھا کر پربھو نے وداع کیا۔

۱۶۰۔ شری جامبوان جی کی کتھا

آپ برہما جی کے اوتار تھے۔ آپ بہت ہی بدھیمان، شہ زور اور ودوان تھے۔ نام جپ میں آپ کا درڑھ وشواس تھا۔ جب سمندر پر پل بنایا گیا تھا۔ تب آپ نے شری رام چندر جی سے دست بستہ پرارتھنا کی۔

سنو بھو بھانو کل کیتو۔ جامبوان کر جور کہہ
ناتھ! نام تو سیتو۔ نر چڑھ بھوساگر ترہیں

ارتھات ہے ناتھ شری رام جی! آپ کا نام ہی وہ سچا پل ہے۔ کہ جس پر چڑھ کر بھگت جن بھوساگر سے پار ہو جاتے ہیں

۱۶۱-۱۶۲۔ شری نل جی و شری نیل جی

یہ دونوں انجینیر تھے۔ انہوں نے سمندر پر پل تیار کیا تھا۔ جب پل تیار ہو گیا تو بھگوان رام چندر جی اسے دیکھ کر بہت پرسن ہوئے اور ہنس کر بولے۔ جو اس رامیشور پل کے درشن کریں گے۔ وہ دیہہ تیاگنے کے بعد بیکنٹھ دھام کو پراپت ہوں گے۔ جو نشکام بھاؤ اور سچے دل سے اس کا سیون کریں گے۔ وہ میری بھگتی کو پراپت ہوں گے۔ آپ دونوں سگے بھائی تھے۔ ان دونوں نے بھی لنکا کے یدھ میں بڑا پراکرم دکھایا تھا۔ ایک بار چین کے راجہ ویر سنگھ نے ایودھیا پر چڑھائی کرنے کا وچار کیا۔ تب شری رام چندر جی نے نل اور نیل کو سپہ سالار بنا کر مقابلہ کے لئے بھیجا۔ ان دونوں بھائیوں نے ویر سنگھ کو شکست فاش دے کر چین تک اس کا تعاقب کیا اور چین میں جا کر پچیس دن تک گھور یدھ کر کے ویر سنگھ کو مار کر سارے چین میں رام جی کی دوہائی پھرا دی۔ آخر رام جی کی آگیا سے ویر سنگھ کے بیٹے اندرمنی کو چین کے راج سنگھاسن پر بٹھا کر دونوں بھائی فتح و نصرت کا ڈنکا بجاتے ہوئے ایودھیا جی میں لوٹ آئے۔ دیا ساگر بھگوان رام جی نے ان دونوں ویروں کو پریم سے بغلگیر کیا۔ اور آخر ان کی بھگتی سے پرسن ہو کر ان کو اپنا بیکنٹھ دھام دے کر کرتارتھ کیا۔

چھپے ۲۱ ۔ نونند

برج بڑے گوپ پرجنیہ کے سُت نیکے نونند

دھرانند۔ دُھرونند۔ تریتیہ اُپ نند سُوناگر
شُٹھ شُونند پشُوپال بزمل نسُپچے ابھنندن
اس پاس واگرسکے، جاہنہ وہرش پُشپ چھند

چترتھ تہاں ابھی نند۔ نند سُکھ نند ہواجاگر
کرما دھرمانند۔ انج بلبھ جگ بندن
برج بڑے گوپ پرجنیہ کے سُت نیکے نونند

ترجمہ برج اگوکل) میں (۱) سُوجنیہ جی (۲) پرجنیہ جی (۳) ارجنیہ جی اور (۴) راجنیہ جی۔ یہ چاروں گوپ سگے بھائی تھے۔ ان میں تین بھائیوں کے بنس کا تو حال معلوم نہیں ہے۔ ہاں شری پرجنیہ کے نو نندوں کے بڑے ابوڑھے پتا تھے۔ انہیں کے بیٹے نونند جی تھے۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں (۱) شری دھرانند جی (۲) شری دُھروانند جی (۳) تیسرے شری اُپ نند۔ جو کہ اُتم شہری (بہت ہی سیو گیہ) تھے۔ (۴) چوتھے شری ابھی نند جی اور (۵) سُکھ کے ساگر پریم پرستھ شری نند جی (۶) کہ یوں کہ خاص طور پر پالک بزمل تپسیہ کرنے پر بھو کو آنند دینے والے شری شُونند جی (۷) شری کرمانند جی اور (۸) شری دھرمانند جی اور (۹) ان آٹھوں کے چھوٹے بھائی جگت میں بندن انسکار یوگیہ شری بلبھ نند جی۔ جہاں گوپال وگ سُوچھند (آزادانہ) پھرتے تھے۔ اُسی نگر (نوے۔ چیرد) کے آس پاس یہ نونند بھی براجتے تھے۔ ان میں شری نند مہر تو شری کرشن بھگوان کے پتا اور باقی آٹھ چچا ہیں۔ ان کی بڑائی بھلا کہاں تک ہو سکتی ہے؟

بال بردھ نرناری گوپ ہوں ارتھی اُن پادرج

نند گوپ، اُپ نند، دُھرو دھرانند مہری جسودا
مدھو منگل سُوبل سُوباہو بھوج ارجن شریداما
گھوش نواسی کی کرپا، سُر نر ہا نچھت آدی اج

کیرتی وا درش بھانو کنوری مہری من مودا
منڈل گوال انیک شیام سنگی بہو ناما
بال بردھ نرناری گوپ ہوں ارتھی اُن پادرج

ترجمہ مہری یعنی بڑی۔ مہر کی استری سے پریم کا سُکھ آدرش شری کیرتی نندنی ورش بھانو کنوری شری رادھا جی کی جے پریم جتنا ہی اونچا، پوتر اور نشکام ہوتا ہے اس کا چتر اتنا ہی نکالا۔ چمکیلا اور منوہر ہوگا۔ یہ گوپ کے پرتھا وغیرہ اب اوپر کے چھند کا ترجمہ کرتے ہیں۔ "جن گھوش نواسیوں (گوپ گوپیوں) کی کرپا کو برہما دیو ترا دیوتا اور منش پا چاہتے ہیں۔ ان بالک بردھ اور استری پرش گوپیوں کی چرن رج کا میں ارتھی ہوں ارتھات پانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے بڑے بڑے کچھ گوپوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) مہر شری نند گوپ جی (۲) شری اُپ نند جی (۳) شری دُھرونند جی (۴) شری دھرانند جی (۵) مہری

شری یشوداجی (۶) سمرن ماتر سے کیرتی (شہرت) دینے والی ورش بھانو کی استری شری کیرتی جی (۷)، شری ورش بھانو جی (۸) سدا ہی پرسن اور آنندت من والی سب سکھیوں کے سمیت شری ورش بھانو نندنی شری رادھکا جی (۹)، شری مہدھو جی (۱۰) شری منگل جی (۱۱) شری شبل جی (۱۲) شری شبا ہر جی (۱۳) شری بھوج جی (۱۴) شری ارجن گوپ جی (۱۵)، شری داما جی اور (۱۶) انیک نام والے شری شیام سندر جی کے ساتھی انیک گوال منڈل۔ ان سب کی چرن رج کو (میں) دل سے چاہتا ہوں دھنیہ گوکل برج۔ دھنیہ دھنیہ وہاں کے نواسی اور دھنیہ دھنیہ ان سب کی کلیان کرنے والی چرن رج۔

۱۶۵۔ شری یشوداجی

ہری شری یشوداجی کی پوتر کتھا شریمد بھاگوت سکھ ساگر۔ برج بلاس اور پریم ساگر وغیرہ گرنتھوں میں گائی گئی ہے۔ شری شری کرشن جی کی بال لیلا کا آنند آپ نے لیا۔ آپ سچ مچ اپنے بھگتوں کو لیش دینے والی ہیں۔ دھنیہ دھنیہ شری یشوداما یا آپ کی جے ہو۔ جس ماتا نے خود ہری (بھگوان) کو اپنا دودھ پلایا اور گود کھلایا۔ اس کی استتی بھلا کوئی تچھ پرانی کیا کرے گا؟

۱۶۶۔ شری کیرتی جی ۱۶۷۔ شری ورش بھانو جی

شری کرشن پریہ جگت جننی شری شری منی بندنی۔ بھگت جنوں کی اشٹ دیوتا شری ماتا رادھا جی کے پتا شری ورش بھانو جی اور ماتا شری کیرتی جی کی جے ہو۔ آپ دونو پرہی ساری استتی (حمد و ثنا) ختم ہے۔ آپ واتسلیہ رس کے سکھوں کی کھان ہی ہیں تو آپ کے بھاگیہ کی بڑائی بھلا کون کر سکتا ہے۔ کیونکہ شردھا بھگتی سے نمسکار کرنا ہی بنتا ہے۔

۱۶۸۔ رادھا جی کی سکھیاں ۱۶۹۔ گوال منڈل

شری رادھا ماتا کی سکھیوں کی استتی پرارتھنا کے بغیر جو کوئی شری رادھا جی کے پریتم کے چرنوں کی بھگتی چاہے اس کی بیوقوفی آپ ہی ہے۔ جن گوالوں اور گوال منڈل کو بھگوان نے اپنا کر کے جانا ماتا اور شری برہما جیسے بڑوں کے بڑوں نے جن کی کرپا چاہی۔ ان کے چرن کملوں کی رج اپنے مستک پر دھرنے کی خواہش کرنا بڑی ہی خوش قسمتی کی علامت ہے۔

برج راج شون سنگ سدن بن۔ انوگ سدا تت پر رہیں

رکتک پترک اور پتری۔ سب ہی من بھاویں
پریم کند۔ مکرند۔ سدا آنند۔ چندر ہا سا
سیوا سمے وچار کے، چارو چتر چت کی لہیں

مدھو کنٹھ مدھو ورت رسال وشال شہاویں
پیّد۔ بکل رس دان۔ سارو بدھی پرکاسا
برج راج شون سنگ سدن بن انوگ سدا تت پر رہیں

ترجمہ۔ شری برج راج (نند جی) کے پتر شری کرشن جی کے ساتھ گھر میں اور بن میں یہ سب سولہ سیوک سدا ہی سیوا میں تت پر (مستعد) رہتے ہیں۔ (۱) شری رکتک جی (۲) شری پترک جی (۳) شری پتری [illegible] یہ تینوں پربھو کے من میں بھاتے ہیں۔ (۴) مدھو کنٹھ جی (۵) مدھو ورت جی (۶) رسال جی (۷) وشال جی۔ یہ سب پربھو کو بہت شہاتے (اچھے لگتے) ہیں (۸)

پدم گند جی (۹) شری کمرنند جی (۱۰) سدا آنند جی (۱۱) شری چندر ہاس جی (۱۲) شری پنڈ جی (۱۳) بکل جی رتہا، رسدان جی (۱۵) شاردا جی اور (۱۶) پدھمی پرکاش جی - یہ سولہ چاتور اسندر) چتر اتوگ (سیوک) اپنی اپنی سیوا کا وقت وچار کر شری نندنندن جی کے چت کی رُچی جان لیتے ہیں اور بھگوان کی حسب مرضی سیوا کیا کرتے ہیں۔ ان کے بھاگیہ کی بڑائی کون کہہ سکتا ہے۔

سپت دویپ میں داس جے۔ تے میرے سر تاج

جمبو اور پلچھ سالملی۔ بہت راج رشی | کُش پوتر چن کرونچ۔ کون مہما جانے لشی

ساک وپل وستار پرسدھ نامی اتی پوہ کر | پربت لوک آلوک اوک ٹاپو کنچن دھر

ہری بھرت لسبت جے جہاں تن سون نت پرتی کاج۔ سپت دویپ میں داس جے تے میرے سر تاج

ترجمہ۔ ساتوں دویپوں میں جتنے بھی شری بھگوت بھگت جہاں جہاں ہیں، سو سب میرے مستک کے مکٹ ہیں (۱) جمبو دویپ (۲) پلکھش دویپ (۳) شالملی۔ ان میں بہت سے راج رشی بھگوت بھگت ہیں (۴) پرم پوتر کُش دویپ اور (۵) کرونچ دویپ میں جو بھگوت بھگت ہیں۔ اُن کی مہما جو انیک پرانوں میں لشی انکھی ہے۔ سو کون جان سکتا ہے۔ (۶) بہت وستار والا ساک دویپ اور اس سے بھی بہت پرسدھ نامی بڑا پشکر دویپ۔ نیز لوک آلوک پربت اور کانچن دھر ٹاپو کے اوک استھانوں اور آشرموں میں جہاں جہاں جو جو شری بھگوان کے سیوک لیتے ہیں۔ اُنہیں سے نت ہی میرا کام ہے۔ اور تھا اُنہیں کا دھیان میں سدا کرتا ہوں۔ اور یہ سب میرے سر کے مکٹ منی (سرتاج) ہیں۔ انہیں کی کرپا رشٹی کا میں ابھلاشی ہوں۔ کیونکہ

مورے من پربھو اس وشواسا ـــ رام تے ادھک رام کر داسا

نوٹ۔ یہ چھپے دہرا پڑھنا یک آنوک پر ہے۔ مندرجہ بالا ساتوں دویپوں سے باہر ہے۔ اپنا یہ بھارت ورش نیش جمبو دویپ میں ہی ہے۔ پہلے یعنی جمبو دویپ سے دوسرا دوگنا ہے۔ اس سے ہدیہ بج دوگنا دوگنا ہے۔ ادھات دوسرے سے تیسرا دوگنا یعنی پرتھم سے چوگنا ہے۔ اور چوتھا پہلے سے آٹھ گنا ہے۔ پانچواں سولہ گنا۔ چھٹا بتیس گنا۔ اور ساتواں دویپ پہلے دویپ سے چونسٹھ گنا بڑا ہے۔

۲۵ - چھپے چھند۔ جمبو دویپ کے بھگت

مدھیہ دویپ نو کھنڈ ہیں۔ بھگت جتے مم بھوپ

الاورت۔ ادھیس سنکرشن، انوگ سدا شو | رمنک مچھہ منو داس، ہرنیہ۔ کورم ارجمہ او

کرو براہ بھو بھرتیہ۔ ورش ہری برنگھہ پرہلادا | کم پرشش رام کپی۔ بھرت۔ نراین بینا نادا

بھدر اشو۔ گرلو ہے۔ بھدر سرو۔ کیتو کام کملا انوپ۔ | مدھیہ دویپ نو کھنڈ ہیں۔ بھگت جتے مم بھوپ

علیہ بھد چھپیہ علا پینا نادا = نارد جی ما مدھیہ دویپ = جمبو دویپ ما ارجم = اریما

ترجمہ۔ مدھیہ دویپ ارتھات جمبو دویپ کے نو بن کھنڈوں میں جتنے شری بھگوان کے بھگت ہیں۔ وہ سب میرے راجہ ہیں اور میں اُن کا کیرتن گانے والا سیوک ہوں۔ اب ان نو کھنڈوں کے سوامی بھگوت رُوپوں اور اُن کے مکھیہ بھگت سیوکوں کے نام کہتے ہیں، (۱) الاورت کھنڈ کے سوامی (ادھی پتی) بھگوان شری سنکرشن جی ہیں۔ اور ان کے سیوک شری سداشو جی ہیں، (۲) رمنک کھنڈ کے سوامی شری مچھ بھگوان اور اُن کے سیوک شری منوجی (راجہ ستیہ برت) ہیں اور (۳) ہرنیہ کھنڈ کے سوامی شری کورم بھگوان اور ان کے سیوک پجاری، شری ارمیا جی ہیں (۴) کرو کھنڈ کے پتی شری باراہ بھگوان اور ان کی سیوا کرنے والی شری بھومی دیوی جی ہیں۔ (۵) ہری ورش کھنڈ کے سوامی بھگوان شری نرسنگھ جی اور ان کے سیوک بھگت راج پرہلاد جی ہیں۔ (۶) کم پرش کھنڈ کے مہاراج خود شری سیتاپتی رامچندر جی ہیں اور ان کے سیوک کپی نایک شری ہنومان جی ہیں (۷) بھرت کھنڈ کے پالک بدریکا آشرم باسی شری نارائن جی ہیں اور ان کے پجاری بین بجانے والے شری نارد جی ہیں (۸) بھدراشو کھنڈ کے ایشور شری ہیہ گریو بھگوان اور ان کے سیوک شری بھدراشو جی (۹) کیتومال کھنڈ کے سوامی شری کام دیو بھگوان اور اُن کی پوجا کرنے والی پریم مثال شری کملا جی ہیں۔

نوٹ۔ جاننا چاہیے کہ ہم لوگ جمبو دویپ کے بھرت کھنڈ (جمبو دویپ کے بھرت کھنڈ ... آریہ ورت دیش) میں رہتے ہیں۔ بھرت کھنڈ کو بھارت ورش بھی پکارتے ہیں اور اسی کو بدیشی لوگ ہندوستان۔ انڈیا بھی کہتے ہیں، اور یہ منونتر جس میں ہم رہتے ہیں، ویوسوت منونتر ہے۔ اس منونتر کے اٹھائیسویں چتر یگ (چوکڑی) کا یہ کلیگ ہے جس کے ۴۳۲۰۰۰ سالوں میں سے صرف پہلے ہی چرن کا صرف ۵۰۲۵ (پانچ ہزار پچیسواں) سال بکرمی سمت ۱۹۸۱ میں چل رہا ہے۔ ارتھات کلیگ کو شروع ہوئے ابھی صرف ۵۰۲۵ سال ہی گذرے ہیں۔ انہیں شری ویوسوت منو جی کے بنس میں بھگوان رام چندر جی پرگٹ ہوئے تھے۔

چھپے چھند = ۲۶

شویت دویپ میں داس جے شرون سنو تن کی کتھا

شری نارائن بدن نرنتر، تاہی دیکھیں
جن کے درشن کاج گئے، تانہہ ہنیا دھاری
نارائن آکھیان درڑھ، تانہہ پرسنگ ناہن تھا

پلک پرے جو بیچ، کوٹی جُگ جا تن لیکھیں
شیام دئی کر سین، اُلٹ اب نہیں اُدھکاری
شویت دویپ میں داس جے، شرون سنو تن کی کتھا

ترجمہ۔ شویت دویپ میں جو شری بھگوان کے داس بستے ہیں، اُن کی کتھا کان لگا کر سنئے۔ وہ داس (بھگت) شویت دویپ نواسی شری نارائن کے مکھ چندر کو سدا دیکھا ہی کرتے ہیں۔ اور ان آنکھوں میں جو پلک پڑتے ہیں، ارتھات پلک جھپکنے میں جو وقت لگتا ہے، اس کو وہ کروڑوں یگ یا تناؤں (کروڑوں بار مرنے) جیسا دُکھ مانتے ہیں۔ ان بھگوت درشن میں ہی آنند لینے والے بھگتوں کے درشن اور گیان اُپدیش کرنے کے لئے بینا دھاری شری نارد جی گئے تھے۔ تب شری نارائن جی نے شری نارد جی کے من کی رُچی جان کر ہاتھ کے اشارے سے منع کیا، کہ آپ اُلٹے پاؤں لوٹ جائیے۔ یہ ہماری رُوپ مادھری کا پان کرنے والے لوگ آپ کے گیان اُپدیش کے اُدھکاری نہیں ہیں۔

نارائن کے رُوپ آسکتی (نارائن کے رُوپ پر موہت ہونے) رُوپ پریما بھگتی کی کتھا جیسی مذکور ہے، ویسی وہاں کے بھگتوں کی اچھی طرح درڑھ ہے۔ اور جیسی اور ستھانوں کے بھگتوں میں گیان بہت بھگتی میں رغبت ہوتی ہے، ویسی بات شویت دویپ میں نہیں ہے۔ وہاں والے تو صرف بھگوت درشن سوروپ مادھریہ رُوپ رس کے ہی پریمی ہیں۔ اسی کے اُپاسک ہیں اب ٹیکا کار شری پریہ داس جی کبتوں میں اسکی ٹیکا کرتے ہیں۔

۱۰۳۔ شویت دویپ کے بھگت

کبت ۱۰۳

شویت دویپ باسی سدا رُوپ کے اُپاسی۔ گئے نارد بلاسی۔ اُپدیش اسا لاگی ہے
دیکھی پربھو تین جن آدو ایہی این۔ درِگ دیکھیں سدا چین مَتی گتی انوراگی ہے
بھرے دُکھ پائی۔ جائی کہی شری بیکنٹھ ناتھ۔ ساتھ لئے چلے لکھو بھگتی انگ پاگی ہے
دیکھیو ایک سَر۔ کھگ لسے دھیان دھر۔ رِشی پوچھیں کہو ہری کیہو بڑ بھاگی ہے

ترجمہ۔ شری شویت دویپ کے نواسی بھگت سدا شری بھگونت رُوپ کے ہی اُپاسک ہیں، وہاں ایک وقت گیان اپدیش کرنے کے لیے ست سنگ کے بلاسی (پریمی) شری نارد جی گئے۔ ان کے من کی بات جان کر پربھو نے اشارے سے آگیا دی کہ اس جگہ میں مت جاؤ۔ کیونکہ یہ بھگت ہمارے رُوپ انوپ کو دیکھ کر پرم آنند مانتے ہیں، اور رُوپ ہی کے بے حد پریمی ہیں۔ ان کو اب گیان اپدیش کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ سن اُداس ہو کر شری نارد جی واپس لوٹے۔ اور شری بیکنٹھ ناتھ بھگوان کے ہاں جا کر سب بات نیدن کی۔ بھگوان نے فرمایا۔ ٹھیک تو ہے۔ اور ان کو اپنے ساتھ لے چل کر کہا، کہ چلو، ہم دکھا دیں کہ دراصل اُن بھگتوں کے انگ انگ اور روم روم میری پریا بھگتی سے کیسے (بھرے ہوئے) ہیں۔" دونو شویت دویپ میں پہنچے۔ وہاں ایک سروور میں ایک بھگت پرندہ پربھو کا دھیان دھرے بیٹھا تھا۔ اس کو دیکھ کر شری نارد جی نے شری بیکنٹھ ناتھ جی سے سوال کیا۔ کہ پربھو! یہ پرندہ ایسا شانت کیوں بیٹھا ہے؟ شری ہری نے جواب دیا، کہ یہ بھگت پرندہ بہت خوش قسمت ہے۔

کبت ۱۰۴

برس ہزار بیتے۔ بھئے نہیں چت چیتے۔ پیا سو ہی رہت اسے پائی نہیں پیجیے
پاوے جو پرساد جب جیبھ سو سوا دلیت۔ لیت نہیں آور۔ یا کی متی رس بھیجیے
لیجے بات مان۔ جل پان کر ڈار دیو۔ لیو چونچ بھر۔ درِگ بھر بُدھی دیجیے
اچرج دیکھ چکھ لگے نِرنمیش کہوں۔ چھوں دِش بھریو۔ اب سیوا یا کی کیجیے

(۱) نہیں چت چیتے = دھیان نہیں دیا (۲) لگے نرنمیش = ایک ٹک دیکھنا (۳) چھوں دِش بھریو = پرکاشا کی۔

ترجمہ۔ نارد جی! دیکھو اس کو ایک ہزار سال گذر گئے۔ اس کے چت میں چنتا نہیں اور اتفاق اس کو پتا ہی نہیں کہ ہزار سال گذر گئے ہیں، اور یہ اتنے دنوں سے پیاسا ہی رہتا ہے، کیونکہ جب وہ میرا پرساد پاتا ہے، تبھی جیبھ سے کھان پان کا سواد لیتا ہے، اس کی بدھی بھگتی رس میں اتنی بھیگی ہوئی ہے کہ میرے پرساد کے بغیر اور کسی وستو کو گرہن ہی نہیں کرتا، میری اس بات کو سچ مانو۔ دیکھو، میں پرساد کر کے جل اس کو دیتا ہوں، اس کو پیئے گا۔" پربھو نے آپ جل پی کر پرساد اس کے آگے رکھ دیا، تب فوراً ہی اس نے بھر چونچ پان کر لیا۔ پریم آنند کا جل بھی اس کی آنکھوں میں بھر آیا، اور ادھر امرت کے

سوادے بدھی پرسنتا سے بھر گئی۔ اس آشچریہ بھگتی کو دیکھ کر شری نارد جی کی آنکھیں ذرا بھی بند نہیں ہوئیں۔ ارتھات وہ پلک جھپکنا بھول گئے۔ ایک ٹک اُس کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ پھر چاروں اطراف پھر کر اُس کی پردکھشنا کی۔ اور پربھو سے بولے کہ میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں سدا اِس کی سیوا کیا کروں۔ یہ سن کر بھگوان بولے۔

کبت ۵ ۱

چلو آگے دیکھو، کو اور رہے نہ پریکھو۔ بھاؤ بھگتی کر لیکھو، گئے دوپ ہری گلیئے

آیو ایک جن دھائی۔ آرتی سمیہ وہائی، کھینچ لیئے پران، پھر بدھو یا کی آیئے

وہی ان کہی، پتی دیکھو نہیں ہی پیو۔ ہریہ یا کو چیو۔ تن گرپیو۔ من بھایئے

ایسے پُتر آدی آئے۔ سلیچے ہت میں دکھائے۔ پھیر کے جوائے۔ رشی گلے چت لایئے

ترجمہ:- پریکھو = جانچ، پرکھیشا، امتحان۔ لیکھو = لیکھا کرو، مانو یا گنتی میں لاؤ۔ جوائے = زندہ کئے۔

چلو۔ ابھی آگے اور دیکھو۔ کوئی پرکھیشا باقی نہ رہ جائے۔ جس میں ان بھگتوں کی سب دشا دیکھ کر تم بھاؤ پورک اُن کی بھگتی کو لیکھا میں لاؤ۔ ارتھات ان کی گہری اور سچی بھگتی کے قایل ہو جاؤ۔" اس طرح باتیں کرتے ہوئے اس شویت دوپ کے ایک مندر میں وہ تو گئے۔ کہ جہاں سب بھگت وگ ہری کے گن اور نام کا ہی پریم پورک گان کر رہے تھے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک آرتی درشن کا نیمی دوڑتا ہوا آیا۔ مگر آرتی کا وقت گذر گیا تھا۔ آرتی کا درشن نہ پانے کے بِرہ سے اس نے پران کو کھینچ کر تیاگ ہی دیا۔

اس کے پیچھے ہی اُس کی دھرم پتنی بھی آ گئی۔ اور پوچھنے لگی۔ کہ کیا آرتی ہو گئی؟ آپ نے کہا کہ ہو گئی۔ بلکہ تیرے پتی کو بھی درشن نہیں ہو سکے۔ دیکھ، پران تیاگ کر دھرتی پر پڑا ہے۔ آرتی کے بِرہ نے اُس کے بھی پران ہر لئے۔ اُس کا بھی مردہ جسم زمین پر گر پڑا۔ ان دونوں کا آرتی میں نیم پریم دیکھ پربھو کے اور نارد جی کے من میں بہت بھایا۔ ارتھات اُن کے نیم پریم کو دیکھ کر دونو کے دلوں پر گہرا اثر ہوا۔ اسی طرح سے ان کے پُتر وغیرہ سب آئے۔ اور آرتی کے درشن کے بغیر پران تیاگ تیاگ کر زمین پر گر پڑے۔" اس طرح پربھو نے ان سچے بھگتوں کا پریم نیم نارد جی کو دکھایا۔ جس سے شری نارد جی کو شویت دوپ واسیوں کی سچی اور گہری بھگتی کا گیان ہوا۔

پھر جب آرتی ہونے لگی۔ تو اس وقت پربھو نے ان سب کو زندہ کر کے آرتی درشن کا آنند دیا۔" یہ کتھا شویت دوپ مہاتم میں رشیوں نے گائی ہے۔ ان کی پریم بھگتی میں سب کو چت لگانا چاہیے۔ شویت دوپ بھُو لوک کا سورگ ہی ہے۔

چھپے چھند ۲۷۔ اشٹ کل ناگ

اُرگ اشٹ کل دوار پال۔ ساودھان ہری نام بُرت

الاپتر مکھ انت۔ انت کیرتی بستارت
اُکھو کمبل واسُو کی اجت آگیا انوورتی
پدم سنکو پن پرگٹ دھیان اُر تے نہیں ٹارت
کرکوٹک تکشک شُبھٹ سیوا سر دھرتی
آگم اوکت شو سنگھتا اگر ایک رس بھجن رت
اُرگ اشٹ کل دوار پال ساودھان ہری نام بُرت

نوٹ۔ اس چھپے چھند میں سوامی اگرداس جی نابھا جی کے گورو کا نام آیا ہے۔ اس سے اگیان ہوتا ہے۔ کہ ساتو شری اگرداس

جی کا یہ چھپے منگل سروپ جان کر شری نابھا جی نے یہاں رکھا ہے۔ یا بھگت مال کے اس گرنتھ کے انت میں خود شری نابھا جی نے اپنے گرو شری اگرداس سوامی جی کا نام پوجا کے طور پر لکھ دیا ہے۔

ترجمہ۔ ان اشٹ کل مہا سرپوں کی شری بھگوان کے دھام میں ستھتی ہے۔ یہ شری ہری مندر کے دوار پال ہیں۔ اور اپنی اپنی سیوا میں سدا ساودھان رہتے ہیں۔ ان سرپوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) ایلا پتر جی (۲) اننت (شیش) جی۔ جو اپنے مکھوں سے شری اننت (شری بھگوان) کی سُندر کیرتی وستار پوروک سدا ورنن کرتے ہیں۔ (۳) پدم جی اور (۴) شنکو جی ان کی پرتگیا پرگٹ ہے۔ کہ شری پربھو کے سروپ کا دھیان اپنے ہردے سے لمحہ بھر بھی نہیں ٹالتے یا بھلاتے (۵) شری اشوکمبل جی (۶) شری واسوکی جی جو کہ شری ارجنت مہاراج کی آگیا انوساری سدا برتتے ہیں اور تقات سدا بھگوان کی آگیا میں رہتے ہیں۔ (۷) کرکوٹک جی اور (۸) شری تکشک جی۔ یہ دونو شوبھٹ شری پربھو کی سیوا روپ بھومی اپنے سر پر سدا ہی دھارن کئے رہتے ہیں۔ سوامی شری اگرداس جی کہتے ہیں کہ یہ شوشکھتا تنتر (آگم) میں کہا گیا ہے۔ ان اشٹ کل مہا ناگوں کی شری بھگوان کے چرنوں میں سدا ہی ایک رس پریتی رہتی ہے۔

پیارے ناظرین! آپ سب مہاتما سجنوں کے گھروں میں سب یگیہ آدی کریاؤں میں پروہت لوگ ضرور ہی اشٹ کل ناگ کی اور دیوتاؤں کے سمبندھ میں پوجا کرتے کراتے ہیں۔ وہ ناگ یہی ہیں کہ جن کی بندنا و پرارتھنا شری گرنتھ کار نابھا سوامی جی نے بھگت مال کے اس پرتھم کھنڈ کے انت میں کی ہے۔ انت میں اس لئے کی ہے۔ کہ کیونکہ یہ ہری مندر کے دربان دوار پال ہیں۔ ان کی کرپا کے بنا ہری مندر میں پرویش نہیں ہو سکتا۔ اندر جانے کے پہلے آپ ہی کی کرپا دِرشٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۵ پایو جن رام۔ رتن پرم ہی نے پایو ہے۔ (ادم شم)

پرارتھنا

پیارے ناظرین! شری بھگت مال جی کے پرتھم کھنڈ کی ٹیکا یہاں پر سماپت ہوتی ہے۔ شری نابھا جی مہاراج گرنتھ کار اور پریہ داس جی مہاراج ٹیکا کار کا کروڑوں بار دھنیہ واد ہے۔ کہ جن کی کرپا سے ایسا اتم گرنتھ جگت میں پرگٹ ہوا۔ کہ بھگتی وشے پر اس سے اتم اور کوئی گرنتھ نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے چھپے چھند بہت ہی کٹھن ہیں اور کبت بھی بہت جگہ اوگھٹ ہیں پھر بھی اس پامر بھکتی نے بھگت جنوں کے کلیان کے لئے اپنی تچھ بدھی انوساران کا ترجمہ کیا ہے۔ شری گرو دیو جی کی کرپا سے ہی داس اس مہان کاریہ کو سماپت کر سکا۔ کوئی بھول چوک ہو تو پریمی سجن شدھ کر لیں

ستیہ یگ۔ تریتا اور دواپر کے بھگتوں کے چرتر

شری بھگت مال پرتھم کھنڈ سماپت

اس پہلے کھنڈ میں شری سوامی نابھاجی کے ۲۳ دوہے، ۲۷ چھپے کل ۵۰ اور ٹیکا کار شری پریہ داس جی کے ۸۲ اکبت درج ہیں۔ کل میزان ۱۳۲ جن کی داس پامر بھکتی نے ویاکھیا کی ہے۔ آگے دوسرے کھنڈ کی ویاکھیا جس میں کلیگ کے بھگتوں کے مفصل حالات درج ہیں اسی ڈھنگ پر ہندو رسالہ اترنشٹ میں مسلسل چھپتی رہیگی ہے۔

بھگتی کی مہما

پوجنیہ ستگورو شری مہاتما منگت رام جی کے دوہے

نرمل بھگتی من رہی، تب نج گھر کینا واس
انترگت میں سوجھیا انمت شکتی بھنڈار
کرم جال بنپا مٹے، جب من میں نام کمائے
ست بھروسا دھار کے چرن سمر ہو دین دیال
جھوٹ بھروسا تیاگ کر ست مارگ کو بھال
سر جینہار دھیایئے، نمکھ نمکھ کر میت
ساچی بھگتی جب ملی تن من بھیو نہال
سرب جیاں آدھار پربھ من میں سدا آرادھ
ست سوروپ نارائن میں رمو رہو نت نیت
کوئی وستو نہیں سنسار میں جو چت لیوے چھیر
دُربھ آیا جگت میں جیو سو ہی گنوان
بپت نوارن ہار تو سرب دیا تو دیو!
چھاڈیہ بپتا جگت کی سمر لیجو پربھ رائے
موہ ممتا کو تیاگ کے پربھ چرنن چت راکھ
باہر کی بھرمن تیاگ کے انترگت لکھ لیکھ
ساچا دھرم وچار لے دھیایئے ست پربھ ایک
اپنی مہما دھار کے اچرج کھیل رچائی
اک صاحب کی پریت کر دوجا بھاو تیاگ
نت ہی نت سمرن کروں ساچا نام اکھنڈ

منگت دوجا وسریا گھٹ پایو ست پرکاش
منگت تس کا کھیل ہے سرب جگت وستار
منگت مہما نام کی نہیں رنچک برنی جائے
منگت سو نستر بھئے جھوٹ ملی نت کال
منگت پل پل سمر ہو پربھ ساچا دین دیال
منگت سادھن سار یہ ہردہ کرے پنیت
منگت پربھ سمرنا گتی بپت مٹی نت کال
منگت پربھ شرنا گتی کوٹک مٹیں وبادھ
منگت جھوٹ سنسار میں ساچی پاؤ پریت
منگت نام گوبند کا ہرے سکل تقصیر
منگت سمرن پائیا جیں ایک نام بھگوان
منگت نرمل پریت سے پاؤں چرن کی سیو
منگت پربھ کی بھگتی سے جیو دستر ترجائے
منگت ملے تب شانتی نام امی رس چاکھ
منگت انتر رم رہیا آد پرکھ نربھیکھ
منگت سگلی دات تس رکھ داتے کی ٹیک
منگت آپے آپ توں نت تیری سرنائی
منگت بھرمن چھاڈ کے ہر کیرت میں لاگ
منگت نرمل پریت سے من کی مٹے دوند

व्याधस्याचरणं ध्रुवस्य च वयो विद्या गजेन्द्रस्य का
कुब्जायाः किं नाम रूपमधिकं किं तत्सुदाम्नो धनं
वंशः को विदुरस्य यादवपतेरुग्रस्य किं पौरुषं,
भक्त्या तुष्यति केवलं न च गुणैः भक्तिप्रियो माधवः

ترجمہ

ویادھ (شکاری) کا آچرن کیا تھا؟ دھرو کی عمر کتنی تھی اور گجیندر میں کونسی ودیا تھی۔ کبجا میں کونسی نام اور روپ کی بڑائی تھی۔ اور سُداماں جی کے پاس کونسا دھن تھا؟ ایسے ہی بدر جی کا کونسا اونچا بنس تھا۔ اور یادو پتی اگرسین میں کونسا پُرشارتھ (بل) تھا۔ ان میں سے کسی میں بھی کوئی ایسا سنساری گن نہیں تھا۔ پھر بھی بھگوان اُن پر پرسن ہوئے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ بھگوان مادھو صرف بھگتی سے ہی پرسن ہوتے ہیں۔ گنوں سے نہیں۔ اس پر ایک بھجن ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جو اگرچہ سادہ سا ہے۔ مگر پُر معنی منوہر اور دل پر اثر کرنے والا ہے۔ اور جسے ہم بارہا گایا کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

بھگتی پریو مادھوا
بھگتی دان دیجئے
ویادھ کا آچرن کیا؟ دھرو کی تھی عمر کیا؟
بھگتی دان دیجئے
گج میں بھی ودیا کیا؟ کُبجا کا تھا روپ کیا
بھگتی دان دیجئے
سُداماں کتنا دھنی تھا؟ بدر کا تھا بنس کیا؟
بھگتی دان دیجئے
اگرسین یادو کا کتنا سا پورش تھا؟
بھگتی دان دیجئے
بھگتی دیکھ ریجھتے۔ گُن نہ وچارتے
بھگتی دان دیجئے
بھگتی پریو مادھوا۔ بھگتی پریو مادھوا

بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا
بھگتی دیکھ ریجھ گئے۔ بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا
بھگتی دیکھ ریجھ گئے۔ بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا
بھگتی دیکھ ریجھ گئے۔ بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا
بھگتی دیکھ ریجھ گئے۔ بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا۔ بھگتی پریو مادھوا
بھگتی پریو مادھوا
بھگتی دان دیجئے۔ بھگتی پریو مادھوا

سمرن کا مہاتم

چوپائی ۱

سمرو الکھ نرنجن نام
آوے نت تمہارے کام
جو سمرے تا کی گت ہوئی
جو سمرے سوئی بڑبھاگی
جو سمرے سو جگ جگ جیوے
جو سمرے سوئی پردان
جو سمرے سوئی تپ ونتا
جو سمرے سو بے پرواہ
جو سمرے سو راج برا جے

جو سمرے سکھ پاوے سوئی
جو سمرے سو بڑو تیاگی
جو سمرے سوامی رس پیوے
جو سمرے سوئی پردھان
جو سمرے سوئی دھن ونتا
جو سمرے شاہن کے شاہ
جو سمرے تس آپ نواجے

سمرو کیوں پرم آنندا
جو سمرے تا کی گت نیاری
جو سمرے سو مکتا ہوئے
جو ہر سمرے سوئی اونچا
جو سمرے سوئی سکھ پاوے
سمرن میں کچھ گانٹھ نہ لاگے
تس جن جنم امولک ہارا

چوپائی ۳

سمرو آپ پرش اوناشی
جس تے کٹے بھرم کی پھانسی
جیہہ سمرے ٹوٹے جم پھندا
سمرلیو آتم بنواری
مرت ہر ہری نام بسارے کوئے
جو ہر سمرے سوئی سوچا
جنم جنم کے پاپ نسا وے
سمرن سے سب نشٹ ہوجاگے
جس نے سمرن نام بسارا

دوہا	اسر پدارتھ نام ہری۔ سمرلیو سب کوئی جو سمرے سکھ پاوے سو۔ مکتی پراپت ہوئی	دوہا

(۲)

دوہا	سب کچھ آواگون ہے صاحب نام اڈول تاتے ہری سمرو سدا۔ لاگے گانٹھ نہ مول	دوہا

(۳)

رام نام جو سمرے ناہیں
رام نام تیرو سکھدائی
سمرو کا ہن کیشو رائے
سمرو جگت پتی جگ ناتھا
سن ساجن جن نام بسارا
سمرو نام نرنجن رائے

سو ہی انت کال پچھتا ہیں
رام نام سے بلے بڑائی
جیہہ سمرے سب دکھ بہا جائے
انت کال جو دیوے ساتھا
سو پاپی سوئی تیہارا
جیہہ سمرے نر سب سکھ پائے

دوہا	جن ہی نام بسار یا۔ پاپی کہیئے سوئی سن ساجن ہری نام بن انت کال نر روئی	دوہا

ہر کے سمرن ہر جن تارے
سمر شونام شری بھرتری
سمرن تے چھوٹے گج راج
ہر سمرن پر ہلاد ابارا
سن ساجن ہری نام پرسادا
تاریو شو رغریب بچارا
ہر کے سمرن تریو ناما

ہر کے سمرن پتت ادھارے
اجامیل۔ گج گنکا تری
راکھی پنچالی کی لاج
نرسنگھ نے ہرناکش مارا
تارے ہری جی کیتے ساوھا
تاریو پربھو روی داس چمارا
ہر کے سمرن تریو سداما

دوہا	جگ تارن ہری نام ہے سکل ادھارن سوئے سن ساجن ہری نام بن جنم جاؤگے کھوئے	دوہا

آشیرباد

رسالہ۔ ماڑننڈ کے سب پریمیوں کو نیا سال مبارک ہو۔ ایشور نام دان بخشیں۔ سرب جگت کا کلیان ہو۔ سیوک "پرمارتھی"

ابدی سکھ اور شانتی دینے والی روحانی و اخلاقی کتابیں

(مصنفہ و مرتبہ شری بیان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ مترجم مہابھارت مکمل۔ دس اپنشد و یوگ واشِشٹھ وغیرہ)

دھرم پریمی سجنو! اس فہرست میں گیان دھیان بھگتی اور یوگ سمبندھی زندگی کو کامیاب بنانے والی اچھی اچھی کتابیں درج ہیں پرمارتھی جی کی تیار کردہ کتابوں میں خوبی یہ ہے کہ وہ بالکل آسان، زود فہم اور رسیلی ہوتی ہیں جن کے مطالعہ سے دل کو سچی شانتی ملتی ہے۔ اس لئے سوادھیائے کے پریمی سجن ضرور ان کتابوں کو منگوا کر مطالعہ کریں۔ بڑا حظ حاصل ہوگا۔

۱. مہابھارت مکمل اردو — مہرشی وید ویاس کرت ایک لاکھ شلوکوں کی مکمل سنسکرت گرنتھ مہابھارت کا شلوک وار سلیس اردو ترجمہ ہزاروں روپیہ کی لاگت سے آٹھ سال میں مکمل ہوا ہے چھ جلدوں میں ۵۰ ہزار صفحات کلاں۔ قیمت صرف پچیس روپے

۲. شری گیانیشوری گیتا — المعروف بھاوارتھ دیپکا۔ سنت گیانیشور مہاراج کرت گیتا جی کی یہ انمول ٹیکا ہے آپ اس کو پڑھ کر گیان اور بھگتی کے رنگ میں رنگے جا کر گدگد ہو جائیں گے۔ قیمت گیانیشور مہاراج کے جیون چرتر سمیت ۲

۳. شری چیتنیہ چرتاولی مکمل — بنگال کے پرسدھ کیرتن آچاریہ مہاپربھو شری کرشن چیتنیہ المعروف گورانگ مہاپربھو کا مکمل جیون چرتر دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ پریم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس میں سریاس وغیرہ بیسیوں بھگتوں کے پریم اور بھگتی سے لبریز جیون چرتر موجود ہیں آپ بھی پرمانسیم مہاپربھو کے حالات پڑھ کر جیون سپھل کریں۔ قیمت ہر دو جلد چار روپے

۴. اپنشد گیان مالا — اپنشدوں کے پڑھے بغیر آتم گیان نہیں ہو سکتا۔ شری بیان پرمارتھی جی نے دس اپنشدوں کا ترجمہ آسان اردو میں کر کے برہم گیان کا مارگ آسان کر دیا ہے۔ جلد اول میں (۱) ایش اپنشد ۱۸ (۲) کین اپنشد ۱۸ (۳) پرشن اپنشد ۶ (۴) کٹھ اپنشد ہر دو حصہ ۱۲ (۵) منڈک اپنشد ۸ (۶) مانڈوکیہ اپنشد ۳ یہ چھ اپنشد شامل ہیں۔ قیمت مجلد صرف ۱۲ جلد دوم میں (۷) ایترے اپنشد ۱۸ (۸) تیتریہ اپنشد ۱۲ اور شویتاشوتر اپنشد یہ تین اپنشد شامل ہیں۔ قیمت رعایتی مجلد ۱۲ جلد سوم (۱۰) چھاندوگیہ اپنشد ترجمہ مع شرح قیمت ۱۲ تینوں جلدیں یکمشت قیمت رعایتی صرف ساڑھے چار روپیہ فوٹ۔ یہ سب اپنشد الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔

۵. شری واشِشٹھ مکمل — مہارامائن المعروف یوگ شاستر پورے چھ پرکرن دو جلدوں میں۔ اردو میں سب سے آسان یہی یوگ واشِشٹھ ہے آپ پرم شانتی اور مکتی پراپتی کے حصول کے لئے ضرور پڑھیں جن سجنوں کی عمر ۴۰ یا ۵۰ برس سے تجاوز کر چکی ہے ان کے لئے یوگ واشِشٹھ کا سوادھیائے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۲۰۰ صفحات۔ قیمت [illegible] مجلد چار روپے

۶. داس بودھ یا خزانہ معرفت — شری شیواجی مرہٹہ کے گرو سوامی رام داس جی کی مشہور کتاب "داس بودھ" کا اردو ترجمہ سب ہندو شاستروں کا لب لباب روحانیت کا خزانہ۔ حجم ۲۳۲ صفحات۔ قیمت ۱۲

۷. ادھیاتم رامائن مکمل — (باتصویر) یہ سب سے اصلی اور پراچین رامائن ہے۔ اس کے پڑھنے کا بڑا مہاتم ہے۔ مکمل ۷ کانڈ رامائن۔ بھید گیان بھگتی اور پریم سے بھرپور ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحات کلاں قیمت ۱۲

۸. شری بھگتی ساگر و دھرم جہاز — (منظوم مع ترجمہ) یہ بے نظیر گرنتھ ہر ایک گیان ابھلاشی کو پڑھنا چاہیئے۔ شری سوامی چرن داس جی کرت بھگتی اور گیان کا انمول گرنتھ ہے۔ ضرور منگائیے۔ حجم ۱۰۰ صفحہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ

۹. شری بھرتری ہری شتک — مہاتما بھرتری ہری جی کے نیتی اور ویراگ شتک کا نہایت دلچسپ اردو ترجمہ۔ ایسی عمدہ اور سندر کتاب آپ نے پہلے نہ پڑھی ہوگی۔ آپ پڑھ کر گدگد ہو جاویں گے۔ قیمت مجلد ۱۲

۱۰. شری وشنو پران مکمل — (باتصویر) یہ سب سے سرلیشٹ پران ہے۔ اس میں بھگتی اور گیان کی سندر کتھائیں اور بھگوان کا مہاتم بیان کیا گیا ہے۔ گیان، بھگتی، ویراگیہ کا انمول خزانہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

کتاب	تفصیل
۱۱۔ اوم و گایتری کی مہما اور جپ کی مکمل ودھی ۱-۱-۱۱	اس کتاب کے مطابق تین ماہ جپ کرنے سے ہر کام میں کامیابی ہوتی ہے۔ گایتری ماتا کا ایسا ہی پربھاؤ ہے۔ اس کے صرف پڑھ لینے سے بھی بہت کلیان ہوتا ہے۔ ۱۲
۱۲۔ پاتنجل یوگ درشن ۱	اس میں مہرشی پتنجلی کے یوگ درشن کی نہایت عمدہ ویاکھیا کی گئی ہے۔ اصل سنسکرت سوتر لفظی ترجمہ اور تشریح وغیرہ سب کچھ اس میں درج ہے۔ یوگ کے پریمی اس کو ضرور پڑھیں۔ قیمت ایک روپیہ
۱۳۔ دھیان یوگ پرکاش ۶	یہ وہ منوہر کتاب ہے جو ہر وقت آپ کو جیب میں رکھنی چاہیئے، اور اس کی ہدایات کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یہ آپ کو دھنوان بننے اور ہمیشہ سکھی رہنے کی آسان ترکیب بتلائیگی۔ قیمت ۶/
۱۴۔ پران کی مہما اور پرانایام کی مکمل ودھی ۶	اس میں دینی و دنیوی ہر قسم کی کامیابی کے لئے نہایت سرل پرانایام درج ہیں۔ جن کو پڑھ کر آپ باسانی کر سکتے ہیں۔ قیمت ۶/
۱۵۔ شری تلسی رامائن۔ بال کانڈ ۱۱/۴	عورتوں کی چھوٹے بچوں سے لے کر راجوں مہاراجوں کی سبھاؤں یکساں آدر پانے والی شری گوسائیں تلسی داس جی کی رامائن کا بال کانڈ۔ دوہوں چوپائیوں سمیت اردو ترجمہ۔ قیمت ۱۱/۴
۱۶۔ شری وشنو سہسر نام شنکر بھاشیہ	شری وشنو سہسر نام کے پاٹھ سے سب کشٹ دور ہوتے ہیں۔ اس میں بھگوان کے ہزار ناموں کے ارتھ بتلائے گئے ہیں۔ روزانہ پاٹھ کے لیے منگائیے۔ قیمت ۸/
۱۷۔ شری سکھمنی صاحب سٹیک ۱۲	شری گورو ارجن دیو جی کی یہ انمول بانی معہ تشریح و ترجمہ کے اس میں درج کی گئی ہے۔ اس کے وچار پوروک نت پاٹھ کرنے سب دکھ دور ہو کر سکھ ملتا ہے۔ قیمت ۱۲
۱۸۔ شری جپ جی صاحب سٹیک ۱	شری گورو نانک صاحب کی اس امر بانی کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے۔ کہ پڑھ کر آپ کا چت گد گد پرسن ہو جاوے گا۔ ہر ایک پوڑی کا الگ الگ ترجمہ ہے۔ قیمت ۱۲
۱۹۔ ویراگ سندیش	اس کتاب میں شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج نائین پادشاہ کے ویراگ بھرے شبد اور دوہے گرنتھ صاحب سے اخذ کر کے ترجمہ و تشریح سمیت درج کئے گئے ہیں۔ انمول گرنتھ ہے۔ قیمت ۸/
۲۰۔ سرل پنچدشی	پنچدشی ویدانت کا چوٹی کا گرنتھ ہے۔ سنسکرت میں ہونے کے باعث اردو دان اصحاب اس سے لابھ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ہم نے پنچ دشی کا لب لباب نکال کر آپ بھگتوں کے سامنے رکھ دیا ہے، لابھ اٹھائیے قیمت ۱/
۲۱۔ اپروکھش انوبھوتی یا بے پردہ درشن	یہ کتاب شری شنکر آچاریہ مہاراج کے اسی نام کے ایک چھوٹے سے گرنتھ کا اردو ترجمہ ہے گویا سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ ضرور پڑھیں، قیمت ۶/
۲۲۔ پنچی کرن۔ ویدانت کی کنجی ۶	یہ کتاب برہم نشٹھ شری رام گورو کرت پنچی کرن کی وستار پوروک ٹیکا ہے۔ اسکے پڑھنے سے آپ کو آتما و پرماتما کی حقیقت سمجھ میں آ جاوے گی۔ نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت ۶/
۲۳۔ کبیر دوہاولی ہر دو حصہ ۱۲	اس میں کبیر صاحب کے ایک سو دوہوں کی نہایت سندر ویاکھیا کی گئی ہے۔ بیچ بیچ میں روحانی کتھائیں دے کر مضمون کو نہایت دلچسپ بنایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/
۲۴۔ کبیر شبداولی ہر دو حصہ ۱۲	اس کتاب میں کبیر صاحب کے نہایت آسان شبد معہ ترجمہ و تشریح کے دئے گئے ہیں۔ یہ پڑھ کر اور گا کر آپ بہت پرسن ہونگے۔ اور آپ میں گیان بھگتی اور پریم پیدا ہوگا۔ قیمت ۱۲/
۲۵۔ سنت سندیش ہر دو حصہ ۱۲	اس کتاب میں سنت کبیر صاحب۔ دادو دیال صاحب، تلسی صاحب، ریدا س جی، سہجو بائی جی دیا بائی جی، سندر داس جی وغیرہ سنتوں کے دوہے معہ ترجمہ کے درج ہیں۔ قیمت ۱۲/
۲۶۔ میرا بائی کی پریم بانی	پریم کی دیوانی میرا بائی کے ایسے سرل اور عام فہم شبد اس میں دئے گئے ہیں۔ جو کہ عام طور پر کیرتن میں گائے جاتے ہیں، آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگے۔ قیمت صرف ۶/

رام لال ورما مینیجر ماتنڈ پستکالیہ۔ مارتنڈ بھون۔ چوبرجی۔ لاہور

کتاب	تفصیل
۲۷۔ شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش ہر سہ حصہ	اس میں شریمد بھاگوت کے پہلے آٹھ سکندھوں کی سندر بھگتی پورن کتھائیں درج ہیں۔ بھگوان کے پریمی سجن منگوا کر پڑھیں۔ قیمت ۱؎
۲۸۔ امرت کتھا۔ شریمد دسم سکندھ المعروف پریم ساگر ۱؎	یہ شریمد بھاگوت کا دسم سکندھ ہے۔ اس میں شری کرشن جی کی بال لیلا درج ہے۔ سنسکرت سے حرف بحرف ترجمہ۔ قیمت ۱؎
۲۹۔ اودھو گیتا مکمل المعروف گلیان مارگ ۱۲؎	اس میں شریمد بھاگوت کا گیارھواں سکندھ درج ہے۔ جس میں شری کرشن جی نے اودھو جی کو آخری تتو گیان کا اپدیش کیا ہے۔ قیمت ۱۲؎
۳۰۔ یوگ سندھیا وستوتر سنگرہ ۱۰؎	اس میں پرانائم پرایتی اور ویدک کے نہایت سرل سادھن بتلائے گئے ہیں۔ اور ترکال سندھیا بالتشریح دی گئی ہے۔ گائتری کا جپ اور بہت سے ستوتر بھی درج ہیں۔ قیمت ۱۲؎
۳۱۔ سندھیو اپاسنا یوگ و بھجن سنگرہ ۱۰؎	اس میں ویدک سندھیا بالتشریح دی گئی ہے اور گائتری کی مہما پر بھی زور دیا گیا ہے اور بھگوت بھگتی کے سندر بھجن بھی دئے گئے ہیں۔ قیمت ۱؎
۳۲۔ مرتیو میمانسا (فلسفۂ موت) ۱۲؎	موت ایک حقیقت ہے اور لازمی ہے۔ مگر اس کی ماہیت کو بہت کم سجن جانتے ہیں۔ اس کتاب میں نہایت عمدگی سے فلسفۂ موت کو سمجھایا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؎
۳۳۔ سور شبد ساگر	اس کتاب میں مہاتما سورداس جی کے سور ساگر میں سے چیدہ چیدہ بھجن مع ترجمہ و تشریح کے درج ہیں جن میں شری کرشن پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ شری کرشن پریمی ضرور منگا ویں۔ قیمت ۱؎
۳۴۔ وچار کلپدرم ارتھات مانسک شکتی وکاس	یہ کتاب نوجوانوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں ہے۔ اس میں من کی طاقت کو بڑھا کر اس سے حسب خواہش کام لینے کے سادھن بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۱؎
۳۵۔ برہم گیان ساگر	مہاتما چرنداس جی کرت دوہوں و چوپائیوں میں ترجمہ و تشریح سمیت۔ برہم گیان کی پراپتی کے خواہشمند احباب ضرور منگوا کر لابھ اٹھاویں۔ ان دوہوں و چوپائیوں کو زبانی یاد کر لینے سے بڑا آنند ملتا ہے۔ قیمت ۸؎
۳۶۔ ویدانت ستوتراولی ۸؎	اس کتاب میں شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج کرت ویدانت کے ستوتر ترجمہ و تشریح سمیت درج کئے گئے ہیں۔ ویدانت پریمی سجنوں کے روزانہ سوادھیائے کے لئے بہت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت ۸؎
۳۷۔ من کی لاثانی طاقت ۱؎	آپ کے من میں واقعی لاثانی شکتی موجود ہے لیکن آپ جانتے نہیں ہیں۔ یہ کتاب آپ کو من کی ان شکتیوں کو بتلا کر ان سے کام لینا سکھائے گی۔ ایسی سندر کتاب سب کو پڑھنی چاہئے۔ قیمت ۱؎
۳۸۔ سداچار درپن ۱؎	اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کے بچے سداچاری بنیں۔ تو آپ اس کتاب کو منگوا کر خود پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھاویں۔ یہ کتاب سچ مچ آپ کی بہترین دوست ثابت ہوگی۔ قیمت صرف ۱؎
۳۹۔ ویدانت کلپدرم ہر دو حصہ ۱۲؎	اگر ویدانت کی ماہیت جاننا چاہتے ہیں۔ تو آپ اس کتاب کو پڑھیں۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو سچی شانتی ملیگی۔ ہر ایک ویدانت پریمی کو یہ کتاب پڑھنی چاہیئے۔ قیمت ۱۲؎
۴۰۔ شری کرشن چترامرت ۱؎	اس میں شری کرشن جی کا مکمل جیون چرتر دیا گیا ہے۔ بھگتی بھاؤ سے بھرپور ہے۔ شری کرشن پریمی اس کا پاٹھ کر کے بہت خوش ہونگے۔ قیمت ۱؎
۴۱۔ بھگوان گوتم بدھ ۱؎	المعروف شانتی کا سوپان۔ اس کتاب میں بھگوان گوتم بدھ کا جیون چرتر اور ان کے اپدیش درج ہیں۔ سچی شانتی کے حصول کے لئے آپ اس کتاب کو پڑھئے۔ بدھ مذہب کے اصول بھی بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۱؎
۴۲۔ بھگت چتراولی ہر دو حصہ ۱۲؎	اس کتاب میں ۹ بھگتوں کے جیون چرتر مع ان کے اپدیشوں اور شبدوں کے درج ہیں جن کو پڑھ کر آپ کا چت بھگتی بھاؤ سے بھر جاوے گا۔ قیمت ۱۲؎

رام لال ورما، مینیجر ماتنڈ پستکالیہ۔ ماتنڈ بھون۔ چوبرجی۔ لاہور

کتاب	تفصیل
۴۳۔ آدرش مہاپرش ۸ر	اس میں پراچین زمانہ کے بودھ اور جین مت کے بڑے بڑے مہاپرشوں کے جیون چرتر مع ان کے اپدیشوں کے درج ہیں، جو آپ کے لئے سنسار ساگر سے پار اترنے کے لئے روشنی کے مینار ثابت ہونگے ۸ر
۴۴۔ آدرش پتی برتا	اس میں پراچین زمانہ کی پچیس پتی برتا دیویوں کے حالات درج ہیں۔ جن کو پڑھکر آپ اس بات کے قائل ہو جائینگے کہ ہم چو ہندو زن کسے در عاشقی مردانہ نیست۔ قیمت ۶ر
۴۵۔ استری رتن کتھائیں	اس میں تین پتی برتا دیویوں کے نہایت دلچسپ حالات درج ہیں۔ ان کے پڑھنے سے چت پر خاص اثر ہوتا ہے۔ ایسی سندر کتھائیں ضرور پڑھنی چاہئیں۔ قیمت ۸ر
۴۶۔ ستی بہولا کی پتی بھگتی	یہ دیوی ستی ساوتری کی طرح اپنے پتی کو یم کے ہاتھوں چھڑا لائی تھی۔ کتھا اتنی سندر دلچسپ اور منوہر ہے، کہ پڑھکر آپ کا چت باغ باغ ہو جاویگا۔ قیمت ۶ر
۴۷۔ بھگت پرہلاد جی کا جیون چرتر	اس میں پرہلاد جی کی ایشور بھگتی، ہرنیہ کشپ کے مظالم اور بھگوان نرسنگھ اوتار کی کتھا اس ڈھنگ سے درج ہے کہ پڑھکر آپ پریم کے آنسو بہانے لگینگے۔ قیمت ۶ر
۴۸۔ بھگت ہنومان جی کا جیون چرتر	مہابیر بجرنگ بلی شری ہنومان جی کا جیون چرتر پڑھکر آپ کا روم روم پرسن ہو جاویگا مہابیر کی بھگتی سب سکھ دینے والی ہے۔ قیمت ۶ر
۴۹۔ بھگت نرسی مہتہ جی کا جیون چرتر	نرسی بھگت کی ہنڈی بھگوان نے سکاری تھی اور بھگوان آپ کی بھگتی سے پرسن ہوکر ہمیشہ آپ کی مدد کرتے تھے اس کتاب کو بار بار پڑھنا چاہئے قیمت ۶ر
۵۰۔ بھگت رشی نارد جی کا جیون چرتر	دیو رشی نارد جی ہی بھگتی دھرم کے آچاریہ ہوئے ہیں آپ کا جیون چرتر بھگتی بھاؤ سے بھرپور ہے۔ سبھی بھگتوں کو پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۶ر
۵۱۔ بھگت دھرو جی کا جیون چرتر	پانچ برس کے بالک دھرو نے کس مردانگی اور مستقل مزاجی سے کٹھن تپسیا کی اور آخر بھگوان کے درشن پالئے، مستقل مزاجی اور لگن کی حیرت انگیز مثال قیمت ۶ر
۵۲۔ بھگت اودھو جی کا جیون چرتر	اودھو جی کا جیون چرتر بھی بھگتی بھاؤ سے بھرپور ہے، بھگوان نے آپ کو بھی ارجن کی طرح تتو گیان کا اپدیش کیا تھا، پریم بھرا یہ چرتر ضرور پڑھئے، قیمت ۵ر
۵۳۔ نل دمینتی کا دردناک افسانہ	مہاراج نل کا جنگل میں سوئی ہوئی دمینتی کو چھوڑ کر چلا جانا مصیبتوں کا پہاڑ۔ زمانہ کے نشیب و فراز کی نہایت دردناک داستان۔ قیمت ۵ر
۵۴۔ مشاہیر مہابھارت	اس میں ارجن، بھیم سین، یدھشٹر، بھیشم پتامہ، درونا چاریہ، دروپدی، دھرت راشٹر وغیرہ جنگ مہابھارت کے دلاوروں کے جیون چرتر پڑھئے، قیمت ۶ر
۵۵۔ سنت گیانیشور جی کا جیون چرتر	سنت گیانیشور کا جیون چرتر بہت ہی حیرت انگیز واقعات سے بھرپور ہے اس کو پڑھکر آپ کا روم روم خوش ہو جاوے گا۔ قیمت ۶ر
۵۶۔ شری کرشن چرتر اور شریمد بھگوت گیتا کی مہما	اس میں شری کرشن جی کے پوتر چرتر پر لگائے گئے الزامات کی تردید کی گئی ہے اور گیتا کے عملی جیون کا اپدیش ہے، قیمت ۶ر
۵۷۔ بدھ جاتک۔ مہاتما بدھ کی اخلاقی کہانیاں	اس میں مہاتما بدھ کے سابقہ جنموں کی نہایت دلچسپ اخلاقی و روحانی کہانیاں درج ہیں۔ قیمت ۶ر
۵۸۔ دھرم کے دس لکشن معہ تشریح	اگر سچا دھرم جاننا چاہیں تو اسے پڑھئے۔ اس کتاب میں دھرتی، کشما وغیرہ دھرم کے دس لکشنوں کی پوری پوری تشریح کی گئی ہے قیمت ۶ر

رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ مارتنڈ بھون، چوبرجی، لاہور

کتاب	تفصیل
۵۹۔ مہاتما گاندھی جی کے ست مہابرت	اس کتاب میں اہنسا ستیہ۔ برہم چریہ وغیرہ سات بڑے اصولوں کی دیا کھیا کی گئی ہے۔ جن سے جیون شاندار بنتا ہے۔ قیمت صرف ۶؍
۶۰۔ برہم چریہ گاندھی جی کے وچار	وشئے بھوگ کی غلامی نے سنسار میں کیا تباہی مچائی ہے۔ اس کو جاننے کے لئے اور برہم چریہ کی رکھشا کے لئے پہلے اس کتاب کو پڑھئے۔ آپ کی آنکھیں کھل جاویں گی قیمت ۶؍
۶۱۔ بھگوت نام جپ مہاتم اور ودھی	بھگوان نام کا جپ کرنے سے سب خواہشات پوری ہوتی ہیں اور مکتی ملتی ہے اس کتاب میں نام جپ کی مہما بتلا کر نام جپ کی ودھی بتلائی ہے۔ قیمت ۶؍
۶۲۔ جس نے کام جیتا۔ اس نے جگت جیتا	کام انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس میں کام کو جیتنے والے ایک مہاپرش کی کتھا ہے جو سب کو پڑھنی چاہیئے۔ قیمت ۶؍
۶۳۔ ساتوک جیون بنانے کے عملی سادھن	شریمد بھگوت گیتا کے مطابق جو سجن اپنا عملی جیون بنانا چاہیں ان کے لئے یہ کتاب مشعل راہ ہدایت ثابت ہو گی۔ قیمت ۶؍
۶۴۔ اناسکتی یوگ (شریمد بھگوت گیتا از مہاتما گاندھی)	یہ کتاب مہاتما جی کے ۴۰ سالہ عملی جیون کا نتیجہ ہے۔ گاندھی جی کے شردھالو اس کو بہت پسند کرتے ہیں ۶؍
۶۵۔ ایشور پرارتھنا کے چمتکار	ایشور پرارتھنا سے ناممکن کام بھی بن جاتے ہیں۔ اس کتاب میں ایشور پرارتھنا کی مہما اور ودھی بتلائی گئی ہے اور روزانہ کرنے کے لئے پرارتھنائیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۶؍
۶۶۔ گلدستہ ظرافت (ہنسی دل لگی کا سامان)	جب چت اداس ہو۔ تو اس کتاب کے دو چار صفحے پڑھ لیجئے۔ باچھیں کھل جاویں گی۔ اور تمام اداسی مٹ جاوے گی۔ قیمت ۵؍
۶۷۔ نیتی سار سنگرہ (عقلمندی کا خزانہ)	اس میں شکر نیتی۔ چانکیہ نیتی اور بدر نیتی وغیرہ بہت سی سندر نیتیوں کے بچن درج ہیں جن سے انسان بدھیمان بن جاتا ہے۔ قیمت ۶؍
۶۸۔ پوتر جیون وجیون مکتی	المعروف بہشت کی سیر۔ اگر آپ اسی جیون میں بہشتی زندگی بسر کرنا چاہیں تو اس کتاب کو پڑھیں مہاتما شیو الیٰ کی اس کتاب کو پڑھ کر آپ کا چت گدگد پرسن ہو جاوے گا۔ قیمت ۶؍
۶۹۔ سچا سکھ اور اس کے حصول کے سادھن	سچا سکھ کیا ہے اور وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے آپ اس گرنتھ کو پڑھئے۔ قیمت صرف ۶؍
۷۰۔ رسالہ حفظ صحت و ورزش	اس کتاب میں پروفیسر رام مورتی کا طریقہ ورزش۔ پراچین رشی منیوں کا سوریہ نمسکار، دیا یام اور پہلوانوں کی ورزشیں دی گئی ہیں۔ ہر نوجوان کے پاس یہ کتاب ہونی چاہیئے۔ قیمت ۶؍
۷۱۔ نیبو کے یکصد مجربات	اس کتاب میں صرف ایک نیبو کے استعمال سے ایک سو بیماریوں کا مجرب علاج بتلایا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر ایک گرہستی کے پاس ضرور رہنی چاہیئے۔ وقت پر بہت کام آویگی۔ قیمت ۶؍
۷۲۔ بواسیر اور اس کا علاج	بواسیر بہت موذی مرض ہے۔ اس کا فوراً علاج کرانا چاہیئے۔ اس کتاب میں بواسیر کا مفصل بیان کر کے اس کے بہت سے مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۶؍
۷۳۔ رسالہ آنکھ (آنکھوں کی امراض و ان کا علاج)	با با آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ اس کتاب میں آنکھوں کی سب امراض کا بیان اور ان کے مجرب علاج درج ہیں۔ قیمت ۴؍
۷۴۔ راجکمار چھترسال المعروف ایک سال میں سوراجیہ	یہ ایک مرہٹی ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتلایا ہے کہ بندھیل کھنڈ کے راجہ چمپت رائے اور ان کے بیٹے چھترسال نے کس طرح اورنگ زیب کے عہد میں ایک سال میں ہی اپنے ملک کو آزاد کرا لیا تھا۔ حب الوطنی کے جذبات کا آئینہ۔ قیمت صرف ۸؍

۷۵ - حسد کی آگ المعروف **قسمت کا ہیر پھیر** — اس میں ایک یتیم لڑکے کی داستان ہے۔ اس کی قسمت کا ہیر پھیر پڑھ کر آپ دنگ رہ جاویں گے۔ زمانہ کے نشیب و فراز کا دردناک منظر۔ قیمت ۱۲ر

۷۶ - ستی کی رکھشا المعروف **ستی دھرم کی جے** — اس میں ایک پتی برتا استری کی داستان ہے۔ اس کے ستی دھرم کی رکھشا پر بجونے عجیب ڈھنگ سے کی۔ حیرت انگیز حالات۔ قیمت ۱۲ر

۷۷ - سوبھاگیہ لکشمی المعروف **گناہ کا خوفناک انجام** — اس میں ایک دیوی کی دردناک داستان اور داس بہاری کے مظالم کے حالات درج ہیں۔ نہایت ہی دلچسپ ہے۔ ضرور پڑھئے۔ قیمت ۱۰ر

۷۸ - تسخیر بنگال المعروف **فتوحات راجہ ٹوڈرمل** — بابو سریش چندر دت کے ایک بنگالی ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ شہنشاہ اکبر زمانہ میں راجہ ٹوڈرمل نے کس مردانگی سے بنگال کو فتح کیا تھا۔ قیمت ۸ر

۷۹ - ہندو کا لڑکا المعروف **ماں کا پیار** — یہ نہایت ہی دلچسپ اچھوتا قصہ ہے۔ اس میں ماں کی ممتا کا اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ کتاب کو ایک بار شروع کر کے ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہ رکھ سکیں گے۔ قیمت ۶ر

۸۰ - نیر اعظم (منظوم) — یہ منشی شیو برت لال صاحب ایم اے کی آخری نظم کی کتاب ہے۔ جو کہ ان کے سورگ باش ہونے کے بعد شائع ہوئی۔ تمام نظمیں اخلاقی اور روحانیت کے رنگ میں رنگی ہوئی ہیں۔ قیمت ۱۲ر

۸۱ - مارتنڈ کے چھ سالہ کرشن نمبر — اس میں ۱۹۳۱ء سے لے کر ۱۹۳۵ء اور ۱۹۳۶ء کے چھ سال کے کرشن نمبر شامل ہیں جن میں شری کرشن چندر جی کے جیون کے متعلق بیسیوں مضامین۔ بھجن، نظمیں اور ڈرامہ جات درج ہیں۔ شری کرشن بھگتوں کیلئے یہ نمبر پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ایک سٹ ضرور منگاویں۔ قیمت رعایتی ۲ر

۸۲ - مارتنڈ کے آٹھ سالہ طبی نمبر — اس میں ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء و ۱۹۳۴ء و ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء یہ آٹھ سالہ طبی نمبر شامل ہیں۔ جن میں تشخیص امراض کے علاوہ سر سے لے کر پاؤں تک کی سب امراض کے دو ہزار سے بھی زیادہ مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت صرف تین روپے

۸۳ - شری گیان گنگا ساگر — یہ روحانی کتھاؤں کا بھنڈار جون ۱۹۳۱ء سے لے کر ستمبر ۱۹۳۵ء تک مارتنڈ میں چھپتا رہا ہے۔ اس کی کتھائیں چہل درویش کی کتھاؤں سے بھی زیادہ دلچسپ ہیں۔ یہ روحانی کتھائیں مارتنڈ کے ۵۴ نمبروں میں آئی ہیں۔ اور ان نمبروں کی رعایتی قیمت چودہ روپیہ کی بجائے صرف دس روپیہ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔

- **۸۴ - مارتنڈ کا رام نمبر** — رام نام کی مہما اور رام بھگتی کے مضامین ۶ر
- **۸۵ - بھگت روپ سناتن** — دو بھگتوں کے پریم بھرے حالات قیمت ۶ر
- **۸۶ - سوامی رام تیرتھ اور دیگر سنتوں کے اپدیش** ۶ر
- **۸۷ - مقدمہ بازی کا برا نتیجہ** — نصیحت کی نصیحت اور ڈرامہ کا ڈرامہ ۶ر
- **۸۸ - چھوٹے بھائی کا پریم** — نہایت دردناک جادوئی افسانہ۔ مفصل بیان ۳ر
- **۸۹ - خوشی و کامیابی کے بنیادی اصول** ۳ر
- **۸۵ - سکھ ساگر کا کرشن نمبر** — کرشن بھگتی سے بھرپور مضمون اور نظمیں۔ قیمت ۴ر
- **۹۱ - جیسے چاہو ویسے بن جاؤ** — قیمت ۳ر
- **۹۲ - اپنے ڈاکٹر خود بنو ہمیشہ حسین** — قیمت ۳ر
- **۹۳ - شانتی کی دولت** — سچی شانتی کے حصول کے سادھن۔ قیمت ۴ر
- **۹۴ - منش کرتویہ** — ارتقائے فرائض انسانی سوامی سرودانند جی کا اپدیش قیمت ۲ر
- **۹۵ - بھگوان رام کے اپدیش** — بن جانے وقت شری بھرت جی کو۔ قیمت ۲ر

کتاب	تفصیل	کتاب	تفصیل
۹۶۔ برہم چریہ کے سادھن	برہم چریہ رکھشا کی تدابیر۔ قیمت ۲ر	۱۰۲۔ سورج بھیدی ویایام	پراچین رشیوں کا طریقہ ورزش قیمت ۳ر
۹۷۔ جیبی گیتا برائے روزانہ پاٹھ	۴ر	۱۰۳۔ مہاراج کی چنتا اور شری وتس	شعبی بیوی کی کتھ بنایئے قیمت صرف ایک ۳ر
۹۸۔ پانڈو گیتا	دوہوں اور چوپائیوں میں ترجمہ و تشریح سمیت روزانہ پاٹھ کے لئے ۴ر	۱۰۴۔ آئینہ سداچار اور قوت خیال	زندگی کو خوشحال بنانے والے اصول ۳ر
۹۹۔ دودھ چکتسا	دودھ کے ذریعے سب امراض کا علاج۔ قیمت ۲ر	۱۰۵۔ مارتنڈ کا روحانی نمبر	اس میں روحانیت کے مضامین نفیس درج ہیں۔ قیمت ۵ر
۱۰۰۔ مارتنڈ کا شردھا بھگتی پرکاش نمبر ۳ر		۱۰۶۔ مارتنڈ کا آتم کلیان نمبر	اپنی بھلائی کے خواہشمند سبھی ضرور پڑھیں ۳ر
۱۰۱۔ اندر شکتی کا وکاش نمبر	سو سال کی عمر حاصل کرنا۔ قیمت ۴ر	۱۰۷۔ مارتنڈ کا افسانہ نمبر	دلچسپ افسانے درج ہیں قیمت صرف ۳ر

۱۰۸۔ جیون سدھار

جیون سدھار سمبندھی مندرجہ ذیل کتب ہم نے اس ایک جلد میں شامل کر دی ہیں اور ان کی جلد بندھوا دی ہے۔ قیمت میں بھی رعایت کر دی ہے۔ جیون سدھار کے خواہشمند سجن منگوا کر مشکور کریں (۱) جیسے چاہو ویسے بن جاؤ (۲) راہ نجات (۳) شانتی کی دولت (۴) خوشحال زندگی کے وسایل (۵) اپنے خیر خواہ بنو (۶) آئینہ سداچار اور قوت خیال (۷) وچار رکلپدرم (۸) دھرم کے دس لکشن (۹) سادھک جیون (۱۰) منش کرتویہ (فرائض انسانی) (۱۱) بھگوان رام کے اپدیش (۱۲) برہم چریہ کے سادھن (۱۳) سورج بھیدی ویایام (۱۴) اندر شکتی کا وکاش یا سو سال کی عمر پانا (۱۵) دھیان یوگ پرکاش۔ ان پندرہ کتابوں کی قیمت ساڑھے تین روپیہ اور جلد کرائی ۶ر ملا کر کل تین روپیہ چودہ آنہ ہوتی ہے۔ مگر مجلد کتاب کی رعایتی قیمت تین روپیہ چھ آنہ علاوہ محصولڈاک لی جاوے گی

کارخانہ مارتنڈ اوشدھالیہ کے تجربات

چندر اودے مکردھوج اور شری مدنانند مودک اصلی

موسم سرما آگیا ہے۔ اس لئے ان دو شاستریہ ادویات کا سردی کے تین ماہ استعمال کر کے

پورے تندرست و توانا مرد بن جاؤ۔ یہ ادویات اکیلی اکیلی بھی بے حد فائدہ کرتی ہیں۔ لیکن اگر سردیوں کے تین ماہ ان دونو کا باقاعدہ استعمال کر لیا جاوے تب تو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ کسی قسم کی کمزوری سستی اور نامردی جسم میں نہیں رہتی۔ ہمارے مستقل گراہک سردیوں کے تین ماہ ان ادویات کا ضرور استعمال کرتے ہیں۔ ذیل میں دونو ادویات کی قیمت کا نقشہ دیا جاتا ہے۔

— قیمت چندر اودے مکردھوج ۳۰ گولی برائے ایک ماہ چھ روپے ۶۰ گولی برائے دو ماہ ساڑھے گیارہ روپے — ۹۰ گولی برائے تین ماہ سولہ روپے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ —

قیمت مدنانند مودک اصلی ½ پاؤ برائے ایک ماہ ۲ر برائے دو ماہ ایک پاؤ۔ چار روپے بارہ آنے اور برائے تین ماہ ۱½ پاؤ سات روپے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ

— چندر اودے مکردھوج اور مدنانند مودک دونو کا تین ماہ کا کورس ۲۳ روپیہ محصولڈاک و پیکنگ بارہ آنہ الگ لگے گا —

جنوری
۱۳۶
مارننڈ لاہور۔ بھگت مال
سپاری پاک اصلی
یہ بہت ہی لذیذ میٹھی دوائی استریوں کے سیلان الرحم (سفید پانی آنا)، اور درد کمر کے
مفید ہے۔ حمل کے دنوں میں استعمال کرنے سے رحم کو طاقت دیتی اور حمل کو برقرار رکھتی ہے۔
بچہ تندرست توانا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ایک سیر نو روپے آدھ سیر پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ
چندر پربھاوٹی
یہ اکسیر گولیاں قریب قریب سب امراض کو دور کر کے جسمانی طاقت کو بڑھاتی ہیں۔ جریان
پتھری گردہ و مثانہ۔ کمزوری دل۔ کمی خون تیز پیشاب کی سب امراض میں فائدہ کرتی ہیں
موسم کے لحاظ سے ٹانک ہیں۔ ذیابیطس کو مٹاتی ہیں۔ جوانی کو قائم رکھتی ہیں۔ قیمت
قبض کشا گولیاں
قبض ہی تمام امراض کی جڑ ہے، اور اس قبض کو مٹانے کے لئے ہماری یہ قبض
گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں، اور بخار پیٹ درد بواسیر بدہضمی وغیرہ امراض
مفید ہیں۔ ہر ایک گرہستی کے گھر میں یہ گولیاں ہمیشہ موجود رہنی چاہئیں
جیون پراش رساین
آیورویدک شاستر کی یہ مشہور دوائی دل و دماغ اور جگر کو طاقت دے کر عمر کو بڑھاتی
اور بڑھاپے کے اثرات کو مٹاتی ہے، تپ دق۔ کھانسی۔ دمہ۔ پرانا زکام و نزلہ
کمزوری وغیرہ بہت سی امراض کو مٹاتی ہے۔ قیمت ایک سیر نو روپے آدھ سیر
شدھ شلاجیت
شدھ شلاجیت باقاعدہ استعمال سے سب امراض کو مٹاتی ہے۔ مگر پیشاب کی امراض
میں خاص طور سے مفید ہے گردہ۔ مثانہ اور جگر کو قوت دیتی ہے۔ اس سے پیشاب
کے ساتھ شکر آنا۔ درد کمر اور پیشاب کا بار بار آنا دور ہوتا ہے۔ قیمت ایک تولہ
ترپھلہ چورن
آیوروید شاستر کا ایجاد کردہ یہ چورن پیٹ کی تمام امراض کا قلع قمع کر دیتا ہے، اور تندرستی کو قائم
رکھتا ہے۔ قبض۔ بدہضمی اور بواسیر میں بے حد مفید ہے، آنکھوں کی امراض میں مفید ہے۔ اور
بالوں کو سیاہ رکھتا ہے۔ غرضیکہ ایک عجیب چیز ہے۔ قیمت درجہ اول ایک سیر آدھ سیر
بھیم سینی سرمہ درجہ اول
یہ سرمہ سوائے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام امراض کو مٹا کر بینائی کو
بڑھاتا ہے۔ چھ ماہ باقاعدہ استعمال کرنے سے عینک کی عادت قطعی چھوٹ
جاتی ہے۔ کمزوری نظر۔ کھجلی وغیرہ سب کو مفید ہے۔ قیمت ایک تولہ
لکشمی ولاس رس
یہ رس قوت مردانگی بڑھانے کے لئے اکسیر ہے، اس کام کے لئے تین چار بجے شام کے
ایک گولی ملائی یا ربڑی میں ملا کر چاٹ لیں اور اوپر سے حسب ضرورت دودھ پی لیں۔ قوت
باہ بڑھ جائے گی۔ سردرد۔ نزلہ و کھانسی میں مفید ہیں۔ قیمت ۱۰ گولی ڈھائی روپے۔
سوپن دوش ہروٹی
یہ گولیاں ہر قسم کے احتلام (سوپن دوش) کے لئے اکسیر ہیں۔ احتلام کے شاکی ان
گولیوں کو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ایک گولی بوقت صبح مکھن میں ملا کر کھا لینی چاہئیے
اگر مکھن نہ ملے۔ تو تازہ گائے کا دودھ استعمال کریں۔ قیمت ۱۰ گولی تین روپے
خونی بواسیر کی مجرب دوا
اس دوا کے استعمال سے خونی بواسیر اور بھگندر بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
خون بند ہو کر مسے خشک ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں سے خون بھی صاف ہوتا ہے۔ ایک یا
دو گولی باسی پانی کے ساتھ۔ قیمت ۱۰ گولی دو روپے۔ مرہم بواسیر ایک روپیہ
امرت بھلاتک
یہ گرم اور مقوی باہ معجون موسم سرما میں شادی شدہ مرد اور بوڑھے بھی استعمال کر سکتے ہیں
سے قوت باہ بڑھتی ہے۔ ثقیل سے ثقیل غذا بھی ہضم ہو جاتی ہے
ہوگی۔ خون کو صاف کرتی ہے۔ اور جلدی امراض کھاج کوڑھ اور آتشک وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ایک پاؤ تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک

مہرشی وید ویاس کرت سنسکرت کے ایک لاکھ شلوکی [illegible] مہابھارت کا ترجمہ

مہابھارت

کا شلوک وار سلیس مستند اردو ترجمہ جو کہ آٹھ سال میں بہ صرف کثیر ۵۱۵۰ صفحات پر چھ جلدوں میں مکمل ہوا ہے۔ اس عظیم الشان گرنتھ کو شریمان پرمارتھی جی ایڈیٹر مارتنڈ نے آٹھ سال میں مکمل کیا ہے۔ مہابھارت پانچواں وید ہے۔ جس میں چاروں ویدوں۔ سب شاستروں اور اپنشدوں کے برہم گیان کے علاوہ آریہ جاتی کا مکمل پراچین اتہاس درج ہے۔ اس مکمل مہابھارت کو پڑھ کر انسان پورا پنڈت بن جاتا ہے۔ اسے اور کسی گرنتھ کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ مہابھارت ہی سب ودیاؤں کا بھنڈار ہے۔ جو سجن اپنے پراچین دھرم اور اتہاس پر فخر کرتے ہیں۔ وہ اس کی ایک مکمل جلد خرید کر اپنے اور اپنے خاندان کے لئے بہترین یادگار قائم کریں۔ مینیجر

جلد اول	اس میں آدی پرب۔ سبھا پرب۔ بن پرب اور وراٹ پرب شامل ہیں۔ اس میں مہاراج جنمیجے کے سرپ یگیہ سے کر پانڈوؤں کے بارہ برس کے بن باس تک کے حالات درج ہیں۔ حجم ۱۱۵۸ صفحات کلاں۔ قیمت صرف آٹھ روپے
جلد دوم	اس میں ادیوگ پرب اور بھیشم پرب شامل ہیں۔ جنگ مہابھارت کی تیاری اور بھیشم پتامہ کی سرکردگی میں دس دن کے جنگ مہابھارت کے حالات درج ہیں۔ حجم ۵۹۶ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد ساڑھے چار روپیہ
جلد سوم	اس میں شریمد بھگوت گیتا۔ گیانیشور مہاراج کرت مہابھارت دیپکا شامل ہے۔ جو کہ دنیا بھر میں بھگتی اور گیان کا لاثانی بھنڈار ہے۔ اس میں گیانیشور مہاراج نے گیتا جی کے کئی پوشیدہ اسرار بتلا دیئے ہیں۔ قیمت دو روپے
جلد چہارم	اس میں درون پرب۔ کرن پرب۔ شلیہ پرب۔ استری و سوپتک پرب شامل ہیں۔ باقی آٹھ دن کے جنگ مہابھارت کے حالات اور دونو فوجوں کے سب بڑے بڑے یودھاؤں کے مارے جانے کے حالات درج ہیں۔ قیمت مجلد چھ روپیہ
جلد پنجم	اس میں حد درجہ کا شانتی پرب شامل ہے۔ جس میں تیروں کی سیج پر لیٹے ہوئے بھیشم پتامہ نے دھرم راج یدھشٹر جی کو اپدیش کیا ہے۔ یہ بہت ہی شانتی اور مکتی دینے والا ہے۔ حجم ۶۸۰ صفحات کلاں قیمت پانچ روپے
جلد ششم	اس چھٹی جلد میں انوشاسن پرب۔ اشومیدھ پرب۔ آشرم واسک پرب۔ موسل پرب۔ مہاپرستھک پرب اور سورگ روہن پرب شامل ہیں۔ یہ سب پرب بہت ہی ویراگیہ بھرے اور دردناک ہیں۔ حجم ۶۰۰ صفحات کلاں۔ قیمت صرف چار روپیہ

مکمل مہابھارت اردو چھ جلدوں میں ۵۱۵۰ صفحے قیمت پچیس روپے 25|-|-

پیارے سجنو!	اگر آپ اپنی کمائی اور منش جنم سپھل کرنا چاہیں، تو یہ مکمل مہابھارت اردو منگوا لیجئے۔ یہ آغاز دنیا سے لے کر جنگ مہابھارت تک کی آریہ ہندوؤں کی لاثانی تواریخ ہے، اور روحانیت کے لحاظ سے پانچواں وید ہے۔

رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ مارتنڈ بھون۔ چھجو جی۔ پونچھ روڈ۔ لاہور

جنوری

بھگت مال

اردو مہابھارت کے الگ الگ پربوں کی قیمت

۱۔ آدی پرب

اس میں راجہ جنمیجے کے سرپ یگیہ۔ بھرت بنسی راجاؤں نیز سب دیوتاؤں دیتیوں راجوں مہاراجوں اور رشی منیوں کا بیان ہے۔ شکنتلا اور بھرت جی کی کتھا۔ کوروؤں اور پانڈوؤں کی پیدائش۔ دروپدی کا سوئمبر دروپدی کے پانچ پتی ہونے کا بن باس بسھدرا ہرن وغیرہ بیشمار رشی منیوں کی کتھائیں درج ہیں۔ اس میں کل ۸۷۰۹ شلوک ہیں۔ حجم ۴۴۳ صفحات۔ قیمت مجلد صرف ...

۲، ۳۔ سبھا پرب و بن پرب

سبھا پرب میں برھما وغیرہ سب دیوتاؤں کی سبھا کا بیان۔ راجسوئے یگیہ۔ جراسندھ اور ششوپال ... دریودھن سے بھیم سین و دروپدی کا مذاق کرنا۔ جوا کھیلا جانا۔ بھگوان کا دروپدی کے چیر ... برس کے لئے پانڈوؤں کا بن باس کو جانا۔ پھر بن پرب میں بن باس کے حالات درج ہیں۔ یہ بن پرب بہت بڑا ہے۔ اس میں ہزاروں کتھائیں درج ہیں ... کے حالات درج ہیں۔ دریودھن کا پانڈوؤں کو مارنے کی سازش کرنا۔ ویاس جی کا منوہر اپدیش۔ ارجن کا مہادیو جی سے یدھ کرنا۔ ارجن کا اندرلوک میں جانا ... پانڈوؤں کے تیرتھ یاترا کے حالات۔ ساوتری ستیہ وان کی کتھا وغیرہ بے شمار کتھائیں درج ہیں۔ دونوں پرب حجم ۶۹۶ صفحات۔ قیمت مجلد پانچ روپیہ

۴۔ وراٹ پرب۔ ۵۔ ادیوگ پرب

وراٹ پرب میں پانڈوؤں کا راجہ وراٹ کے ہاں بھیس بدل کر رہنا۔ کیچک ... پانڈوؤں کا پرگٹ ہونا۔ اُترا و ابھمنیو کی شادی کے حالات درج ہیں۔ پھر ادیوگ ... کی تیاری کے حالات درج ہیں۔ دریودھن اور ارجن کا مدد کے لئے شری کرشن کے پاس جانا۔ سنت سجات پرب۔ شری کرشن کا دوت بن کر ہستناپور کو ... کا شری کرشن کی ہتک کرنا اور شری کرشن کا یوگ بل دکھانا۔ امبا امبالکا کی کتھا اور ہستناپور سے فوجوں کی روانگی کے حالات درج ہیں

۶۔ بھیشم پرب

اس پرب میں بھی بہت سی کتھائیں درج ہیں۔ جمبودیپ کے بننے کے حالات۔ ارجن کی اداسی اور شری کرشن جی ... شریمد بھگوت گیتا کا اپدیش کرنا۔ یہ شریمد بھگوت گیتا الگ دو روپے میں ملتی ہے۔ اس پرب میں بھیشم جی کی ... مہابھارت کے دس دن کے حالات درج ہیں۔ اور شکھنڈی کو آگے کرکے ارجن کا بھیشم جی کو گرا دینا اور بھیشم جی کا تیروں کی سیج پر لیٹنا۔

آدی پرب سے لے کر وراٹ پرب تک پہلی جلد حجم ۱۱۵۰ صفحات ہے — ادیوگ پرب اور بھیشم پرب مع شریمد بھگوت گیتا ۸۷۲ صفحات

۷۔ درون پرب

اس میں درونا چاریہ کی سرکردگی میں پانچ دن کے جنگ مہابھارت کے حالات درج ہیں۔ اس میں ترتیب وار ... بڑے بڑے یودھاؤں کے مارے جانے کے حالات درج ہیں۔ درونا چاریہ کا یدھشٹر کو زندہ پکڑ لانے کی کوشش ... کا اکیلے ہی سات مہارتھیوں سے یدھ کرنا۔ ارجن کا جیدرتھ کو سات اکشوہنی سمیت مارنا وغیرہ جنگی حالات درج ہیں۔ حجم ۴۴۰ صفحات۔ قیمت ...

۸ تا ۱۱۔ کرن پرب، شلیہ پرب، سوپتک پرب و استری پرب

کرن پرب میں کرن کا سینا پتی بننا ... سارتھی بننا۔ ترپور سنگھار کتھا۔ ارجن ... ہاتھوں کرن کے مارے جانے کے حالات درج ہیں۔ شلیہ پرب میں شلیہ کے سیناپتی بننے اور گھمسان یدھ کا بیان ہے۔ شلیہ کا مارا جانا اور دریودھن ... سین کا یدھ۔ بھیم سین کا دریودھن کی ٹانگ توڑنا اور بلرام جی کی تیرتھ یاترا کے حالات درج ہیں۔ سوپتک و استری پرب دونوں ہی بہت دردناک ہیں ... تھاما کا دروپدی کے پانچوں بیٹوں کو مار دینا۔ استریوں کا دردناک ولاپ وغیرہ حالات پڑھ کر آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں

درون پرب سے لے کر استری پرب تک سب پرب ۸۷۲ صفحات۔ قیمت مجلد صرف چھ روپے

۱۲۔ شانتی پرب

یہ سب پربوں سے بڑا اور عمدہ درجہ کا شانتی دایک ہے۔ یہ پرب گیانیوں اور ایشور بھگتوں کو بہت پیارا ہے ... پڑھنے اور وچارنے سے پرم کلیان ہوتا ہے۔ اس میں کل ۱۳۷۷۵ شلوک ہیں اور قیمت مجلد کی پانچ روپیہ

۱۳ تا ۱۸۔ انوشاسن پرب۔ اشومیدھ پرب۔ آشرم واسک۔ موسل مہا پرستھانک و سورگ آروہن پرب ...

مینیجر بارتند اپت کا بیہ۔ آنند بھون۔ چوبرجی۔ پونچھ روڈ۔ لاہور